تحفۃ الابرار

ترجمہ

جامع الاخبار

علم حدیث کی مشہور کتاب

مترجمہ

ادیب اعظم، مفسر قرآن مولانا سید ظفر حسن صاحب

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباس، لکھنؤ ۳

نام کتاب	تحفۃ الابرار ترجمہ (جامع الاخبار)
مولف	محمد بن بابویہ الصدوق علیہ الرحمہ
مترجم	ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ
مطبوعہ	اے، بی، سی آفسٹ پریس دہلی
سنہ طباعت	اپریل ۱۹۹۸ء
تعداد	ایک ہزار
زیر اہتمام	سید علی عباس طباطبائی
ناشر	عباسؑ بک ایجنسی، رستم نگر، لکھنؤ
ہدیہ	پچاس روپئے =/50

ملنے کا پتہ

عباسؑ بک ایجنسی

درگاہ حضرت عباس، رستم نگر، لکھنؤ ۳

فون :۔ 269598 - 260756

فیکس :۔ 0522-260923

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

فصل معرفت سبحانہ تعالیٰ

قرآن میں ایسی بہت سی آیات ہیں جو انسان کو معرفت الٰہی کی طرف ہدایت کرتی ہیں ہم ذیل میں چند آیات درج کرتے ہیں

۱۔ سورۂ بقر بیشک زمین و آسمان پیدا کرنے میں، رات اور دن کے آنے جانے میں، نفع رساں کشتیوں کے دریا کے اندر چلنے میں، آسمان سے مینہ برسنے میں جو مردہ زمین میں جان ڈالتا ہے چوپاؤں کے رہنے سہنے میں، ہواؤں کے چلنے میں، بادلوں کے چھا جانے میں عقلمند لوگوں کے لئے معرفت الٰہی کی نشانیاں ہیں۔

توضیح۔ جو لوگ وجود باری کے منکر ہیں یہ آیات کھلے لفظوں میں ان کے باطل خیال کی تردید کر رہی ہیں جن کا مطلب یہ ہے کہ جب دنیا کی چھوٹی چیز بھی بغیر کسی بنانے والے کے نہیں بنتی تو بھلا یہ چوڑی چکلی زمین یہ حیرت انگیز آسمان یہ آنے جانے والے رات دن، یہ جو اُبلتے چشمے اور بہتے دریا جن میں تمہاری کشتیاں اور جہاز رات دن چلتے رہتے ہیں یہ تہ بہ تہ بادل جن سے تمہاری زمین پر چھم چھم مینہ برستا ہے یہ سرد و گرم ہوائیں جو بادلوں کو گھیر کر لاتی ہیں اور تمہیں تازہ سانس بہم پہنچاتی ہیں بغیر بنانے والے کے بن سکتی ہیں بھلا کوئی عقلمند یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ اتنا بڑا کارخانہ بغیر کسی مدبر اور منتظم کے خود چل رہا ہے، کیا کوئی عقل یہ فیصلہ کر سکتی ہے کہ یہ تمام چیزیں اپنا انتظام آپ کرنے کی قابلیت رکھتی ہیں۔ ہرگز نہیں ضرور ان کا کوئی خالق، صانع اور مدبر اعظم ہے جو اپنی ذات و صفات میں ان سے جدا ہے۔ بس وہی واجب الوجود ہے اور اسی کی معرفت انسان پر فرض ہے۔

۲۔ سورۂ بقر۔ اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو۔ جس نے تم کو بھی پیدا کیا۔ اور تمہارے باپ دادوں کو بھی شاید تم پرہیزگار بن جاؤ۔ (دیکھو) تمہارا

پیدا کرنے والا وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور آسمان سے پانی برسا کر کھانے کے لئے پھل پیدا کئے پس تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ بناؤ تم خود جانتے ہو اللہ کے سوا اور کوئی یہ کام کرنے والا نہیں پھر وہ اس کا شریک کیسے ہو سکتا ہے؟

توضیح۔ ان آیات میں پروردگار عالم نے اپنے بندوں کو یہ بتایا ہے کہ تم اشرف المخلوقات ہو صاحب عقل و فہم ہو اپنا معبود یوں ہی بے سوچے سمجھے کسی کو قرار نہ دو۔ تمہارا معبود صرف وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور جس نے اپنی قدرت سے زمین جیسا فرش تمہارے پیروں تلے بچھا دیا۔ آسمان جیسی چھت تمہارے سروں پر قائم کی اور بادلوں سے پانی برسا کر تمہارے کھانے کے لئے پھل پھلاری پیدا کر دی۔ کیا ان سب احسانات کو دیکھتے ہوئے ان تمام بے مثل صفات کو ملاحظہ کرتے ہوئے اس عظیم الشان قدرت کا اقرار کرتے ہوئے بھی ہمارا شریک کسی اور کو بنا لو گے۔ کیا ہمارے سوا کسی اور میں بھی یہ قدرت ہے اگر ہے تو بتاؤ وہ کون ہے؟

میرے بندو میری عظمت و قدرت کو بھولو مت میرے سوا کسی مخلوق میں معبود بننے کی صلاحیت نہیں خواہ دن کو جگمگانے والا سورج ہو یا رات کو چمکنے والا چاند۔ تارہ۔ پہاڑ کا خوبصورت پتھر ہو یا صحرا کا تناور درخت۔ ان میں کسی ایک نے بھی تم کو پیدا نہیں کیا۔ تمہارا اور ان سب کا پیدا کرنے والا میں ہوں جو ہمیشہ سے ہوں اور ہمیشہ رہوں گا۔ سب میرے محتاج ہیں میں کسی کا محتاج نہیں۔ سب میرے پیدا کئے ہوئے ہیں میں کسی سے پیدا نہیں ہوا۔

(۳) بیشک آسمان و زمین کے پیدا کرنے میں رات دن کے آنے جانے میں ان عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں جو اللہ کی یاد کھڑے ہو کر بھی کرتے ہیں اور بیٹھ کر بھی پہلوؤں پر لیٹ کر بھی۔ یہ لوگ آسمان و زمین کی خلقت کے بارے میں غور کیا کرتے ہیں اور کہا کرتے ہیں خداوندا تو نے ان چیزوں کو عبث پیدا نہیں کیا۔ (آل عمران)

توضیح مطلب یہ ہے کہ یہ خدائی کارخانہ ایک جاہل اور غافل کی نظر میں تو ایک معمولی بات ہے۔ وہ غور ہی نہیں کرتا کہ یہ چیزیں کس نے بنائی ہیں لیکن صاحبِ فہم انسان تو ہر ایک ذرہ کو غور و تعمق کی نظر سے دیکھتا ہے اور جس قدر زیادہ غور کرتا ہے اُسی قدر نور معرفت اس کے دل میں بڑھتا جاتا ہے اور ان کے ذکر سے دل لذت پاتا ہے وہ اس کا ذکر اُٹھتے بیٹھتے ہر حالت میں کرتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ یہ سب چیزیں خدا نے فضول نہیں پیدا کیں بلکہ ان سے بے شمار فوائد اس کی مخلوق کو پہنچتے ہیں۔

(۴)، سورۂ اعراف بے شک تمہارا رب وہ ہے جس نے آسمان و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر غالب آیا اور اس کے حکم سے رات دن کو ڈھانپ لیتی ہے اور سورج اور چاند تارے سب اسی کے حکم کے تابع ہیں پس پیدا کرنا اور حکم چلانا اسی کی ذات سے مخصوص ہے وہی تمام عالموں کو پیدا کرنے والا ہے۔

توضیح ۔ سابق آیات میں جناب باری عز اسمہٗ نے اپنی قدرت کا کمال دکھاتے ہوئے بندوں پر یہ ظاہر کیا ہے کہ تمہارا رب بننے کی صلاحیت رکھتا وہ ہے جس نے بات کہتے آسمان و زمین جیسی عظیم الشان چیزوں کو پیدا کر دیا اور پھر عرش جیسی باعظمت و جلالت مخلوق پر غالب آگیا۔ چاند سورج جیسے عظیم الشان کروں کو مسخر کر لیا۔ پس ایسے صاحبِ قدرت معبود کو چھوڑ کر دوسروں کو خدا سمجھنا حماقت ہے۔

رفع شک ۔ ان آیات کے متعلق دو امر پر روشنی ڈالنا بہت ضروری ہے۔ (۱) چھ دن میں زمین و آسمان کے پیدا کرنے کا مطلب کیا ہے۔ (۲) علی العرش استوی کے کیا معنی ہیں۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ آسمان و زمین کو ایک آن واحد میں خلق فرما دے لیکن اس نے چھ دن میں جو خلق

فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ ملائکہ پر ان سب چیزوں کا حادث ہونا ثابت کیا جائے
اور وہ اپنی آنکھ سے دیکھ لیں کہ ایک چیز دوسرے کے بعد خلق فرمائی ہے اور
ان میں سے کسی ایک میں بھی نہ خود پیدا ہونے کی قابلیت ہے اور نہ من
حیث المجموع ایک دوسرے کا خالق بن سکتا ہے۔

دوسری وجہ ان ایام کے ذکر کرنے کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ دنیا کے
لوگ تقدم اور تاخر کا حساب دنوں ہی سے کرتے ہیں چونکہ عالم امری کے
تقدم اور تاخر کا سمجھنا ان کے حدود افہام سے باہر تھا لہذا ان کو سمجھانے کے
لئے ایام کا ذکر کیا گیا۔ تیسرے یہ مادیین کے خیال کی تردید بھی ہے جو یہ کہتے ہیں
کہ مادہ خود موثر و محرک ہے اور ایک مادہ سے دوسرا مادہ وجود میں آتا ہے پس
خدا نے دنوں کا وقفہ بیان کر کے یہ ظاہر کر دیا کہ باوجود ایک وقت خاص تک
اپنے حال پر چھوڑ دینے کے کسی مادہ میں قابلیت پیدا نہ ہوئی کہ وہ اپنے وجود
سے کسی دوسرے وجود کو خود پیدا کر دیتا بلکہ وہ اسی حالت میں برابر رہا جس
میں اس کے خالق نے بنا کر چھوڑا تھا اس کے بعد جب خدا نے دوسرے کو پیدا
کرنا چاہا تو وہ پیدا ہوا اور تیسرے کی خلقت سے وہ بھی عاجز رہا اگر بدون
اس وقفہ کے خدا سب کو ایک ساتھ پیدا کر دیتا تو اول تو لوگ ان کو قدیم
ماننے لگتے۔ دوسرے قول خدا سے یہ حجت پیش کرتے کہ ایک مادہ ہی نے سب
چیزوں کو پیدا کیا ہے کوئی دوسرا محرک و مدبر نہیں۔

علی العرش استویٰ کے معنی یہ نہیں کہ خدا عرش پر بیٹھ گیا۔ خدا کے
لئے کسی مکان کی ضرورت نہیں۔ . . . . مکان تو مرکب
اور محتاج کو درکار ہے نہ اس خالق بے نیاز کو جو مکان و مکانیات سب کا خالق
ہے اس آیت میں اپنے کمال قدرت کو ظاہر فرمایا ہے کہ دیکھو اور چیزوں کا تو
کیا ذکر عرش جیسی عظیم الشان مخلوق پر بھی خدا غالب آ گیا یعنی اس کو بنایا بھی
اور پھر اس پر حکم چلایا بھی۔ احادیث میں جو عظمت و بزرگی عرش کی بیان

کی گئی ہے اس کے مقابل آسمان اور زمین اور ہر چیز تابع حکم الٰہی ہے

(۵) سورہ اعراف کیا انھوں نے زمین و آسمان کی عظمت والی سلطنت
اور ان چیزوں کو جو خدا نے پیدا کی ہیں نہیں دیکھا اور اس امر کو نہیں جانا کہ عنقریب
ان کی موت ان سے ملنے والی ہے۔

توضیح۔ ان آیت میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جس طرح خداوند عالم کو ایسی ایسی
عظیم الشان چیزوں کے پیدا کرنے پر قدرت ہے ان کے فنا کرنے پر بھی ہے جو
ان کو عدم سے وجود میں لایا ہے وہ ان کو موجود سے معدوم بھی بنا سکتا ہے
پس جب خدا کے سوا دوسرے کو یہ قدرت نہیں تو وہ معبود کہلانے کا کیسے مستحق
ہو جائے گا۔

(۶) سورہ یونس۔ کیا وہ اپنے دلوں میں اس بات پر غور نہیں کرتے کہ خدا نے
آسمان و زمین اور ان تمام چیزوں کو جو ان کے درمیان ہیں حق ہی پر پیدا کیا ہے۔

(۷) سورہ ق۔ کیا یہ لوگ اپنے سروں پر آسمانوں کو دیکھ کر نہیں سوچتے
کہ ہم نے کس طرح ان کو ترتیب دیا ہے اور کیسے کیسے ان میں راستے بنائے ہیں۔ کیا وہ
نہیں سوچتے کہ ہم نے زمین کو کیونکر بچھایا ہے اور کیسے کیسے عظیم الشان پہاڑ اس
کے اوپر کھڑے کئے ہیں اور کیسی کیسی فرحت بخش چیزیں اگائی ہیں جن کو دیکھ کر
ایک مخلص اور نیک بندہ عرفان الٰہی حاصل کرتا ہے اور خدا کا ذکر زبان پر لاتا
ہے ہم نے آسمان سے پانی برسایا باغ اگائے، دانے پکائے اور درختوں میں پھل لگائے۔

توضیح:۔ جو لوگ بہائم کی طرح اپنی زندگی گزارتے ہیں اور عجائبات قدرت
سے معرفت کا سبق حاصل کرنا نہیں چاہتے یہ آیات ان کی تنبیہ کے لئے کافی ہیں۔
ان آیات میں صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ غافل اور بے حس لوگ اتنا بڑا آسمان
اپنے سروں پر دیکھ کر ذرا اس پر غور نہیں کرتے کہ یہ اتنی بڑی چھت بغیر کسی ستون،
محراب یا سہارے کے بنانے والے نے بنا دی ہے اور اس میں نجوم و کواکب کو
دوڑا دیا ہے کتنے عظیم الشان کرے جن کے سامنے ہماری زمین کی کوئی حیثیت

نہیں وہ کس طرح اپنے اپنے مدار پر باقاعدہ گردش کر رہے ہیں نہ دم بھر کو رکتے ہیں نہ ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں۔ کیا ایسے صاحب حکمت معبود کو چھوڑ کر دوسرے کو خدا مانا جائے۔

انسان کیوں نہیں اس پر غور کرتا کہ یہ نیلگوں شامیانہ جو اس کے سر پر تنا ہوا ہے اس کو لاکھوں برس ہو گئے نہ آج تک کہنہ ہوا نہ کہیں سے شکستہ۔ پھر صرف پائداری اور وسعت ہی تعجب خیز نہیں بلکہ اس کی زیب و زینت بھی غضب ڈھا رہی ہے۔ دن بھر تو آفتاب عالمتاب تمام سطح ارض کو بقعہ نور بنائے رکھتا ہے اور رات کو چاند تارے وہ سماں باندھتے ہیں کہ سبحان اللہ۔

دنیا کی شاہانہ محفلوں کو اس بزم قدرت سے کیا نسبت۔ سلاطین کے زرنگار محلوں کے چراغاں کو اس پر نور مجلس سے کیا تعلق سر شام سے طلوع فجر تک ان گنت چراغ جلتے ہیں مگر نہ ہوا کے تیز جھونکوں سے کوئی بجھتا ہے نہ برف و باراں سے مٹتا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت ان کو فنا نہیں کر سکتی۔

اب پیروں تلے بچھی ہوئی زمین پر غور کرو کہ یہ ہے کیا چیز۔ ہر وقت آنکھوں کے سامنے رہتی ہے پیروں سے روندی جاتی ہے لیکن کسی کو خبر نہیں کب بنی ہے اور کیسے بنی ہے اور کس کس کام کے لئے بنی ہے بنانے والے نے کیا کیا خوبیاں اس میں رکھی ہیں اور کس کس طرح اس سے بنی آدم کو فائدہ پہنچایا گیا ہے طرح طرح کی نباتات اس سے اگتی ہے جس سے انسان کی ہزار غرضیں پوری ہوتی ہیں۔ پھر پہاڑ ہیں۔ سمندر ہیں۔ دھاتیں ہیں۔ تیل کے چشمے اور نمک کی کانیں ہیں۔ قسم قسم کے حیوانات جن سے بے شمار فائدے انسان کو پہنچ رہے ہیں کیا ان چیزوں کو دیکھ کر بھی انسان خدا کے وجود کا قائل نہیں ہوتا اور ان صفتوں سے صانع کا پتہ نہیں چلاتا۔

۸۔ سورۂ والذاریات۔ زمین میں یقین کرنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں موجود ہیں اور خود تمہارے نفسوں میں بھی کیا تم ان کو نہیں دیکھتے

آسمان پر تمہارا رزق ہے (پانی برستا ہے جس سے غلہ اگتا ہے) اور وہ چیزیں ہیں جن کا تم سے وعدہ لیا گیا ہے۔

توضیح۔ خدا کی معرفت حاصل کرنے کے لئے انسان کے نفس میں بیشمار نشانیاں ہیں مگر وہ غور نہیں کرتا امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں "مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ" جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے خدا کو پہچان لیا۔ سب سے پہلے انسان کو یہ غور کرنا چاہیئے کہ اس کی خلقت کیسے ہوئی۔ کس نے اسے پیدا کیا کس طرح نطفہ صلب پدر سے رحم مادر میں آیا اور پھر وہاں نطفہ نے سے علقہ اور علقہ سے مضغہ اور مضغہ سے ہڈی اور گوشت بنا

دہد نطفہ را صورتے چوں پری ۔۔۔ کہ کردست بر آب صورت گری

کونسی وہ قوت تھی جس نے بطن مادر کی تاریکی کے اندر جہاں زندہ کو رکھا جاتا تو دم گھٹ کر مر جاتا زندہ بنایا۔ کون وہ رازق و مربی ہے جس نے پیدا ہونے سے پہلے پستان مادر میں رزق کا سامان مہیا کر دیا۔ کون وہ حکیم بے مثال ہے جس نے بطنِ مادر سے جدا ہوتے ہی روزی طلب کرنے کا طریقہ سکھایا۔ اگر ان سب باتوں پر آدمی غور کرے تو یقیناً اس کو خدا کی معرفت حاصل ہو جائیگی۔

(۹) سورۂ عبس۔ انسان ذرا اپنے طعام کی طرف بغور دیکھے ہم نے کثرت سے پانی کو بہایا۔ ہم نے جا بجا سے زمین کو شگافتہ کیا ہم نے ہی انگور، شاخیں، زیتون درخت، گھنے باغ۔ میوے اور چراگاہیں پیدا کیں جو تمہارے اور تمہارے چوپاؤں کے لئے سرمایہ ہیں۔

توضیح۔ انسان سب سے پہلے اپنی غذا ہی پر غور کرے کہ قدرت کے کتنے کارگزروں نے اسے مل کر تیار کیا ہے۔ اگر خدا پانی نہ برساتا تو کیا انسان کو اس پر قابو تھا؟

اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْہُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ (کیا تم اس پانی پر غور نہیں کرتے جو پیا کرتے ہو اس کو بادل سے تم نے برسایا یا ہم نے)

اگر انسان دریاؤں یا نہروں سے آبپاشی کر بھی لیتا تو دانے کو شگافتہ

کرنا۔ درختوں کا اُگانا شاخوں کا پھل پھول لانا تو انسان کے بس کا نہ تھا۔ اسی لئے تو فرماتا ہے أَفَرَءَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ ٱلزَّٰرِعُونَ (ذرا اپنی کھیتیوں کو دیکھو آیا تم ان کے اُگانے والے ہو یا ہم) غذا کی تیاری موقوف ہے آگ پر اس کا پیدا کرنا بھی انسان کے بوتے کا نہیں یہ بھی اید قدرت میں ہے أَفَرَءَيْتُمُ ٱلنَّارَ ٱلَّتِى تُورُونَ ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَآ أَمْ نَحْنُ ٱلْمُنشِـُٔونَ ٥ (جس آگ کو تم روشن کرتے ہو اس کا درخت تم نے پیدا کیا ہے یا ہم نے۔)

(۱۰) سورۂ الطارق۔ انسان کو اس پر غور کرنا چاہیئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے وہ ایک اُچھلنے والے پانی سے خلق ہوا ہے جو پشت اور ہنسلی کے بیچ کے حصہ سے نکلا ہے۔

توضیح۔ انسان کو ذرا سوچنا چاہیئے کہ بنانے والے نے کیسی گندے اور بدبودار مادہ سے پیدا کیا ہے اور پھر کیسی صورت زیبا بنائی کہ ہر اک صورت کلیجہ سے لگا لینے کی قابل ہے اور اس میں وہ صنعت رکھی کہ انسان اشرف المخلوقات بن گیا۔ ہر مصور روشنی میں اور ساکن سطح پر نقش بناتا ہے مگر یہ صانع مطلق کی قدرت کا کمال ہے کہ متحرک سطح پر اور تاریکی میں یہ تصویر بنائی اس عمارت کی بنیاد رحم مادر میں اس طرح رکھی گئی کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی جس ماں کے پیٹ میں اس عالم اکبر کا پیکر بن رہا تھا وہ سکھ کی نیند بے خبری کے عالم میں سوتی تھی اور قدرت کا ہاتھ اپنے کام میں مصروف تھا اور وہ اپنے ارادہ و اختیار سے جیسا چاہ رہا تھا بنا رہا تھا۔

احادیث

۱۔ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا جو تم میں سے اپنے نفس کا زیادہ پہچاننے والا وہی ہے خدا کا سب سے زیادہ پہچاننے والا ہے۔

۲۔ ایک شخص نے امیر المومنین سے پوچھا کہ آپ نے صانع عالم کو کس طرح

پہچانا فرمایا مینگنیاں دلالت کرتی ہیں اونٹ کے وجود پر اور لید دلالت کرتی ہے گدھے کے وجود پر قدم کا نشان بتاتا ہے کہ اس راہ سے کوئی گیا ہے پس یہ تمام اجرام سماوی جو انتہائی لطافت میں ہیں کیا اس بات پر دلالت نہیں کرتے کہ ان کا کوئی بنانے والا ہے خدا کی صنعت سے اس کے وجود پر استدلال کیا جاتا ہے اور عقول سے اس کی معرفت کا اعتقاد ہوتا ہے اور تفکر سے اس کی حجت دلایل و براہین سے ثابت ہوتی ہے۔

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ نے صانع عالم کو کیسے پہچانا فرمایا میں نے ایک ایسا چکنا اور صاف قلعہ دیکھا جس میں نہ کہیں شگاف تھا نہ روزن اوپر پگھلی ہوئی چاندی کی قلعی تھی اور اندر پگھلا ہوا سونا تھا اس کے اندر سے یکایک موزگدہ اور چڑیا نکل پڑی پس میں نے جانا کہ ضرور کوئی نہ کوئی اس کا صانع ہے (حضرت کی مراد اس قلعہ سے انڈا ہے)

توضیح۔ مطلب حضرت کا یہ ہے کہ جب انڈا ہر طرف سے بند تھا اور اس کے اندر ہوا تک نہ جا سکتی تھی۔ نہ پانی پہنچ سکتا تھا تو بچہ کا اندر ہی اندر پرورش پانا اور پھر اپنے باہر نکلنے کا وقت معلوم کر کے اس کے چھلکے کو اپنی چونچ سے توڑنا ضرور اس امر کی دلیل ہے کہ کوئی منتظم اور مدبر یہ سب کام اپنی قدرت کے زور سے کر رہا ہے۔

۴۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین سے نقل کی ہے کہ ایک یہودی نے امیر المومنین سے پوچھا وہ کونسی چیز ہے جو اللہ کے لئے نہیں اور وہ کونسی چیز ہے جو اللہ کے پاس نہیں اور وہ کونسی چیز ہے جس کو اللہ نہیں جانتا۔

فرمایا جو چیز اللہ نہیں جانتا وہ یہ ہے کہ اس کو اس بات کا علم نہیں کہ اس کے اولاد ہے۔ یعنی جب اولاد ہی نہیں تو اس کا علم کیسا، اور وہ چیز جو اللہ کے لئے نہیں وہ اس کا شریک ہے اور جو چیز اس کے پاس نہیں وہ ظلم ہے۔ یہودی یہ سُن کر مسلمان ہو گیا۔

۵۔ ایک شخص حضرت رسول خدا کے پاس آیا اور پوچھا اس کا علم کیا ہے؟ فرمایا خدا کی معرفت جو حق اس کی معرفت کا ہے اس نے کہا کہ حق معرفت کیا ہے فرمایا یہ ہے۔

کہ انسان اس کو بلا شبہ و مثال کے پہچانے (یعنی کسی کو اس کا مثل و مانند قرار نہ دے اور یہ سمجھے کہ وہ ایسا خالق مطلق ہے کہ اس کو اپنی خلاقی دکھانے میں کسی مثال یا شبہ کی ضرورت نہیں اور یہ کہ اس کو خدائے واحد و خالق و قادر اوّل و آخر ظاہر و باطن بے مثل و نظیر سمجھے۔ یہ ہے خدا کی معرفت۔

۶۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ایمان میں افضل وہی شخص ہو گا جو معرفت میں افضل ہو گا۔

۷۔ امیرالمومنینؑ سے کسی نے پوچھا آپ نے خدا کی معرفت کس چیز سے حاصل کی ہے؟ فرمایا جس سے اپنے نفس کی معرفت حاصل کی۔ کوئی صورت اس میں شبہ نہیں ڈال سکتی اور کسی آدمی کا اس پر قیاس نہیں کیا جا سکتا وہ باوجود بعید ہونے کے قریب ہے اور باوجود قریب ہونے کے بعید ہے (یعنی علم و قدرت کی بنا پر تو رگ گردن سے زیادہ قریب ہے اور اپنی مجد و عظمت کی وجہ سے ادراک و فہم سے دور ہے! وہ قوی ہے اور ہر شے سے بالاتر ہے اس کی قدرت ہر شے کے آخر تک ہے کوئی حصہ اس کے تصرف سے خارج نہیں پھر بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کوئی شے اس سے اوپر ہے یا اس سے نیچے ہے یا اس سے آگے یا پیچھے ہے وہ ہر شے میں داخل ہے مگر نہ اس طرح جیسے ایک چیز دوسرے میں داخل ہوتی ہے وہ ذات جو ایسی ہے اور اسکے سوا کوئی ایسا نہیں۔

فصل توحید باری

قرآن مجید میں بکثرت آیات ہیں جن سے توحید باری تعالیٰ ثابت ہوتی ہے ان میں سے چند آیات یہ ہیں۔

۱۔ سورۂ بقر تمہارا معبود خدائے واحد ہے اس کے سوا دوسرا نہیں وہ رحمٰن و رحیم ہے۔

۲۔ اے رسولؐ کہدو اللہ ایک ہے اللہ صمد ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے (یعنی نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا) کوئی اس

کی مثل و مانند نہیں۔

۳۔ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں وہ حیّ و قیوم ہے۔

احادیث

۱۔ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا توحید نصف دین ہے۔

۲۔ ایک یہودی امیرالمومنینؑ سے آکر کہنے لگا ہمارا رب کس حال میں ہے۔ فرمایا حال اُس چیز کے لئے بولا جاتا ہے جو پہلے نہ ہو اور پھر ہو جائے خدا موجود ہے مگر اس کا ہونا مخلوق کا سا نہیں وہ موجود ہے لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ آئندہ کس حال میں رہے گا وہ موجود ہے لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ پہلے کیسے تھا یعنی اس کی ذات میں تغیر روا نہیں وہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف نہیں بدلتا وہ بلا کسی کیفیت کے ہمیشہ رہتا ہے وہ سب سے پہلے ہے کوئی اس سے پہلے نہیں۔ تمام چیزیں اس کی طرف رجوع کرنے والی ہیں۔ وہ غایۃ الغایات اور علت العلل ہے۔

۱۰۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے الرحمٰن و علی العرش استویٰ کے معنی پوچھے آپ نے فرمایا اس کا علم ہر شے کو احاطہ کئے ہوئے کوئی شے بہ نسبت دوسری شے کے اس سے زیادہ قریب نہیں اور نہ اس کے لئے مکان ہے

۱۱۔ محمد حنفیہ نے ایک روز حضرت علیؑ سے "صمد" کے معنی پوچھے فرمایا اُس ذات کو کہتے ہیں جس کا نہ اسم ہے نہ جسم نہ مثل ہے نہ شبیہ نہ صورت ہے نہ مثال نہ حد ہے نہ محدود نہ موضع ہے نہ مکان نہ کیونکر ہے نہ کہاں ہے نہ یہاں ہے نہ وہاں ہے نہ خلا ہے نہ قیام ہے نہ قعود ہے نہ سکون ہے نہ حرکت نہ ظلمانی ہے نہ نورانی نہ جسمانی ہے نہ نفسانی نہ اس سے کوئی جگہ خالی ہے نہ بھری ہوئی نہ وہ رنگ رکھتا ہے نہ بو ان تمام چیزوں سے اس کی ذات مبرا ہے۔

۱۲۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جس نے اللہ کو مخلوق سے تشبیہ دی وہ مشرک ہے اور جس نے اس کی تعریف مکان کیساتھ کی وہ کافر ہے اور جس نے

اس کی نسبت ان چیزوں سے دی جس کی نفی اس کی ذات سے کی گئی ہے وہ جھوٹا ہے۔

۱۳۔ ایک روز حضرت علیؑ بن الحسینؑ مسجد مدینہ میں داخل ہوئے تو کچھ لوگوں کو آپس میں جھگڑا کرتے ہوئے پایا۔ فرمایا کس معاملہ میں اختلاف ہے انھوں نے کہا توحید میں۔ فرمایا اچھا اپنا اپنا قول بیان کرو۔ ایک نے کہا میں کہتا ہوں کہ ہم نے خدا کو پہچانا ہے زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے۔ نیز یہ کہ وہ ہر جگہ موجود ہے آپ نے فرمایا یوں کہو کہ وہ ایسا نور ہے کہ ظلمت نہیں۔ ایسا زندہ ہے کہ اُسے موت نہیں۔ کوئی شے اس کی مثل نہیں۔ وہ بڑا سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اس کی تعریف کسی شے سے مشابہ نہیں ہیں۔

۱۴۔ امیرالمومنین سے کسی نے پوچھا اثبات صانع کی دلیل کیا ہے فرمایا تین چیز اول ہر شے کی حالت کا بدلنا دوسرے اس کے ارکان کا ضعیف ہونا تیسرے ہمت کا ٹوٹنا (حضرت نے اس قول سے یہ ظاہر فرمایا کہ دُنیا کی چیزوں میں جو تغیرات ہوتے رہتے ہیں وہ ان کے حدوث پر دلالت کرتے ہیں اور جب ہر شے حادث ہوئی تو لامحالہ ان کا خالق بھی ہونا چاہیئے۔ دوسرے ارکان جسمی میں ضعف پیدا ہوجانا یہ ثابت کر رہا ہے کہ کوئی ایسی قوت ہے جو تمام قوتوں سے بالاتر ہے تمام عالم میں اپنا ہاتھ ڈالے ہوئے ہے اور دُنیا کی ہر شے اس کے حکم کی تابع ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ جو چیزیں ایک زمانہ میں ارکان بدن کو مضبوط بنائیں وہی ایک زمانہ میں ان کی تخریب کا باعث ہوجائیں۔ تیسرے ارادہ کا ٹوٹنا بھی اس کی قوی دلیل ہے کہ ہمارے اوپر کوئی دوسری قوت حکمران ہے جو اپنے علم و ارادہ کے مطابق کرنا چاہتی ہے ہمارے ارادے اس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔)

۱۵۔ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا خدا نے مجھ سے اور میرے اہلبیت سے یہ وعدہ کیا ہے کہ جو کوئی ان میں سے توحید کا اقرار کرے گا اس کے لئے جنّت کے سوا اور کچھ ہو بھی نہیں سکتا۔

۱۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے یہ گمان کیا کہ اللہ کسی شے میں ہے یا کسی شے سے ہے یا کسی شے کے اوپر ہے تو اُس نے شرک کیا کیونکہ

اگر کسی کے اوپر ہوگا تو محمول ہوگا اور اگر اندر ہوگا تو محصور ہوگا اور اگر کسی سے پیدا ہوگا تو حادث ہوگا۔

(۳) فصل عدل باری

آیات

۱۔ سورۂ یونس' اللہ تو لوگوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

۲۔ اللہ بندوں پر ظلم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ (آل عمران)

۳۔ اللہ تمہاری بحالی چاہتا ہے۔ تنگی نہیں چاہتا۔ (بقر)

۴۔ بے شک خدا حکم دیتا ہے عدل و احسان کرنے اور ذوی القربیٰ کے حق ادا کرنے کا اور منع کرتا ہے برائیوں اور بغاوت سے۔ (النحل)

احادیث

۱۷۔ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا قضا و قدر کے معاملہ میں مختلف الخیال لوگ ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ خدا لوگوں کو گناہوں پر مجبور کرتا ہے پس اس سے تو خدا صریحاً ظالم قرار پاتا ہے یہ لوگ کافر ہیں۔ بعض کہتے ہیں جو کچھ کرتے ہیں بندے ہی کرتے ہیں یہ لوگ خدا کی قدرت کو محدود کرتے ہیں پس یہ بھی کافر ہیں۔ تیسرا فرقہ کہتا ہے خدا نے بندوں کو ان امور کی تکلیف دی ہے جن کی وہ طاقت رکھتے ہیں یہ لوگ جب نیکی سرزد ہوتی ہے خدا کی حمد کرتے ہیں اور جب بُرائی سرزد ہوتی ہے تو استغفار کرتے ہیں۔

۱۸۔ عباد بن ضہیب سے مروی ہے کہ ایک روز ابو حنیفہ نے امام کاظمؑ علیہ السلام سے جب کہ وہ کم سن تھے یہ سوال کیا کہ گناہوں کا صدور کس کی طرف سے ہوتا ہے؟ فرمایا تین حال سے خالی نہیں یا تو خدا کی طرف سے ہے یا بندوں

کی طرف سے یا دونوں کی طرف سے پس اگر اللہ کی طرف سے ہے تو بندے اس سے
بری ہیں اور اگر دونوں کی طرف سے تو پھر اس کام کے انجام دینے میں دونوں
شریک ہیں ایک ان میں دوسرے سے قوی ہے پس شریک قوی کے لئے یہ جائز
نہیں کہ وہ شریک ضعیف پر ظلم کرے یعنی معصیت میں شریک کرکے پھر اس
پر عذاب بھی کرے پس اب ایک صورت باقی رہی یعنی گناہوں کا صدور بندہ
کی طرف سے ہو۔ یہ جواب سُنکر ابوحنیفہ نے حضرت کی پیشانی کو بوسہ دیا اور
کہا بے شک آپ فرزند رسول ہیں۔

فضائل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آیات

۱۔ آل عمران۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جو حَیّ وقیوم ہے
جس نے اے رسولؐ تم پر سچی کتاب کو نازل کیا تاکہ وہ موجودہ زمانے کی
باتوں کی تصدیق کرے اور اس سے پہلے توریت وانجیل کو لوگوں کی ہدایت
کے لئے نازل کیا تھا جن لوگوں نے آیات الٰہی سے روگردانی کی ان کے لئے سخت
عذاب ہے اور وہ بڑی عزت والا اور بدلہ لینے والا ہے۔

۲۔ مومنین پر خدا نے احسان فرمایا کہ ان میں ایک ایسا رسول ان ہی میں
سے بھیجا جو اس کی آیات کو ان پر تلاوت کرتا ہے اور ان کے نفوس کا تزکیہ کرتا
ہے اور کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ پہلے سے ضلالت اور گمراہی
میں پڑے ہوئے ہوں۔

۳۔ (اعراف) لوگو! میں خدا کا رسولؐ ہوں اور تم سب کی طرف بھیجا گیا
ہوں تمہارا معبود وہ ہے جو آسمان وزمین کا بادشاہ ہے کوئی معبود اس
کے سوا نہیں۔ وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے۔ پس تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اس نبی
اُمّی پر جو اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان لایا ہے۔

۴۔ (الانفال) اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو
اور اس سے روگردانی نہ کرو درآنحالیکہ تم اس کی باتیں سننے والے ہو۔
۵۔ (الانفال) اے رسولِ خدا! ان لوگوں پر عذاب نازل نہ کریگا جن کے
درمیان تم ہو اگر وہ استغفار کریں تو اللہ عذاب کرنے والا نہیں۔
۶۔ (الاحزاب) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ خدا
کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔
۷۔ (والنجم) قسم ہے ستارہ کی جب وہ ٹوٹا کہ تمہارا اصاحب (رسول)
نہ گمراہ ہے نہ دھوکہ دینے والا۔ وہ کبھی اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کہتا۔
بلکہ وہی بیان کرتا ہے جو اس پر وحی ہوتی ہے۔

احادیث

۲۰۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک یہودی حضرت
رسول خدا کے سامنے آکر کھڑا ہوا اور تیز نظر سے دیکھنے لگا۔ آپ نے پوچھا
اے یہودی تیری کیا حاجت ہے اس نے کہا آپ مجھے یہ بتائے کہ آپ افضل ہیں یا
موسیٰ جن سے خدا نے کلام کیا اور جن کو عصا دیا اور توریت نازل کی۔ دریا کو شگافتہ
کیا اور بادل کا ان کے سر پر سایہ کیا۔ حضرت نے فرمایا اے شخص انسان کو اپنی
تعریف زیبا نہیں لیکن چونکہ تو جواب پر مصر ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ جب آدم
سے قصور سرزد ہوا تو انھوں نے توبہ کی تو یہ الفاظ زبان پر جاری کئے۔ اے
خدا میں محمدؐ وآل محمدؐ کے وسیلے سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو میری خطا کو بخش دے۔
خدا نے ان کا گناہ بخش دیا۔ اسی طرح جب نوحؑ کشتی پر سوار ہوئے اور غرق ہونے
کا خوف دل میں پیدا ہوا تو ہمارے ہی وسیلے سے نجات کی دُعا کی خدا نے نجات
دی جب ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا تو انھوں نے ہمارے ہی وسیلے سے نجات
طلب کی اور خدا نے آگ کو ان پر سرد کر دیا۔ اسی طرح موسیٰؑ نے عصا کو زمین

پر ڈالا اور وہ سانپ بن گیا تو ان پر خوف طاری ہوا اور محمدؐ و آل محمدؐ کے ذریعہ سے طالب امان ہوئے خدا نے فرمایا مت ڈرو تم بڑے مرتبے والے ہو (سانپ تم کو ستا نہیں سکتا) اے یہودی اگر موسیٰؑ اس زمانے میں ہوتے اور مجھ پر اور میری نبوت پر ایمان نہ لاتے تو ان کا ایمان اور ان کی نبوت ان کے حق میں کچھ بھی نفع نہ دیتی۔ اے یہودی میری ذریت میں سے ایک شخص مہدی ہوگا جب وہ خروج کریگا تو عیسیٰ بن مریم اس کی نصرت کے لئے نازل ہوں گے اور اُس کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

۱۲۔ جابر بن عبداللہ انصاری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول خدا کو فرماتے سُنا کہ خدا نے مجھ کو اور علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور باقی آئمہ کو ایک نور سے پیدا کیا ہے پس یہ نور ایک زمانہ دراز تک ایک حال پر رہا۔ پھر اس سے ہمارے شیعہ پیدا ہوئے پس ہم نے بھی تسبیح و تقدیس الٰہی کی اور انھوں نے بھی پھر اُس نور سے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ ملائکہ سنو برس تک اس حالت میں رہے کہ وہ تسبیح و تقدیس جانتے ہی نہ تھے پس جب ہم نے اور ہمارے شیعوں نے تسبیح و تقدیس کی تو ملائکہ نے ہماری تسبیح سے تسبیح سیکھی ورنہ وہ پہلے کچھ بھی نہ جانتے تھے پس ہم تو اس وقت سے موحد ہیں جب کوئی قائل توحید تھا ہی نہیں خدا کو سزاوار ہے کہ جس طرح ہم کو درجات عالیہ کرامات فرمائے ہیں ہمارے شیعوں کو بھی کرامت فرمائے خدا نے ہم کو اور ہمارے شیعوں کو اسوقت برگزیدہ کیا ہے جبکہ ہم عالم اجسام میں آئے بھی نہ تھے۔

۵) فضائل علی علیہ السلام!

آیت

سورۂ مائدہ۔ بیشک تمہارا ولی اللہ ہے اور اُس کا رسولؐ اور وہ لوگ

جو ایمان لائے ہیں نماز کو قائم کرتے ہیں اور بحالت رکوع زکوٰۃ دیتے ہیں۔

احادیث

۱۔ زرارہ ابن امین شیبانی سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے سُنا کہ جب حضرت رسول خدا حج آخر سے فارغ ہو کر لوٹے تو مکہ سے حضرت کی ہمراہی میں ۱۲ ہزار آدمی یمن کے اور ۵ ہزار مدینہ کے تھے کہ جبرئیل امین نازل ہوئے اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ الخ (اے رسول جو تم پر نازل کیا گیا ہے اُسے لوگوں تک پہنچا دو) آپؐ نے فرمایا اے جبرئیل ابھی لوگ دائرہ اسلام میں نئے داخل ہوئے ہیں مجھے خوف ہے کہیں اُن میں اضطراب نہ پھیل جائے جس سے یہ میرے حکم کو نہ مانیں۔ جبرئیل یہ سُن کر واپس گئے دوسرے روز (جبکہ رسولؐ مقام غدیر خم تک پہنچ گئے تھے) پھر نازل ہوئے اور کہا اے محمدؐ خدا فرماتا ہے اے رسولؐ جو تم پر نازل کیا جا چکا ہے اس کی تبلیغ کرو ورنہ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا میری تبلیغ کا کام ہی انجام نہ دیا۔ فرمایا اے جبرئیل مجھے اپنے اصحاب کی طرف سے کھٹکا لگا ہوا ہے یہ ضرور میری مخالفت کریں گے جبرئیل واپس گئے اور پھر نازل ہوئے اور یہی مضمون بیان کرنیکے بعد کہا خدا تم کو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے جب آنحضرت نے یہ سُنا تو لوگوں سے فرمایا میرا اونٹ اسی مقام پر بٹھا دو۔ میں اس مقام سے حرکت نہ کروں گا جب تک اپنے رب کا حکم نہ پہنچا دوں پھر حکم دیا پالان کا ایک منبر تیار کرو۔ آپ اس پر چڑھے اور علیؑ کو اپنے ساتھ لیا پہلے تو ایک خطبہ بکمال فصاحت و بلاغت دیا پھر فرمایا اے علیؑ کھڑے ہو جاؤ پھر آپ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا۔ یہاں تک کہ سفیدی زیر بغل نمایاں ہوگئی اور فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ بھی مولا ہے خدایا جو اسے دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھ اور جو اسے دشمن رکھے تو بھی اُسے دشمن رکھ اور جو اس کی مدد کرے تو بھی اُس کی مدد کر اور جو اسے چھوڑ دے تو بھی اُسے چھوڑ۔

اس کے بعد اصحاب رسولؐ نے امیر المومنین کو مبارک باد دی حضرت عمر نے بھی ان الفاظ میں مبارکباد دی۔ مبارک ہو مبارک ہو اے علیؑ کہ آج آپ میرے بھی مولا ہوئے اور مومنین و مومنات کے بھی۔ اسی موقع پر جبرئیلؑ آیہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ الخ لے کر نازل ہوئے۔
کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیۂ یَعْرِفُوْنَ نِعْمَةَ اللّٰهِ ثُمَّ یُنْکِرُوْنَهَا (وہ نعمت خدا کو پہچانتے ہیں اور پھر اس سے انکار کر جاتے ہیں) کا کیا مطلب ہے فرمایا روزِ غدیر لوگوں نے اس نعمت کو پہچانا تھا پھر انکار کر دیا۔
حسان بن ثابت عہد رسالت کے ممتاز شاعر تھے حضرت علیؑ کے وصی بنائے جانے کے بعد انھوں نے مدح امیر المومنین میں ایک قصیدہ پڑھا۔
اس واقعہ کے تیسرے دن حارث بن نعمان فہری آنحضرت کی خدمت میں آکر کہنے لگا مجھے کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی تعلیم آپ نے اپنی طرف سے دی ہے یا بحکم خدا۔ فرمایا خدا کی طرف سے مجھ پر وحی ہوئی ہے۔ اس نے کہا یہ تو بتایئے کہ نماز روزہ وغیرہ کا حکم آپ نے اپنی طرف سے دیا ہے یا بحکم خدا۔ فرمایا خدا کے حکم سے اس نے کہا اچھا یہ جو آپ نے علیؑ کے بارے میں کہا جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔ یہ آپ نے اپنی طرف سے کہا ہے یا خدا کی طرف سے فرمایا خدا کی طرف سے یہ سُن کر اُس نے اپنا رُخ آسمان کی طرف کر کے کہا خداوندا اگر محمدؐ اپنے قول میں سچے ہیں تو مجھ پر جہنم کا ایک شعلہ نازل کر اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے کہا کہ پتھر برسا یہ کہہ کر وہ وہاں سے بھاگا ہی کچھ دور گیا تھا کہ ایک کالا بادل اٹھا اور بجلی چمک کر اس پر گری اور وہ جل کر خاک ہو گیا۔ اسی وقت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور یہ آیت سنائی سَاَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِّلْکٰفِرِیْنَ لَیْسَ لَهٗ دَافِعٌ مِّنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِ ایک شخص نے بلند و برتر خدا سے ایسے عذاب کی خواہش کی جو کافروں پر نازل ہوتا ہے اور کوئی اس کا دفع کرنے والا نہیں ہوتا۔
حضرت نے اس کا یہ حال دیکھ کر فرمایا بشارت ہو اس شخص کے لئے جو علیؑ کو

دوست رکھے اور ہلاکت ہو اس کے لئے جو علیؑ کو دشمن رکھے۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ علیؑ اور ان کے شیعہ قیامت کے دن ناز و انداز سے جنت کے باغوں میں گلگشت کر رہے ہیں جوانی کا عالم ہے اور سروں پر خوشنما تاج رکھے ہوئے ہیں نہ ان کو کوئی خوف ہے نہ ہراس۔ مرضی الٰہی ان کی نازبردار ہے اور جوار ایزدی ان کا مسکن ہر شے حسب خواہش موجود ہے۔ ملائکہ سلام بھیجتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تمہارے صبر کی جزا ہے۔
(۲۳) سعید ابن جبیر نے باسناد صحیح جناب عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولِ خدا نے فرمایا کہ جبرئیلؑ نے مجھ سے بیان کیا کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ اے محمدؐ علیؑ کی دوستی خدا کی دوستی ہے اور علیؑ کی محبت خدا کی محبت ہے اور ان کی فرمانبرداری خدا کا فریضہ ان کے دوست خدا کے دوست ہیں اور ان کے دشمن خدا کے دشمن۔ ان سے لڑائی خدا سے لڑائی اور ان سے صلح خدا سے صلح ہے۔
۲۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جبرئیلؑ نے مجھ سے بیان کیا کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ علیؑ کو خوشخبری دو کہ میں اُس پر عذاب نہ کروں گا جو علیؑ کا دوست ہوگا اور اُس پر رحم نہ کروں گا جو اُن کا دشمن ہوگا۔
۲۵۔ جناب جابر بن عبداللہ انصاری سے مروی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا کہ علیؑ میں چند خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی کسی اور کے پاس ہوتی تو اس کی بزرگی کے لئے کافی ہوتی۔
۲۶۔ علیؑ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔
۲۷۔ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے۔
۲۸۔ علیؑ مثل میرے نفس کے ہیں ان کی اطاعت میری اطاعت ہے اور ان کی معصیت میری معصیت۔
۲۹۔ علی کی لڑائی اللہ کی لڑائی ہے اور علیؑ کی صلح اللہ کی صلح۔
۳۰۔ علیؑ اللہ کی حجت ہے اور بندوں پر اس کا خلیفہ ہے۔
۳۱۔ علیؑ کی محبت ایمان ہے اور علیؑ کا بغض کفر ہے۔

۳۲۔ علیؑ کا گروہ اللہ کا گروہ ہے اور ان کے دشمن کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔

۳۳۔ علیؑ حق کے ساتھ ہے اور حق علیؑ کے ساتھ اور یہ دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچ جائیں۔

۳۴۔ علیؑ جنت و نار کا تقسیم کرنے والا ہے۔

۳۵۔ جو علیؑ سے جُدا ہوا وہ مجھ سے جُدا ہوا اور جو مجھ سے جُدا ہوا وہ خدا سے۔

۳۶۔ علیؑ کے شیعہ قیامت کے دن کامیاب ہیں۔

۳۷۔ حذیفہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے میرے بعد تم پر خدا کی حجت علیؑ ہیں ان کے احسان کو بھلانا خدا کے احسان کو بھلانا ہے اور ان کے مرتبہ میں کسی کو شریک کرنا خدا کا گنہگار ہونا ہے۔ ان کے فضائل میں شک کرنا خدا کی قدرت میں شک کرنا ہے اور ان پر ایمان لانا خدا پر ایمان لانا ہے۔ علیؑ رسول کا بھائی اس کا وصی اور اس کا خلیفہ اور اس اُمت کا امام اور مولا ہے وہ خدا کی ایسی مضبوط رسی ہے جو کسی وقت ٹوٹنے والی نہیں۔

علیؑ کے بارے میں دو شخص ہلاک ہونے والے ہیں ایک وہ دوست جو فضائل میں غلو کرتا ہے [illegible] دوسرے وہ جو ان کے فضائل کو گھٹاتا ہے۔ اے حذیفہ علیؑ سے ہرگز جدائی اختیار نہ کرنا اور ان کی مخالفت نہ کرنا ورنہ وہ مجھ سے مخالفت ہو گی۔ جان لو کہ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں جس نے اس کو ناراض کیا اُس نے مجھ کو ناراض کیا اور جس نے اسے راضی رکھا اس نے خدا کو راضی رکھا۔

۳۸۔ حضرت رسُول خدا نے فرمایا مجھے جبرئیلؑ نے خبر دی ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ علیؑ میرا ایک قلعہ ہے جو میرے اس قلعہ میں داخل ہوا امان پائی۔

۳۹۔ سعید بن جبیر نے ابن عباس سے نقل کی ہے کہ رسُول اللہ نے فرمایا اے علیؑ میں شہر حکمت ہوں اور تم اس کے دروازے ہو کوئی شہر میں نہیں آتا مگر اس کے دروازے سے۔ جھوٹا ہے وہ جو میری محبت کا مدعی ہے اور تم سے بغض رکھتا ہے اس لئے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں تمہارا گوشت میرا گوشت ہے اور تمہارا خون میرا خون ہے

تمہاری روح میری روح ہے اور تمہارا بھید میرا بھید ہے اور تمہارا اعلان میرا اعلان ہے تم میری اُمت کے امام ہو اور میرے بعد ان پر میرے خلیفہ ہو سعید وہ ہے جس نے تمہاری اطاعت کی اور بدبخت وہ ہے جس نے نافرمانی کی۔ فائدہ حاصل کیا اس نے جس نے تم کو دوست رکھا خسارہ میں رہا وہ جس نے عداوت رکھی۔ جو تم سے متمسک ہوا وہ کامیاب ہوا اور جو جُدا ہوا وہ ہلاک ہوا تمہاری اور ان آئمہ کی مثال جو تمہاری اولاد میں ہونیوالے ہیں کشتی نوحؑ کی سی ہے کہ جو اس پر سوار ہوا نجات پائی اور جو اس سے بچا وہ ڈوبا اور ہلاک ہوا۔

۴۰۔ اگر تمام زمین کا علم علیؑ کے ایمان کے ساتھ وزن کیا جائے تو علیؑ کا ایمان راجح رہیگا۔

۴۱۔ یوم خندق علیؑ کی لڑائی عمرو ابن عبدوہ کیساتھ افضل ہے میری تمام اُمت کے اعمال سے قیامت تک۔

۴۲۔ جس نے علیؑ سے دوستی کی خدا نے اُسے عزت دی اور اپنا مقرب بنایا اور جس نے علیؑ سے بغض کیا خدا اس سے ناراض ہوا اور اس کو ذلت نصیب ہوئی۔

۴۳۔ علیؑ کا دوست طاہر الاصل ہے اور دشمن روز قیامت نادم و پشیمان۔

۴۴۔ علیؑ کا محب ہدایت یافتہ ہے اور دشمن گمراہ۔

۴۵۔ جو علیؑ کو دوست رکھے گا نیکی دیکھے گا اور جو دشمن رکھے گا خیر سے محروم رہے گا۔

۴۶۔ یا علیؑ جس نے تم کو دوست رکھا اس نے مجھ کو دوست رکھا اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے خدا سے بغض رکھا اور اس پر خدا اور ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

۴۷۔ جس نے میرے بعد عمداً علیؑ پر ظلم کیا اُس نے میری بلکہ تمام انبیاء کی نبوت سے انکار کیا۔

۴۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا خدا نے میرے بھائی علیؑ کو وہ فضائل عطا فرمائے ہیں کہ ان کا کوئی شمار نہیں کرسکتا جو شخص علیؑ کی فضیلت کا ذکر کریگا خدا اُس کے سب گناہ معاف کر دیگا چاہے وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں اور جو شخص علیؑ کی ایک فضیلت لکھے گا۔ جب تک وہ کتابت

فضائل آئمہ اثنا عشر

آیت

سورۂ بقر۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (ہم نے تم کو ایک اُمّت وسط قرار دیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہوں)

توضیح۔ خداوند عالم نے اپنے بندوں اور رسولؐ کے درمیان اُمّت وسط یعنی ہمارے آئمہ کو گواہ قرار دیا ہے تاکہ وہ اعمال عباد کے نگراں ہوں اور ان پر رسولؐ کو گواہ بنایا ہے اور ان سب پر خود جناب باری عزّ اسمہٗ گواہ ہے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ شاہد اور شہید میں فرق یہ ہے کہ شہید حاضر و غائب ہر حالت میں گواہ ہے یہاں تک کہ موت بھی اس معاملہ میں حجاب نہیں بن سکتی اور شاہد وہ ہے جو واقعہ کے وقت موجود ہو یا کسی سے سُن کر گواہی دے اس کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہر مقام پر موجود ہی ہو۔

احادیث

۵۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت رسولؐ خدا نے میرے بعد بارہ امام ہوں گے اوّل ان کے علیؑ بن ابی طالب ہیں اور آخر ان کے قائم ہیں۔ یہی میرے خلفاء ہیں یہی میرے اوصیا ہیں یہی میرے بعد میری اُمّت پر خدا کی حجت ہیں ان کا اقرار کرنیوالا مومن ہے اور انکار کرنے والا کافر۔

۵۲۔ فرمایا آنحضرت نے میرے اہل بیت کی مثال ستاروں کی سی ہے وہ آسمان والوں کے لئے امان کا باعث ہیں اور میرے اہلبیت زمین والوں کے لئے جب آسمان ستاروں سے خالی ہو جائے گا تو آسمان والوں پر وہ مصیبت نازل ہوگی

جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔

۵۳۔ آنحضرت نے فرمایا میرے بعد بارہ۱۲ امام ہوں گے ان میں سے پہلے، چوتھے، آٹھویں اور دسویں کا نام علیؑ ہوگا اور آخر ان کا مہدی ہوگا۔

۵۴۔ جابر ابن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں ایک روز جناب فاطمہ زہراؑ کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ ان کے سامنے ایک تختی رکھی ہے جس پر ان اوصیا کے نام لکھے ہوئے تھے جو ان کی اولاد سے ہونے والے تھے۔ میں نے جو ان ناموں کو شمار کیا تو بارہ۱۲ تھے۔ ایک ان میں سے قائم تھا تین ان میں محمدؐ تھے چار علیؑ۔

۵۵۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا میرے بعد بارہ۱۲ امام ہوں گے جس طرح بنی اسرائیل میں ۱۲ نقیب تھے وہ سب کے سب امین، متقی اور معصوم تھے۔

۵۶۔ فرمایا آنحضرت نے حضرت حسین علیہ السلام سے کہ تم امام کے بیٹے ہو امام کے بھائی ہو اور متقی اور معصوم اماموں کے باپ ہو جن میں سے نواں قائم ہوگا۔

۵۷۔ جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسولؐ خدا سے سُنا ہے کہ کسی کی دشمنی سے اس دین کو نقصان نہ پہنچے گا یہاں تک کہ اس دین کے بارہ۱۲ امام ہوں اور وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

۵۸۔ عبداللہ ابن مسعود ایک دن کوفہ میں تھے کچھ لوگ ان کے پاس آئے اور ان سے احادیث کو سُننے لگے اسی اثنا میں ایک نے دریافت کیا، تمہارے نبی نے اپنے بعد خلفاء کی کوئی تعداد معین بھی کی ہے اُنھوں نے کہا بیشک ایکبار میں نے آنحضرت سے خلفا کے متعلق پوچھا تھا فرمایا بارہ۱۲ ہوں گے مطابق نقبائے بنی اسرائیل۔

۵۹۔ ایکدن اُبی نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا اس تختی میں کیا لکھا تھا جو فاطمہ زہراؑ کے ہاتھ میں تھی اور انھوں نے تم سے کیا بیان کیا تھا۔ کہا میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں حیات رسولؐ میں فاطمہؑ کے پاس ولادت حسینؑ کی تہنیت دینے کے لئے گیا دیکھتا ہوں کہ ان کے ہاتھ میں ایک سبز تختی ہے مجھے خیال ہوا شاید یہ زمرد کی ہے اس کے اوپر ایک ایسی روشن تحریر تھی کہ مثل شعاع شمس آنکھوں کو خیرہ کرتی تھی میں نے کہا

میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ کیا ہے؟ فرمایا خدا نے اپنے رسول کے پاس ہدیہ بھیجا ہے۔ اس میں میرے باپ کا نام ہے اور علیؑ کا نام ہے اور میرے دونوں بیٹوں اور ان کے اوصیا کے نام ہیں جو میری اولاد سے ہونے والے ہیں اس کو میرے پدر بزرگوار نے دے دیا ہے کہ میں دیکھ کر خوش ہوں۔ جابر نے کہا پھر وہ تختی معصومہ نے مجھے پڑھنے کے لئے دیدی۔ میں نے اسے پڑھا اور نقل بھی کرلی۔ آپؑ نے کہا اے جابر کیا وہ تمہارے پاس ہے تم مجھے دکھا سکتے ہو جابر نے کہا ضرور۔ آپؑ جابر کے ساتھ ان کے مکان پر پہنچے۔ جابر نے اس تحریر کو نکالا اور کہا پڑھ کر سناؤ جابر نے حرف بحرف پڑھ کر سنایا اور کہا میں نے ایسا ہی اس میں دیکھا تھا مضمون یہ تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ یہ ایک تحریر ہے خداوند عزیز و حکیم کی طرف سے محمدؐ کے لئے جو اس کا نور سفیر حجاب اور دلیل ہے جس پر روح الامین نازل ہوا ہے اے محمدؐ میرے اسما کی تعظیم کرتے رہو اور میری نعمتوں کا شکر بجالاتے رہو کبھی ان سے انکار نہ کرنا میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں سرکشوں کا سر توڑنے والا ہوں جس نے میرے فضل کے سوا کسی دوسرے سے امید رکھی اور میرے عذاب کے سوا کسی دوسرے سے ڈرا تو میں اس کو وہ عذاب کروں گا جو وہم و گمان میں بھی نہ ہو۔ پس میری ہی عبادت کرو اور میرے ہی اوپر بھروسہ کرو۔ میں نے جس نبی کو بھیجا ہے اس کے ایام کو کامل بنایا ہے اور اس کی مدت حیات کو قطع نہیں کیا جب تک کسی کو اس کا وصی نہیں بنایا۔

میں نے تم کو تمام انبیا پر فضیلت دی ہے اور تمہارے وصی کو تمام اوصیا پر اور تم کو دو بچے حسنؑ اور حسینؑ عطا کیے۔ ان میں حسنؑ تو اپنے باپ کے بعد معدن علم ہوگا اور حسین خازنِ وحی۔ ایک کو سعادت سے بزرگی بخشی دوسرے پر شہادت کو ختم کیا پس وہ تمام شہیدوں سے افضل ہے میں نے اپنے کلمہ تامہ کو اسی کے ساتھ قرار دیا اور اسی کو اپنی حجت بالغہ بنایا۔ میں اس کی عترت کے بارے میں لوگوں کو ثواب بھی دوں گا اور عذاب بھی اس عترت کا اول عابدوں کا سردار اور اولیا کی

زینت (زین العابدین) اور اس کا بیٹا اپنے بعد کا ہمشکل محمدؐ باقر ہے یہ میرے علم و حکمت کا معدن ہوگا۔ شک کرنیوالے جعفر کے حق میں ہلاک ہو جائیں گے اس کا رد کرنے والا میرے قول کا رد کرنیوالا ہوگا۔ میں مرتبۂ جعفر کو بلندی دوں گا اور اس کو خوش کروں گا اس کے شیعوں اور ناصروں سے۔ اس کے بعد میں نے اس کے فرزند موسیٰ کو منتخب کیا۔ اس کے بعد ایک فتنہ پیدا ہوگا، مگر میرا فرض منقطع نہ ہوگا اور میری حجت چھپی نہ رہے گی جس کسی نے میرے اولیا میں سے ایک کا بھی انکار کیا اور جس نے میری کتاب کی ایک آیت کو بھی بدلا اس نے مجھ پر افترا کیا ہلاکت ہے۔ مفترین و جاحدین کے لئے۔ میرے بندے موسیٰ کی مدت حیات ختم ہونے کے بعد میرا ولی و ناصر علی بن موسیٰ ہوگا اس کو ایک مغرور دیو قتل کریگا۔ اور اس شہر میں دفن ہوگا جس کو ایک عبد صالح نے ایک اشرف خلق کے پہلو میں بنایا ہے پھر میں اس کی آنکھوں کو اس کے بیٹے اور اس کے خلیفہ سے ٹھنڈک پہنچاؤں گا۔ وہ میرے علم کا وارث و معدن اور میرے اسرار کا مرکز رہے گا اور لوگوں پر میری حجت ہوگا جو اس پر ایمان لائے گا جنت اس کا مقام ہے اور اس کی شفاعت مستحق عذاب کے حق میں قبول کی جائے گی اس کے بعد اس کا بیٹا علیؑ ہوگا جو میرا ولی اور ناصر ہے اور میری مخلوق پر شاہد ہوگا اور میری وحی کا امین بنے گا اس کے بعد میری راہ کی طرف بلانے والا اور میرے علم کا خزانہ علیؑ بن علیؑ ہوگا پھر اس کا بیٹا محمدؐ ہوگا عیسیٰ کی سی وجاہت اور ایوب کا سا صبر ہوگا اس کے وقت میں میرے دوست دشمنوں کے ہاتھوں ذلیل ہوں گے ان کو لوگ قتل کریں گے جلائیں گے وہ خائف و مرعوب و ترسناک ہوں گے زمین ان کے خون سے رنگین ہوگی اور ان کی عورتوں میں نوحہ و شیون ہوگا پھر میں انہی لوگوں کے ذریعہ سے (بعد ظہور حجت) ہر فتنہ کو دفع کروں گا۔

(۸) زیارت قبر نبیؐ و آئمہؑ

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام

نے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے جس شخص نے میرے بعد میری زیارت کی ایسا ہے گویا زندگی میں میرے ساتھ ہجرت کی اگر تم میں طاقت وہاں تک پہنچنے کی ہو تو میرے پاس اپنا سلام ہی بھیجو کہ مجھ تک پہنچ جائے گا۔

۶۱۔ آنحضرت نے فرمایا جو کوئی میری زیارت کو آئے گا میں روز قیامت اُس کا شفیع ہوں گا جو شخص مکہ میں حج کو آئے اور مدینہ میں میری زیارت کو نہ آئے اس نے میرے اوپر ظلم کیا۔

۶۲۔ جس نے بعد موت میری زیارت کی اس نے گویا زندگی میں میری زیارت کی اور جس نے ایسا کیا وہ روزِ قیامت میرے جوار میں ہوگا۔

۶۳۔ حضرت امام جعفر صادق سے پوچھا گیا جو شخص قبر رسولؐ کی زیارت کرے اس کے لئے کیا ثواب ہے۔ فرمایا ایسا سمجھو گویا اس نے عرش پر خدا کی زیارت کی۔

(۹) زیارت قبر حضرت علی علیہ السلام

۶۴۔ مفضل بن عمر جعفی سے مروی ہے کہ ایک دن میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کیا ارادہ ہے میں نے کہا کوفہ جاکر زیارت امیرالمومنینؑ کرنا چاہتا ہوں، فرمایا تم فضائل زیارت سے بھی واقف ہو میں نے کہا نہیں فرمایا امیرالمومنینؑ کی زیارت کرنے والا استخواں بدن آدم و بدن نوح اور جسم علیؑ ابن ابی طالب کی ایک ساتھ زیارت کرتا ہے۔

میں نے عرض کی آدم تو کوہ سراندیپ پر اُتارے گئے تھے اور ان کی استخواں کے متعلق لوگوں کا یہ خیال ہے کہ وہ بیت اللہ میں مدفون ہیں پس کوفہ سے کیا تعلق فرمایا جب نوح کشتی میں تھے تو خدا نے وحی کی چند ہفتے بیت اللہ کا طواف کریں اس کے بعد وہ گھٹنوں تک پانی میں اُترے اور اس کے اندر سے ایک تابوت نکالا جس میں استخوانِ آدمؑ تھیں اس کو کشتی میں رکھ لیا اور برابر پانی میں چلتے رہے۔ یہاں تک کہ مسجد کوفہ سے طوفان شروع ہوا تھا اور مسجد کوفہ ہی میں ختم ہوگیا۔ اس کے بعد جو جماعت حضرت نوحؑ کے ساتھ تھی متفرق ہوئی حضرت نوح نے اس تابوت کو مقامِ غری (نجف کا ایک حصّہ)

دفن کردیا۔ یہ مقام ان پہاڑوں کا ایک حصہ ہے جہاں حضرت موسیٰؑ نے خدا سے کلام کیا تھا اور حضرت عیسیٰؑ نے تقدیس حاصل کی تھی اور حضرت ابراہیم خلیل بنائے گئے اور حضرت محمد مصطفیٰؐ حبیب بنے اور جملہ انبیا کا مسکن رہا۔ واللہ آدمؑ و نوحؑ کے بعد کوئی شخص اس مقام پر امیرالمومنین سے زیادہ گرامی قدر مدفون نہیں ہوا پس اگر تم نجف کی زیارت کرو تو یہ سمجھو کہ تم نے استخوان آدمؑ بدن نوحؑ اور جسم علیؑ کی ایک ساتھ زیارت کی بلکہ تمام انبیائے اولین و آخرین کی زیارت کی۔ علی علیہ السلام کے زائر پر دعا کے وقت اللہ تعالیٰ باب ہائے آسمان کھول دیتا ہے پس تم اس کارِ خیر میں غفلت نہ کرو۔

توضیح۔ اس حدیث میں آدمؑ و نوحؑ کو امیرالمومنین علی السلام پر جو فوقیت دی گئی ہے وہ بلحاظ زمانہ ہے نہ بلحاظ شرف کیونکہ تمام علمائے امامیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت علی علیہ السلام تمام انبیائے سابقین سے بجز حضرت خاتم الانبیا افضل ہیں۔

۶۵۔ حضرت ابو عبداللہ سے مروی ہے کہ جب امیرالمومنین علیہ السلام مسجد کوفہ میں زخمی ہوئے تو آپ نے امام حسنؑ اور امام حسینؑ سے فرمایا تم دونوں مجھے غسل دینا اور کفن پہنانا اور میرے جنازہ کا موخر حصّہ اٹھانا اگلا حصّہ چھوڑ دینا۔ تم کو اگلا حصّہ ایک کھدی قبر پہنچا دے گا جس میں لحد بنی ہوگی اور اینٹیں چن دینا اور جو اینٹ میرے سر کے متصل ہو اسے اٹھا لینا اور ایک آواز سننے کے منتظر رہنا۔ جب دونوں شہزادوں نے سرِ مبارک کے پاس والی اینٹ کو اٹھایا اور دوسری اینٹوں کو تلے اوپر رکھنا شروع کیا تو دیکھا کہ قبر کے اندر کچھ بھی نہیں اس وقت ایک ہاتف نے آواز دی۔

خدا نے امیرالمومنین عبد صالح کو اپنے نبی سے ملحق کردیا اور خدا انبیا کے بعد ان کے اوصیا کے ساتھ ایسا ہی کرتا ہے۔ (یعنی اگر کوئی نبی شرق میں مرتا ہے اور اس کا وصی غرب میں تو بھی خدا نبی سے وصی کو ملحق کردیتا ہے۔

۶۶۔ امام حسنؑ سے پوچھا گیا۔ آپ نے امیرالمومنین علیہ السلام کو کہاں دفن کیا فرمایا ان کو نوحؑ کی قبر میں۔ راوی نے پوچھا قبر نوح کہاں ہے فرمایا پشت مسجد کوفہ میں۔

۶۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام کی یہ

وصیت تھی کہ مجھے ظہر کے قریب لے کر چلنا جب چلتے چلتے تمہارے پیر درد کرنے لگیں گے تو اس وقت یکایک ہوا کا ایک جھونکا تمہارے سامنے اٹھے گا وہیں دفن کر دینا وہ طور سینا کی ابتدا ہوگی۔

۶۸۔ ابوجعفر ارجنی سے مروی ہے کہ بیان کیا مجھ سے عمر بن عبداللہ بن طلحۃ المہدی نے اپنے باپ سے کہ میں ایکدن حضرت ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بات چیت ہوتی رہی پھر حضرت چلے تو میں ہمراہ تھا جب مقام غری پر جہاں قبر امیر المومنین ہے) پہنچے تو فرمایا وہ مقام آگیا ہے آپ نے وہاں نماز پڑھی پھر اسماعیل سے فرمایا نماز پڑھو اپنے پدر بزرگوار حسینؑ کے سر کے پاس میں نے کہا کیا حسینؑ کا سر شام میں نہیں گیا تھا فرمایا ایک دوست لے آیا تھا اور اس نے یہاں دفن کیا۔

۶۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے زائر علیؑ کی دعا مقبول ہے پس اس نیکی سے غفلت نہ کرو جس نے زیارت علیؑ کو ترک کیا۔ خدا اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا کیا تم ایسی قبر کی زیارت نہیں کرتے جس کی زیارت ملائکہ اور انبیا کرتے ہیں بیشک امیر المومنین افضل ہیں تمام آئمہ سے ان سب کے اعمال کا ثواب ایک طرف اور آنحضرت کا ایک طرف۔

(۱۰) زیارت قبر امام حسن علیہ السلام

۷۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت امام حسنؑ رسول اللہ کی گود میں تھے۔ سر اٹھا کر کہنے لگے نانا جان جو شخص آپ کی قبر کی زیارت کرے گا اس کا اجر کیا ہے۔ فرمایا اس کے لئے جنت ہے اور تیرے باپ کی قبر کے زایر کے لئے بھی جنت ہے۔ اسی طرح تیری اور تیرے بھائی کی قبر کے زایر کے لئے بھی جنت ہے۔

(۱۱) زیارت قبر امام حسین علیہ السلام

۷۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے قبر امام حسین علیہ السلام کی

در آں حالیکہ وہ آپ کا حق پہچاننے والا ہو تو خدا اس کا نام علیین میں درج فرماتا ہے۔

۷۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قبر امام حسین علیہ السلام کے گرد ستر ہزار فرشتے باحال مصیبت زدگان طواف کرتے ہیں اور قیامت تک گریہ بکا کرتے رہیں گے۔

۷۳۔ فرمایا حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے کہ حضرت موسیٰؑ نے خدا سے قبر حسینؑ دیکھنے کی خواہش کی تو خدا نے ان کو قتل حسینؑ اور ان کی فضیلت سے باخبر کیا۔

۷۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب امام حسینؑ شہید ہوئے تو ستر ہزار فرشتے ان کی قبر کی طرف سے گزرے۔ جب آسمان پر پہنچے تو خدا نے ان پر وحی کی اے میرے ملائکہ تم میرے نبیؐ کے نواسے کی طرف سے گزرے اور اس کی نصرت نہ کی پس اب تم اس کی قبر پر جاؤ اور قیامت تک باحال پریشان بکا کرو۔

۷۵۔ ربیع بن فضیل بن سنان سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے پوچھا کہ قبور شہداء میں سے کون سی قبر آپ کے نزدیک افضل ہے فرمایا کیا تمہارے نزدیک حسینؑ تمام شہیدوں سے افضل نہیں قسم خدا کی ان کی قبر کے گرد چالیس ہزار فرشتے غبار آلود باحال پریشان قیامت تک رونے والے رہیں گے۔

۷۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہمارے شیعوں کو زیارت قبر حسینؑ کا حکم کرو کیونکہ وہ فرض ہے ہر اس مومن پر جو حضرت کے امام من اللہ ہونے کا اقرار کرتا ہے۔

۷۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص قبر امام حسینؑ کی زیارت کرے در آں حالیکہ وہ مکر و فریب اور اظہار شان اور شر وغیرہ سے خالی ہو تو خدا اس کے گناہ اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے پانی سے کپڑے کی کثافت دور ہو جاتی ہے اور ہر قدم پر ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

۷۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو آفت زدہ قبر حسینؑ پر پہنچا خدا نے اس کی سختی کو آسان کیا اور اس کی حاجت کو پورا کیا۔

۷۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ طوفان نوح میں چار چیزوں نے غرق ہونے کے بعد فریاد کی۔ اول بیت معمور جس کو خدا نے اٹھا لیا۔ دوسرے غری

(نجف کا ایک حصہ) تیسرے کربلا، چوتھے طوس۔

۸۰۔ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس نے فرات پر قبر حسینؑ کی زیارت کی اس نے اجر عظیم حاصل کیا۔

۸۱۔ انہی حضرت سے منقول ہے کہ جو حسینؑ کا حق پہچان کر قبر حسینؑ کی زیارت کرتا ہے تو خدا اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

۸۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی امام حسینؑ کا حق پہچان کر زیارت کرے گا خدا اس کے تمام گناہ بخش دے گا۔

۸۳۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جس نے حق حرمت اور ولایت حسینؑ کو پہچان کر قبر حسینؑ کی زیارت کی خدا اس کے سب گناہ بخش دے گا۔

۸۴۔ امام علی نقیؑ علیہ السلام نے فرمایا کہ زیارت قبر امام حسینؑ کا ثواب ایک حج مبرور کا ہے۔

۸۵۔ صالح نیلی سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو شخص حق حسینؑ کا عارف ہو کر ان کی قبر کی زیارت کریگا تو اس کے لئے وہی ثواب ہوگا جو ایک ہزار بندے آزاد کرنے کا اور ہزار زین پوش گھوڑے راہ خدا میں بھیجنے کا۔

۸۶۔ فرمایا حضرت صادق نے چار ہزار فرشتے قبر حسینؑ پر غمناک اور پریشان حال قیامت تک روتے رہیں گے ان کا سردار منصور فرشتہ ہے جب کوئی زیارت کو جاتا ہے وہ فرشتے اس کا استقبال کرتے ہیں اور جب رخصت ہوتے ہیں تو کچھ دور ان کے پیچھے جاتے ہیں اگر مریض ہوتا ہے تو اس کی عیادت کرتے ہیں۔ اگر مرتا ہے تو اس کے جنازہ پر نماز پڑھتے ہیں اور اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

۸۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہر روز ستر ہزار فرشتے حسینؑ پر صلواۃ بھیجتے اور جو لوگ زیارت قبر حسینؑ کو جاتے ہیں اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں خدایا یہ لوگ زائر حسینؑ ہیں ان کو اجر عطا فرما۔

۸۸۔ جو شخص حق حسینؑ کا عارف ہو کر روز عید کے علاوہ زیارت قبر کرتا ہے خدا اس کو بیس حج بیس عمرے اور بیس غزوات نبی مرسل یا امام عادل کا ثواب

عطا فرماتا ہے اور جو عید زیارت کرتا ہے اس کو سو حج اور سو عمروں کا ثواب کرامت فرماتا ہے۔

۸۹۔ جو مومن روز عرفہ غسل کر کے قبر حسینؑ پر آتا ہے تو خدا اس کے ہر قدم پر ایک حج کا ثواب لکھتا ہے۔

۹۰۔ جو شخص زیارت قبر حسینؑ کے ارادہ سے باہر نکلے اس کے ہر ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ محو ہوتا ہے جب وہ زائر حرم اقدس میں پہنچتا ہے تو خدا اس کو مفلحین سے قرار دیتا ہے اور جب آداب زیارت سے فارغ ہوتا ہے تو فائزین سے بناتا ہے جب لوٹنے کا ارادہ کرتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور خدا کا پیغام پہنچا کر کہتا ہے کہ تیرے گذشتہ گناہ سب معاف کر دیئے گئے۔ اب شروع سے عمل کر۔

۹۱۔ جب کوئی قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے پہنچتا ہے تو خدا اس کو ندا دیتا ہے اے میرے بندے جو کچھ چاہے مجھ سے مانگ۔ میں تجھے عطا کروں گا۔

۹۲۔ خدا کی طرف سے بہت سے ملائکہ قبر حسینؑ پر موجود رہتے ہیں پس جب کوئی زیارت کو آتا ہے تو خدا اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے ہر ہر قدم پر ایک نیکی کا اضافہ کرتا یہاں تک کہ جنت اس پر واجب ہو جاتی ہے اور جب زائرین بغرض زیارت یہاں پہنچتے ہیں تو یہ ملائکہ آسمان کو ندا دیتے ہیں کہ تم بھی ہمارے اور اللہ کے حبیب کے زائر کے لئے تقدیس کرو جب زائر حسینؑ غسل کرتے ہیں تو جناب رسول خدا ان کو ندا دیتے ہیں اے گروہ خدا بشارت ہو کہ تم جنت میں میرے ساتھ ہوگے اور امیر المومنینؑ ندا دیتے ہیں کہ میں تمہارے حوائج کو پورا کرنے اور دنیا و آخرت کو بلاؤں کے دور کرنے کا ضامن ہوں۔

۹۳۔ جو شخص حق حسینؑ کا عارف ہو کر قبر حسین کی زیارت کرے گا اس کو سو ایسے حجوں کا ثواب ملے گا جو رسول اللہ کے ساتھ کئے ہوں۔

۹۴۔ قبر حسینؑ کی جگہ ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے۔

۹۵۔ جتنے فرشتے زمین و آسمان پر ہیں وہ سب قبر حسینؑ کی زیارت کا اذن خدا سے چاہتے ہیں۔ ایک گروہ ان کا آتا ہے اور ایک جاتا ہے۔

۹۶۔ خدا نے کوئی مخلوق فرشتوں سے زیادہ پیدا نہیں کی وہ ہر شام کو ستر ہزار کی تعداد میں بیت اللہ کا طواف تمام رات کرتے ہیں جب صبح ہوتی ہے تو قبر نبی پر سلام بھیجتے ہیں پھر قبر حسینؑ پر آکر سلام کرتے ہیں اور آسمان پر چلے جاتے پھر دن والے فرشتے ستر ہزار کی تعداد میں آتے ہیں اور تمام دن بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔ غروب شمس پر قبر نبی پر حاضر ہوتے ہیں اور سلام بھیجتے ہیں اور پھر قبر امیر المومنینؑ اور قبر امام حسنؑ اور امام حسینؑ پر آکر سلام بھیجتے ہیں اس کے بعد شفق دور ہونے سے پہلے آسمان پر چلے جاتے ہیں۔

نوٹ:۔ مذکورہ بالا تمام احادیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہیں۔

۹۷۔ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے سدیر سے فرمایا کیا تم ہر روز زیارت قبر حسینؑ کرتے ہو۔ کہا نہیں فرمایا اُف تم نے ظلم کیا۔ اچھا ہر مہینہ کرتے ہو۔ کہا نہیں فرمایا سال میں ایک بار کرتے ہو کہا کسی سال کرتا ہوں کسی سال نہیں فرمایا اے سدیر تم نے ظلم کیا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ ستر ہزار فرشتے باحال غمناک و پریشان ہو کر قبر حسینؑ پر روتے ہیں وہ زیارت کرتے ہیں اور نہیں اکتاتے۔ اے سدیر تم کو چاہیئے کہ قبر حسینؑ کی زیارت جمعہ کو پانچ بار کیا کرو اور ہر روز ایک بار سدیر نے کہا فرزند رسول میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میرے اور قبر حسینؑ کے درمیان میلوں کا فاصلہ ہے فرمایا تم اپنی چھت پر چڑھا کرو اور اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھا کر اور قبر حسینؑ کی طرف رُخ کر کے کہا کرو۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ۔ تمھیں ہر روز ایک حج و عمرہ کا ثواب ملیگا۔

توضیح حضرت جمعہ کے روز بعمر ۵۸ سال شمر ذی الجوشن اور بروایتے سنان بن اُنس کے ہاتھ کربلا میں شہید ہوئے۔

دانا مترجم فصول زیارات میں جو ثواب زایرین آئمہ معصومین کے لئے وارد ہوئے ہیں ظاہر بین نگاہیں ان کو حقارت سے دیکھتی ہیں اور انتہا درجہ کا غلو سمجھا

جاتا ہے اور محبّتِ اہلبیتؑ سے خالی دل قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں کہ ایک قبر کی زیارت کا ثواب اتنا عظیم الشّان کیسے ہو سکتا ہے۔ افسوس ہے کہ تعصب کی بنا پر انھوں نے ٹھنڈے دل سے اس مسئلہ پر غور نہیں کیا ورنہ حقیقت ان کے سامنے آجاتی۔

جو لوگ اس حدیث کو مانتے مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وجبت لہ الجنۃ (جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کہا جنّت اس پر واجب ہو گئی۔ وہ ہرگز ان احادیث سے انکار کا حق نہیں رکھتے ورنہ وہ بتائیں کہ جنّت کیا ایسی معمولی چیز ہے کہ کلمہ زبان پر جاری کرتے ہی جنّت کا مالک ہو جاتا ہے۔ یہی تو وہ جنّت ہے جس کی خواہش میں لوگ کیسی کیسی محنت شاقہ اپنے اعمال میں کرتے ہیں پھر اس کا پانا اس حدیث کی رو سے اتنا آسان کیسے ہو گا۔ یہ حدیث اپنے مقام پر بالکل صحیح ہے امام رضا علیہ السّلام نے اثنائے سفر میں علمائے خراسان سے اس حدیث کو یوں بیان فرمایا تھا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وجبت لہ الجنۃ لکن بشرطھا و شروطھا و نحن من شروطھا۔ یعنی جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کہا جنّت اُس پر واجب ہو گئی لیکن ایک خاص شرط اور دیگر شروط کے ساتھ اور ہم بھی ان شرطوں میں سے ایک شرط ہیں) حضرت کا مطلب یہ ہے کہ صرف لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کہنا کافی نہیں بلکہ اسی کے تمام شرائط پورے کرنے کے بعد جو صدق دل سے یہ کلمہ طیبہ جاری کریگا اس پر جنّت واجب ہو گی امام نے ان شرائط میں سے ایک اپنے کو بیان فرمایا جس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک امامت کا معتقد نہ ہو گا اور اپنے افعال میں ہماری تاسی نہ کرے گا ہمارے کمال سے سبق نہ لے گا ہماری طرح توحید الہٰی اور رسالت ختمی مرتبت کو نہ سمجھے گا اس وقت تک یہ کلمہ طیبہ صرف زبان سے کہنا فائدہ بخش نہیں ہو سکتا اور جو کوئی معرفت الہٰی حاصل کرنے کے بعد یہ کلمہ زبان پر جاری کریگا اس کے لئے جنّت کا مِل جانا کون بڑا اجر ہے اگر کوئی شخص عمر بھر عبادت کرتا رہے اور معرفت حاصل نہ ہو ناممکن ہے کہ بوئے جنّت سونگھ سکے۔

اسی طرح زیارت میں جو ثواب ہمارے آئمہ نے بیان کیا ہے اس میں زایرے

لئے یہ شرط بھی لگادی ہے کہ وہ امام حسینؑ اور دیگر آئمہ کے حق کا عارف ہو ورنہ زیارت کرنا اس کے لئے کوئی اجر نہ رکھے گا اور آئمہ کے حق کے عارف ہونے سے یہ مراد ہے کہ جو تعلیم انہوں نے دی ہے اسے سچے دل سے مانے اور ان کے افعال و اقوال کی تاسی کرے پس ان کے اسوۂ حسنہ پر رہ کر جو کوئی ان کی قبور کی زیارت کرے گا وہ ضرور ایسا ہی اجر پائیگا جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے ورنہ ان کی حق شناسی کے بغیر اپنے اعمال سے فائدہ نہ پہنچے گا۔

مودت ذوی القربیٰ کو اجر رسالت قرار دیا گیا ہے اس میں یہی راز ہے کہ جب محبت ہو گی تو اطاعت بھی ہو گی اور جب اطاعت ہو گی تو معصیت سے دوری ہو گی اور لوگ اسی راہ پر چلیں گے جس پر رسول خداؐ نے چلایا تھا اور اس صورت سے رسولؐ اپنی محنت کا اجر پالیں گے ورنہ بغیر محبت چونکہ اطاعت ممکن نہیں لہذا اجرِ رسالت ادا کرنا بھی ممکن نہیں۔

جس طرح مودت ذوی القربیٰ جو اجرِ رسالت تھا مسلمانوں کو ادا کرنا دوبھر ہو گیا اور گھر اکر عترتِ رسولؐ سے دست کش ہو گئے اسی طرح حق کا عارف ہونا بھی معمولی بات نہیں لاکھوں میں کوئی ایک شخص اس کا مصداق ثابت ہو گا اور جو ایسا ہو گا اس کے لئے یہ تمام ثواب محل تعجب نہیں۔ آئمہ کے حق کا عارف ہونا آسان کام نہیں جیسا کہ عام طور پر سمجھ لیا گیا ہے۔ اگر اس کی اہمیت کو سمجھ لیا جائے تو پھر ثواب زیارت کو تسلیم کرنے میں دقت نہ ہو۔

(۱۲) زیارت علیؑ ابن الحسینؑ و محمدؑ بن علیؑ و جعفرؑ بن محمدؑ علیہم السلام

۹۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص میری زیارت کرے گا خدا اس کے گناہ بخش دے گا اور وہ فقیر نہ مرے گا۔

۹۹۔ امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے جس نے امام جعفر صادق اور ان کے آبائے طاہرین کی زیارت کی اس کی آنکھوں کو کوئی بیماری نہ ہو گی اور وہ کسی بلا میں نہ مرے گا۔

۱۰۰۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے آئمہ میں سے کسی امام کی بھی زیارت کی اس نے گویا رسول اللہ کی زیارت کی۔

۱۰۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے ہم میں سے کسی امام کی بھی زیارت کی اور وہاں چار رکعت نماز پڑھی تو اس کو حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

۱۰۲۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہر امام کا اس کے اولیا اور تابعین کے اوپر ایک حق ہے اور اس کا پورا کرنا ان کی قبور کی زیارت سے بہتر نہیں جو شخص بہ رغبت قلبی ان کی زیارت کرے گا اور ان کی مرغوب چیزوں کی تصدیق کریگا تو وہ روزِ قیامت اس کے شفیع ہوں گے۔

علیؑ بن الحسینؑ کو مروان نے زہر سے قتل کرایا اور ایک روایت میں ہے کہ ولید بن عبد الملک بن مروان نے ایسا کیا حضرت کی شہادت مدینہ منورہ میں ۹۵ھ میں ۵۷ سال کی عمر میں ہوئی۔ امام جعفر صادقؑ کا قاتل منصور عباسی ہے جس نے ماہ شوال ۱۴۸ھ میں بعمر ۶۵ سال زہر سے شہید کیا۔ امام محمد باقر علیہ السلام کا قاتل ولید بن مغیرہ ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ ابراہیم بن ولید نے زہر سے شہید کیا آپ کی قبر جنت البقیع میں ہے ۱۱۴ھ میں بعمر ۵۷ سال شہادت پائی۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

(۱۳) زیارت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام

۱۰۳۔ امام رضا علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ آیا زیارت قبر ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام مثل زیارت امام حسین علیہ السلام ثواب رکھتی ہے فرمایا ہاں۔

۱۰۴۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جس نے بغداد میں میرے باپ کی زیارت

کی ایسا ہے گویا قبرِ رسولؐ اور قبرِ علیؑ زیارت کی۔

۱۰۵۔ امام رضا علیہ السلام سے کسی نے پوچھا آپ کے پدر بزرگوار کی زیارت کا ثواب کیا ہے فرمایا وہی جو قبر رسولؐ کی زیارت کا ہے اُس نے کہا میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ شاید وہاں تک مجھے پہنچنے کا موقع نہ ملے (یعنی خاص قبر پر) فرمایا کہ پیچھے سے سلام بھیجا کرو۔

۱۰۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السّلام نے خدا نے بغداد کو بلاؤں سے نجات دی ہے بہ سبب قبر موسیٰ اور محمدؐ جواد کے۔

آنحضرت نے ماہِ رجب ۱۸۳ھ میں بعمر ۵۵ سال بغداد میں شہادت پائی اور بغداد کے باب الیقین میں دفن ہوئے آپ کا قاتل ہارون رشید ہے جس نے سندی بن شاہک کے ذریعہ سے زہر دیا۔

(۱۴) زیارت امام رضا علیہ السّلام

۱۰۷۔ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ میرے فرزند موسیٰؑ کے ایک لڑکا ہوگا جس کا نام امیر المومنین کا نام ہوگا وہ خراسان کے مقام طوس میں دفن کیا جائے گا لوگ اسے زہر سے قتل کریں گے اور وہ عالمِ غربت میں شہید کیا جائے گا پس جو کوئی اس کے حق کا عارف ہو کر اس کے قبر کی زیارت کرے گا جو اللہ تعالیٰ اس کو مجاہدین کا اجر عطا فرمائے گا۔

۱۰۸۔ یزید جعفی سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق کو ان کے آبائے طاہرین سے روایت کرتے سُنا کہ فرمایا حضرت رسولخدا نے میرا ایک پارہ جگر خراسان میں مدفون ہوگا جو مصیبت اس کی زیارت کریگا خدا اس کی تکلیف کو دور کردے گا اور اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔

۱۰۹۔ امام رضا علیہ السّلام نے اپنے ایک دوست کو خط میں لکھا کہ میرے شیعوں کو یہ پیغام پہنچا دو کہ میری زیارت پیشِ خدا بیس ہزار حج اور ہزار عمرہ

کا ثواب رکھتی ہے۔

(۱۱۰) امام رضا علیہ السّلام نے فرمایا کہ میرا جو دوست میرا حق پہچان کر میری زیارت کرے گا میں روزِ قیامت اس کا شفیع ہوں گا۔

(۱۱۱) نعمان بن سعدی سے مروی ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا ایک شخص میری اولاد سے سرزمین خراسان پر قتل کیا جائیگا اس کا نام میرا نام ہوگا اور باپ کا نام موسیٰ اور لقب کاظم ہوگا جو اُس کی زیارت کریگا خدا اس کے گذشتہ اور آئندہ گناہ بخش دیگا اگر وہ مثل عدد نجوم و قطرات باراں و اوراق اشجار ہوں۔

۱۱۲۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے فرمایا جو میرے فرزند علیؑ کی قبر کی زیارت کرے گا اس کو خدا ستر حج کا ثواب مرحمت فرمائے گا۔ راوی نے تعجب سے پوچھا ستر حج کا پھر فرمایا بہت سے حج قبول بھی تو نہیں کئے جاتے۔ جو شخص اس کی زیارت کرے یا ایک رات اس کی قبر کے پاس رہے گویا اُس نے عرش پر خدا کی زیارت کی راوی نے کہا کیا ایسا ہے، فرمایا ہاں روز قیامت عرشِ الہٰی کے پاس اولین سے ہوں گے اور چار آخرین سے اولین میں نوحؑ و ابراہیم موسیٰ و عیسیٰ ہیں اور آخرین میں محمدؐ و علیؑ و حسنؑ و حسینؑ ہیں۔ قبور آئمہ کے زوار ہمارے ساتھ بیٹھیں گے اعلیٰ درجہ میرے بیٹے علیؑ کے زائرین کے لئے ہوگا۔

شیخ فقیہ ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت کا یہ جملہ کہ اس نے گویا عرش پر خدا کی زیارت کی اس بنا پر ہے کہ ملائکہ عرش کی زیارت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ پناہ ڈھونڈھتے ہیں اور اس کے گرد طواف کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے اللہ کی زیارت کی ورنہ اللہ تعالیٰ کسی مکان سے خصوصیت نہیں رکھتا۔ پس یہ کلمہ محض بغرض اظہار ہے۔

توضیح۔ مترجم عرض کرتا ہے کہ امام کا مقصود ایسے فقرات سے خدا کی حقیقی زیارت نہیں کیونکہ وہ دیکھنے کی چیز نہیں ہے جو کوئی زیارت کر سکے بلکہ مقصود یہ ہے کہ جو ثواب ملائکہ کو عرش پر جانے اور عظمت و جلال ایزدی

کے دیکھنے سے حاصل ہوتا ہے وہی ان قبور کی زیارت سے ہوتا ہے کیونکہ ان قبور کے اندر وہ مقدس ہستیاں ہیں جو خدا کی بزرگ ترین آیات سے ہیں اور عظمت میں اس مخلوق سے کسی طرح کم نہیں جن کا وجود عرش پر ہے اگر خدا کے رہنے کی جگہ ہوتی تو تقابل میں کسر شان معبود نظر آتی اور جب عرش بھی دیگر مخلوق کی طرح اس کی مخلوق کا مقام ہے۔ اُن کا نوع ملک کے ساتھ تقابل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں چونکہ آئمہ کرام آیات اللہ میں سے ہیں لہذا اُن کی عظمت عین خدا کی عظمت ہے اگر حجر اسود کا استلام باعث ثوابِ عظیم ہے تو ان حضرات کی قبور کی زیارت باعثِ ثواب عظیم کیوں نہ ہوگی۔

(۱۱۳) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السّلام نے میرا پوتا ملکِ خراسان کے شہر طوس میں قتل کر دیا جائے گا جو کوئی اس کے حق کا عارف ہو کر اس کی زیارت کریگا میں اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کر دوں گا اگرچہ اس کے گناہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ راوی نے پوچھا حق عرفان کیا ہے فرمایا اس کو یہ جاننا چاہیئے امام مفترض الطاعہ ہے غریب وشہید ہے۔

۱۱۴۔ فرمایا امام رضا علیہ السّلام نے جو شخص میری زیارت باوجود میرے گھر سے دور ہونے کے کرے گا قیامت کے دن تین مقام پر اس کو نجات حاصل ہو گی اوّل اس وقت جب لوگوں کے نامۂ اعمال داہنے بائیں اُڑتے ہوں گے اور خوف طاری ہوگا دوسرے صراط پر اور تیسرے میزان کے پاس۔

۱۱۵۔ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے اپنے آبائے طاہرین سے روایت کی ہے فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میرا ایک پارۂ جگر خراسان میں مدفون ہوگا جو مومن اس کی زیارت کرے گا خدا جنت کو اس پر واجب کریگا اور آگ کو اس کے جسم پر حرام قرار دے گا۔

۱۱۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السّلام نے ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ خراسان ملائکہ کے آنے جانے کا مقام بنے گا ایک گروہ ان کا نیچے اُترے گا اور دوسرا

اوپر جائیگا۔ یہ سلسلہ صبح صور تک جاری رہے گا کسی نے پوچھا یابن رسُول اللہ وہ کونسا مقام ہوگا۔ فرمایا زمین طوس واللہ اس جگہ ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے جو شخص وہاں میری زیارت کرے گا ایسا ہوگا گویا اس نے رسُول اللہ کی زیارت کی خدا اُس کو ہزار عمرۂ مقبول کا ثواب عطا فرمائے گا اور میرے آبا روز قیامت اُس کے شفیع ہوں گے۔

۱۱۷۔ فرمایا امام رضا علیہ السّلام نے واللہ ہم میں سے کوئی نہیں مرے گا مگر مقتول اور شہید ہوکر۔ پوچھا گیا اے فرزند رسُولؐ آپ کو کون قتل کریگا فرمایا میرے زمانہ میں جو شر خلق ہوگا وہ مجھے زہر سے قتل کرے گا اور بلاد غربت میں مجھے دفن کریں گے پس جو اس عالم غربت میں میری زیارت کریگا خدا اس کو شہیدوں، صدیقوں، حاجیوں اور مجاہدوں کا ثواب عطا کریگا۔ میرے شیعوں کو یہ بات پہنچادو کہ میری زیارت کا ثواب عنداللہ ایک ہزار حج کا ہے پھر فرمایا ہزار ہزار حج کا بشرطیکہ ہمارے حق کا عارف ہو۔

۱۱۹۔ علی بن غصال نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے اہل خراسان سے عرض کی یابن رسُول اللہ میں نے خواب میں حضرت رسول خدا کو دیکھا کہ وہ جناب مجھ سے فرما رہے ہیں کیا حال ہو گا تمہارا جب تمہاری زمین میں میرا ایک پارۂ جگر دفن کیا جائیگا اور میرا ایک ستارہ تمہاری زمین میں غائب ہوگا۔ امام نے فرمایا وہ میں ہوں جو شخص میری زیارت کریگا اس پر واجب ہے تو میں اور میرے آباء روزِ قیامت اس کے شفیع ہوں گے اور وہ ضرور نجات پائیگا چاہے اس کے گناہ کتنے ہی ہوں۔

حضرت نے شہر طوس میں ماہ صفر ۲۰۳ھ میں پچپن ۵۵ سال اور تین ۳ ماہ کی عمر میں شہادت پائی اور آپ کی قبر شہر طوس کے قریب سناباد میں ہے ماموں نے زہر دیکر شہید کیا۔

---

(۱۵) زیارت امام محمد تقی علیہ السّلام

۱۲۰۔ ابراہیم بن عقبہ سے مروی ہے کہ میں نے امام حسنؑ عسکری علیہ السّلام کی خدمت میں لکھا کہ مجھے زیارت امام حسینؑ اور زیارت امام موسیٰ کاظم اور زیارت امام محمد تقی علیہم السلام کے متعلق لکھے حضرت نے پہلے زیارت حضرت ابو عبداللہ الحسینؑ کو لکھا کہ یہ جامع زیارات ہے اور اعظم ہے از روے اجر۔

حضرت امام محمد تقی نے بغداد میں آخر ماہ ذی الحجہ ۲۲۰ھ میں بعمرہ ۲۵ سال شہادت پائی۔ قبر آپ کی بغداد میں مقابر قریش میں اپنے جد بزرگوار امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی پشت پر ہے اسی لئے اس جگہ کو کاظمین کہتے ہیں آپ کا قاتل مامون اور یہ روایت معتمد ہے۔

(۱۶) زیارت امام نقیؑ و امام حسن عسکری علیہما السّلام

(۱۲۱) امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا جس نے بعد موت ہماری زیارت کی ایسا ہے گویا ہماری زندگی میں ہماری زیارت کی جس نے ہمارے دشمنوں سے جہاد کیا ایسا ہے گویا ہمارے ساتھ رہ کر جہاد کیا اور ہمارے دوست سے محبت کی اس نے ہم سے محبت کی جس نے کسی مومن کو خوش کیا اس نے گویا ہم کو خوش کیا جس نے ہمارے کسی فقیر کی اعانت کی اس کا بدلہ میرے جد رسول اللہ سے پایا۔ جو کسی امام مفترض الطاعہ کی زیارت کے بعد وفات کرے گا اور چار رکعت نماز اس کی قبر کے پاس پڑھے گا خدا اس کو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب عطا کرے گا۔

(۱۲۲) امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر امام کا ایک حق ہے شیعوں کی گردنوں پر اور اس حق کا پورا کرنا ان کی قبور کی زیارت ہے جو شخص برغبت

ان کی زیارت کرے گا ہم روز قیامت اس کے شفیع ہوں گے۔

آنحضرت نے ماہ رجب میں بمقام سر من رائے ۲۵۴ھ میں بعمر ۴۱ سال شہادت پائی اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام نے سامرہ میں ۸۔ ربیع الاول کو بہ عمر ۲۸ سال شہادت پائی آپ کی قبر آپ کے پدر بزرگوار کے پہلو میں ہے۔

(۱۷) فضائل شیعہ امیر المومنین علیہ السّلام

(سورۂ یونس) بے شک اولیائے خدا کے لئے نہ خوف ہے نہ حزن۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور پرہیزگار ہیں ان کے لئے بشارت ہے دنیا و آخرت میں خدا کے وعدوں میں کوئی تبدیلی نہیں اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

(سورۂ حدید) جو لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں وہ صدیقین ہیں اور شہدا ہیں اور پیش خدا ان کے لئے اجر ہے۔

احادیث

(۱۲۳) انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا خداوند عالم روز قیامت کچھ ایسے بندوں کو مبعوث کریگا جن کے چہرے عرش کے دائیں بائیں چمکتے ہوں گے حالانکہ شہدا میں سے نہ ہوں گے ابوبکر نے کہا یا حضرت کیا میں بھی ان سے ہوں گا فرمایا نہیں پھر حضرت علیؑ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا یہ اور اس کے شیعہ۔

(۱۲۴) سعید بن عقلہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت علی علیہ السّلام مسجد کوفہ کے دروازہ سے نکلے لوگوں کی ایک جماعت سے ملاقات ہوئی جنھوں نے کہا السلام علیک یا امیر المومنین۔ حضرت نے ان سے روگردانی کی انھوں نے کہا ہم تو آپ کے اصحاب اور شیعوں میں سے ہیں فرمایا میں تم میں شیعوں کی

کوئی علامت نہیں پاتا۔ انھوں نے پوچھا شیعوں کی کیا علامت ہے۔ فرمایا
زیادخدا میں، روتے روتے بصارت میں ضعف آجانا۔ بھوک میں پیٹوں کا پشت سے
مل جانا۔ پیاس سے ہونٹوں کا سوکھ جانا۔ ذکرِ الٰہی سے منہ میں خوشبو آنا اور
جو شخص ایسا نہیں وہ مجھ سے نہیں اور میں اُس سے آزاد ہوں۔

(۱۲۵) فرمایا رسولِ خدا نے اگر کوئی مومن اس حالت میں مرے کہ اس پر بہ قدر
اہلِ زمین کے گناہ تو البتہ اس کی موت اِن تمام ذنوب کا کفارہ بن جائیگی۔

(۱۲۶) جس شخص نے صدق دل سے لاالہ الا اللہ کہا وہ شرک سے بری ہوا اور
جو دنیا سے اس حال میں اُٹھا کہ اُس نے کسی چیز کو خدا کا شریک قرار نہ دیا تو وہ جنت
میں داخل ہوا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہٖ ویغفر ما دون
ذالک لمن یشاء (من شیعتک و محبیک یا علیؑ) یعنی خدا شرک کا
گناہ تو معاف کرتا ہی نہیں اس کے علاوہ اے علیؑ تمہارے شیعوں میں سے
جس کو چاہے گا بخش دے گا۔

امیرالمومنین نے عرض کی یا رسول اللہ یہ میرے شیعوں کی بابت ہے فرمایا
قسم خدا کی تمہارے شیعوں کے لئے وہ اپنی قبر سے یہ کہتے ہوئے نکلیں گے لاالٰہ
الا اللہ محمد رسول اللہ و علیؑ بن ابی طالب حجۃ اللہ وہ جنت کے
سبز حلے پہنے ہوئے آئیں گے جنت کے تاج اُن کے سروں پر ہوں گے بہشتی اونٹوں
پر سوار ہوں گے۔

(۱۲۷) فرمایا آنحضرتؐ نے علیؑ اور اُس کی عترت اور اس کے ہی دوست
شیعوں کو ذلت کی نظر سے نہ دیکھو ان میں کا ایک ایک ربیعہ اور مضر جیسے
بڑے بڑے قبیلوں کی برابر گروہوں کی سفارش کرنے والا ہوگا۔

(۱۲۸) بہت سے خاک آلودہ اور پیوند لگانے والے اور دروازوں سے
ہنکائے ہوئے لوگ ایسے کامل الایمان ہیں کہ اگر خدا کی قسم کھالیں تو ضرور
اُس کام کو پورا کر دکھائیں۔

۱۲۹۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک روز امیرالمومنین کوفہ
میں جا رہے تھے کہ کچھ لوگوں سے ملاقات ہوئی پوچھا تم کون ہو انھوں نے
کہا آپ کے شیعہ، فرمایا میں تم میں شیعوں کی کوئی علامت نہیں پاتا۔ کہا اے
امیرالمومنین شیعوں کی علامت کیا ہے فرمایا شب بیداری سے چہروں کا زرد
پڑ جانا رونے سے بینائی میں فرق آجانا دُعا کرتے ہوئے ہونٹوں کا سوکھ جانا روزے
رکھتے رکھتے پیٹ کا پشت سے جا ملنا اور کثرتِ رکوع و سجود سے کوزہ پشت ہو جانا۔

(۱۳۰) فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے میرے شیعوں میں دو خصلتیں ڈھونڈو
اگر وہ ان میں پائی جائیں تو سمجھو میرے شیعہ ہیں ایک تو اوقات نماز کی محافظت
کرتے ہوں دوسرے برادرانِ مومن کے ساتھ مال سے مواسات و ہمدردی کرتے
ہوں اگر یہ دونوں باتیں ان میں مفقود ہیں تو ان کو مجھ سے بہت دوری ہے۔

(۱۳۱) فرمایا حضرت رسول خدا نے اے علیؑ بشارت دو اپنے شیعوں کو اور
انصار کو دس خصلتوں کی اوّل طیب المولد ہونا دوسرے حسنِ ایمان تیسرے
محبت خدا چوتھے تبوہ کی کشادگی پانچویں صراط پر چہرہ کا نورانی ہونا چھٹے دنیوی
زینتوں سے قلوب کا مستغنی ہونا ساتویں ان کے دشمنوں سے خدا کا دشمنی کرنا
آٹھویں جذام سے امن۔ نویں گناہوں کا ان سے کم ہونا۔ دسویں ہمارے ساتھ جنت میں ہونا۔

(۱۳۲) سدیر صراف سے مروی ہے کہ فرمایا امام صادق علیہ السلام نے ہمارے
سب شیعہ جنت میں ہوں گے اور وہ اپنے اعمال کی وجہ سے وہاں فضیلت
حاصل کریں گے۔

(۱۸) ایمان

(سورۂ الانعام) جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اپنے ایمان کو ظلم سے
آلودہ نہیں کرتے ان ہی کے لئے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔
(سورہ جن) ہم نے جب ہدایت کو سُنا تو ایمان لے آئے پس جو اپنے

ذب پر ایمان لائے گا وہ نقصان اور تکلیف سے خوف نہ کرے گا۔

احادیث

(۱۳۳) فرمایا حضرت رسولخدا نے کہ ایمان کے دو آدھے ہیں نصف اس کا صبر ہے اور نصف شکر۔

(۱۳۴) فرمایا آنحضرت نے ایمان نام ہے قلب سے معرفت ربانی کا اقرار اور عمل بالارکان کا۔

(۱۳۵) امام جعفر صادق علیہ السّلام نے اپنے آبائے طاہرین سے نقل کیا ہے کہ ایمان نام ہے قول منقول عرفان بالمعقول اور اتباع رسول کا۔

(۱۳۶) فرمایا حضرت رسولخدا نے فضائل ایمان کے ذکر میں کہ ان خصلتوں میں سب سے اعلیٰ شہادت لا الٰہ الا اللہ ہے اور ادنیٰ اس کا طریق حق سے تکالیف کا دور کرنا ہے۔

(۱۳۷) فرمایا آنحضرت نے ایمان معرفت بالقلب اقرار باللسان اور عمل بالارکان کا نام ہے۔

(۱۳۸) ایک روز جبریل امین بصورت اعرابی خدمتِ رسُول میں آئے حضرت نے ان کو پہچانا انھوں نے پوچھا اے محمدؐ ایمان کیا ہے فرمایا اللہ یوم آخر ملائکہ۔ کتاب۔ انبیا اور بعث بعد الموت پر ایمان لانا۔ کہا سچ کہتے ہو۔ اور اسلام کیا ہے فرمایا کلمہ شہادت لا الٰہ الا اللہ اور محمد عبدہٗ و رسولہٗ زبان پر جاری کرنا۔ نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ کو ادا کرنا، ماہِ رمضان کے روزے رکھنا۔ بیت اللہ کا حج کرنا۔ کہا ٹھیک کہتے ہیں۔

(۱۳۹) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السّلام نے کہ ایمان کے چار رکن ہیں۔ توکل علی اللہ (خدا پر بھروسہ کرنا) التفویض الی اللہ (اپنے معاملات خدا کی سپرد کرنا) التسلیم لامر اللہ (خدا کا ہر حکم قبول کرنا) الرضا بقضاء اللہ (خدا کے ہر حکم پر راضی ہونا)

(۱۴۰) فرمایا حضرت رسُولِ خدا نے انسان کا سب سے بڑا ایمان یہ ہے کہ وہ یہ جانے کہ خدا اس کے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی وہ ہو۔

(۱۴۱) کسی نے امیر المومنینؑ سے پوچھا ایمان کیا ہے فرمایا ایمان کے چار ستون ہیں صبر۔ یقین۔ علم اور جہاد۔

(۱۴۲) فرمایا حضرت رسُولِ خدا نے ایمان اقرار و عمل کا نام ہے اور اسلام اقرار بلا عمل ہے۔

(۱۴۳) فرمایا امام محمد باقر علیہ السّلام نے کہ آیۂ والزمہم کلمۃ التقویٰ میں کلمہ تقوی سے مراد ایمان ہے اور وانزل السکینۃ فی قلوب المومنین سے مراد سکینہ ایمان ہے۔

(۱۴۴) فرمایا امام محمد باقر علیہ السّلام نے جو شخص اللہ پر ایمان لایا وہ ذلیل نہ ہوا۔ جس نے اللہ سے تمسک کیا شکست نہ کھائی جس نے اللہ کی اطاعت کی برباد نہ ہوا جس نے اللہ کی نافرمانی کی سلامت نہ رہا۔

(۱۴۵) امیر المومنین علیہ السّلام نے امام حسن علیہ السّلام سے پوچھا ایمان کیا ہے فرمایا جو ہم کانوں سے سنیں اور اس کی تصدیق کریں وہ ایمان ہے اور جو آنکھوں سے دیکھیں اور قبول کریں وہ یقین ہے۔

(۱۴۶) فرمایا حضرت رسولِ خدا نے ایمان نام ہے قول و عمل کا جب کہ دونوں برابر کے بھائیوں کی طرح شریک ہوں۔

(۱۹) اسلام

(سورۂ آلِ عمران) جو شخص اسلام کے سوا دوسرا دین تلاش کرے گا خدا اس کو ہرگز قبول نہ کرے گا اور آخرت میں خسارہ اٹھائیگا۔

(سورۂ الحجرت) عرب نے کہا ہم ایمان لائے ہیں اے رسُولؐ کہہ دو تم ایمان

نہیں لائے بلکہ یہ کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں ۔ ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔

احادیث

(۱۴۷) فرمایا حضرت رسول خدا نے اسلام چار رکنوں پہ بنایا گیا ہے ۔
صبر ۔ یقین ۔ جہاد اور عدل ۔

(۱۴۸) حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے اسلام کی بابت سوال کیا گیا ۔ آپ نے فرمایا دین خدا کا نام اسلام ہے وہ تم سے پہلے بھی تھا اور اب بھی ہے ۔ اور تمہارے بعد بھی ہوگا پس جو شخص دین خدا کو اقرار کرلے گا وہ مسلم ہے اور جو حکم خدا پر عمل کریگا وہ مومن ہے ۔

(۱۴۹) امالی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسولخدا نے اسلام عریاں ہے اس کا لباس حیا ہے اور زینت اس کی وقار ہے اور مروت اس کی عمل صالح ہے اور ستون اس کا پرہیز گاری ہے ۔ ہر شے کی ایک بنیاد ہوتی ہے ۔ اسلام کی بنیاد ہم اہلبیت سے محبت ہے ۔

(۱۵۰) عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسولخدا نے اس دین کی مثال ایک پائدار درخت کی سی ہے اس کی جڑ ایمان ہے زکوٰۃ اس کی شاخ ہے نماز اس کا پانی ہے روزہ ۔ اس کی نسیں ہیں ۔ حسن خلق اس کے پتے ہیں ۔ مواخات ۔ اس کی کوپل ہے حیا ۔ اس کا گیتا ہے محرمات سے بچنا اس کا پھل ہے جس طرح کوئی درخت بغیر عمدہ پھل کے کامل نہیں ہوتا اسی طرح ایمان بغیر محرمات سے بچے کامل نہیں ہوتا ۔

(۲۰) علم

(آل عمران) نہیں جانتے اس قرآن کی تاویل مگر اللہ اور راسخون فی العلم ۔
(مائدہ) بے شک خدا سے ڈرنے والے اس کے بندوں میں علما ہیں

بے شک اللہ عزت اور بخشش والا ہے ۔

احادیث

۱۵۱ ۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے عالم کی ایک وہ گھڑی جب وہ تکیہ پر سر رکھ کر مسائل علمی پر غور کرتا ہے عابدوں کی ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے ۔

۱۵۲ ۔ علی بن ابی طالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں ایک دن مسجد نبوی میں بیٹھا تھا کہ ابو ذر داخل ہوئے ۔ پوچھنے لگے یا رسول اللہ جنازہ عابد میں شریک ہونا آپ کے نزدیک زیادہ بہتر ہے یا مجلس عالم میں بیٹھنا فرمایا اے ابوذر علمی مراکز میں ایک گھڑی بیٹھنا خدا کے نزدیک ہزار شہیدوں کے جنازہ کی شرکت سے زیادہ محبوب ہے ۔ ایک ساعت علمی مذاکرہ میں بیٹھنا خدا کے نزدیک زیادہ بہتر ہے ان ہزار راتوں کے قیام سے جن میں ہر رات ہزار رکعت نماز پڑھی جائے ۔ راوی نے پوچھا کیا مذاکرۂ علمی کل قرآن پڑھنے سے بہتر ہے فرمایا اے ابوذر مذاکرہ علمی میں بیٹھنا خدا کے نزدیک زیادہ محبوب ہے پورا قرآن بارہ ۱۲ ہزار بار پڑھنے سے ۔ تم مذاکرۂ علمی کو لئے رہو کیونکہ علم ہی سے حلال و حرام کو پہچانتے ہیں جو شخص علم کا کوئی دروازہ تلاش کرنے کے لئے گھر سے نکلے خدا اس کے ہر قدم پر ایک نبی کا ثواب عطا فرماتا ہے اور ہر حرف کے بدلہ میں جو سنے یا لکھے جنت میں ایک شہر عطا فرماتا ہے طالب علم کو خدا بھی دوست رکھتا ہے اور ملائکہ اور انبیا بھی اور نہیں دوست رکھتا علم کو مگر سعید بشارت ہو طالب علم کو روز قیامت ۔ اے ابوذر ایک گھڑی مذاکرۂ علمی میں بیٹھنا بہتر ہے تمہارے لئے ایک سال کی اس عبادت سے جس میں دن کو روزہ اور رات کو حالت قیام میں گزارا ہو عالم کے چہرہ کی طرف نظر کرنا تمہارے لئے بہتر ہے ہزار غلام آزاد کرنے سے ۔ جو شخص تلاش علم میں نکلتا ہے خدا اس کے ہر قدم پر ہزار شہیدوں کا جو شہدائے بدر سے ہوں ثواب عطا کرتا ہے ۔

طالب علم خدا کا دوست ہے جو شخص علم کو دوست رکھے گا جنت اُس پر واجب
ہو گی اور وہ صبح و شام مرضی الٰہی میں بسر کرے گا نہ نکلے گا دُنیا سے تا وقتیکہ
نہ پی لے آب کوثر اور نہ کھالے ثمر جنت۔ حشرات الارض اُس کے بدن کو نہ کھائیں
گے اور خضر علیہ السلام جنت میں اُس کے رفیق ہوں گے۔

۱۵۳- ابوہریرہ سے مروی ہے کہ ایک روز رسُول اللہ نے اپنے خطبہ
میں فرمایا اے گروہ مردم قیامت کے روز خوف ہوگا اور دہشت اور حسرت و
ندامت یہاں تک کہ ہر شخص اپنے پسینہ میں کان کی لو تک غرق ہو جائیگا اور یہ
پسینہ اسقدر ہوگا کہ اگر ستّر اونٹ اس کو پی لیں تو کم نہ ہو۔ پوچھا یا رسُول اللہ
اس سے نجات دلانے والی کیا چیز ہوگی فرمایا اپنے زانو تہ کرکے علماء کے سامنے
بیٹھو نجات پاؤ گے میں روز قیامت اپنی اُمت کے علماء پر مثل تمام انبیائے
سابقین کے فخر کروں گا۔ ہرگز کسی عالِم کو مت جھٹلاؤ اور نہ اس کے
قول کی تردید کرو اور نہ اس سے بغض رکھو بلکہ اس سے محبّت رکھو اس لیے
کہ ان کی محبت اخلاص ہے اور ان کا بغض نفاق ہے۔ جس کسی نے عالم
کی اہانت کی اُس نے میری اہانت کی اور جس نے میری اہانت کی اس نے
خدا کی اہانت کی اور جس نے خدا کی اہانت کی وہ دوزخ میں گیا بے شک
جس نے عالم کی عزّت کی اس نے میری عزّت کی اور جس نے میری عزّت کی اُس
نے خدا کی عزّت کی اور جس نے خدا کی عزّت کی اس کا مقام جنت ہے۔
آگاہ ہو خدا عالم کی توہین سے ایسا ہی غضبناک ہوتا ہے جیسے کوئی امیر
با اختیار اپنے نافرمان غلام پر۔ عالم کی دعا کو غنیمت جانو کیونکہ خدا اس کی
دُعا کو قبول کرتا ہے جو شخص کسی عالم کے پیچھے نماز پڑھے ایسا ہے گویا اُس نے
میرے پیچھے نماز پڑھی یا ابراہیمؑ خلیل کے پیچھے ضرور علماء کی اقتدا کرو
اور ان سے جو اچھی بات ہے لے لو۔ اور جو بُری بات ہو اُسے چھوڑ دو۔
خدا روز قیامت عالم کے سات سو گناہ بخش دے گا اور جاہل کا ایک

گناہ بھی نہ بخشا جائے گا۔

جان لو کہ عالم کی فضیلتیں دریاؤں کے قطروں، ریت کے ذرّوں پہاڑ
کے سنگریزوں اور اونٹ کے بالوں سے زیادہ ہیں۔ مجلسِ علماء کو غنیمت
جانو اس لیے کہ وہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے ملائکہ رحمت و مغفرت
وہاں اس طرح نازل ہوتے ہیں جیسے آسمان سے مینہ برستا ہے تم علماء کے
سامنے گنہگار بیٹھو گے اور رستگار اُٹھو گے ملائکہ تمہارے لیے استغفار کریں
گے۔ جب تک تم ان کی صحبت میں بیٹھو گے خدا کی علماء پر خاص نظر ہے وہ عالم و
متعلم و ناظر اور ان کے محب سب کو بخش دے گا۔

۲۱- قرآن

۱۵۴- فرمایا جنابِ رسُولِ خداؐ نے اے مسلمانوں قرآن کی قرأت کو نہ چھوڑنا
کیونکہ اس کو پڑھنا گناہوں کا کفارہ ہے اور آتش جہنّم سے نجات ہے اور
عذاب سے خلاصی ہے۔ اس آیت کے پڑھنے میں سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے
اور ایک سورہ پڑھنے میں سو نبی و مرسل کا رحمت خدا اس پر نازل ہوتی
ہے اور ملائکہ اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جنّت اُس کی مشتاق رہتی
ہے اور آقا اس سے راضی رہتا ہے جب مومن قرآن پڑھتا ہے تو خدا اس
پر رحمت کی نظر ڈالتا ہے اور اس کو ہر آیت کے بدلے ہزار حوریں عطا
کرتا ہے اور ہر حرف کے عوض صراط پر ایک نور اس کو ملیگا جب وہ قرآن
ختم کرتا ہے تو خدا اس کو تین سو تیرہ نبیوں کا ثواب عطا کرتا ہے جنھوں نے تبلیغ
رسالت کی ہو اور ایک قرآن کا پڑھنا گویا ان تمام کتابوں کا پڑھنا ہے جو
انبیاء پر نازل ہوئی ہیں۔ خدا ان کے اجسام پر نارِ دوزخ کو حرام کرتا ہے
وہ اپنے مقام سے اُٹھنے نہیں پاتا کہ اس کے باپ کو بخش دیتا ہے اور ہر سورہ
کے عوض جنّت میں ایک شہر عطا کرتا ہے یہ شہر زمرّد اخضر کا بنا ہوا ہوگا اور اس

میں ایک ہزار نور کے گھر ہوں گے اور ہر گھر میں ایک لاکھ حجرے ہوں گے اور ہر گھر میں
ایک لاکھ رحمت کے دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ پر ایک لاکھ دربان ہوں
گے ہر دربان کے ہاتھ میں ایک نئے رنگ کا ہدیہ ہوگا اور ہر دربان کے سر پر
استبرق کا ایک مندیل ہوگا جو دُنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ ہر گھر میں ایک لاکھ
دکان عنبر کی ہوگی جس کی وسعت بقدر بعدُ شرق و غرب ہوگی اور ہر دُکان میں ایک
لاکھ تخت ہوگا اور ہر تخت پہ ایک لاکھ فرش ہوگا اور ہر فرش سے دوسرے کا
فاصلہ ایک ہزار گز کا ہوگا۔ اور ہر فرش پہ ایک کشادہ چشم حور ہوگی اور اس پر
نورانی ایک لاکھ حلے ہوں گے اور وہ ایسے باریک اور روشن ہوں گے کہ پنڈلی
کی ہڈی تک نظر آتی ہوگی اس کے سر پہ عنبر کا تاج ہوگا جو در دیا قوت سے مرصع
ہوگا اور اس کے سر پر ساٹھ ہزار مشک و غالیہ سے معطر گیسو ہوں گے اس کے
کانوں میں دو بندے ہوں گے اور گردن میں جواہرات کے ایک ہزار گلوبند
اور ہر حور کے سامنے ایک ہزار خادم ہوں گے اور ہر خادم کے ہاتھ میں سونے
کا پیالہ ہوگا اور ہر پیالہ میں ہزار رنگ کی شراب ہوگی اور ایک رنگ
دوسرے سے مشابہ نہ ہوگا ہر گھر میں ایک ہزار دسترخوان ہوں گے اور
ہر خوان میں ایک ہزار پیالہ اور پیالہ میں ایک ہزار رنگ کا کھانا ہوگا
اور ایک دوسرے سے مشابہ نہ ہوگا بندۂ خدا ہر رنگ سے ایک
ہزار لذت حاصل کرے گا۔

توضیح۔ نئی روشنی کے لوگ اس حدیث کو پڑھ کر بیحد ٹھٹھا لگائیں گے
اور کسی صورت اس کے ماننے پہ آمادہ نہ ہوں گے کیونکہ ان کی نظر میں
ایسی خلافِ عقل باتیں کہاں آنے والی ہیں وہ ضرور کہیں گے کہ جناب والا
کوئی عقل اس کو باور کر سکتی کہ ایک قرآن پڑھنے والے شخص کو اتنا
عظیم الشان انعام مِل جائے اوّل تو ان سب چیزوں کا کسی ایک جگہ ہونا
خلاف عقل پھر ایسی معمولی بات پر مل جانا اور بھی دور از عقل۔ پھر ایک

شخص اتنے بڑے کارخانہ کو لے کر کریگا کیا۔

مترجم ہیچمدان عرض کرتا ہے پہلے حدیث کے منشا کو سمجھ لیجئے پھر آپ
کو تمسخر کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہے۔

قرآن کے پڑھنے سے جیسا کہ حدیث میں توضیح کی گئی ہے طوطے کی طرح صرف
اس کے الفاظ کو رٹ لینا مقصود نہیں بلکہ اس کے مفہوم اصلی اور بطن حقیقی کو
جاننا مقصود ہے جو خداوند عالم نے ہدایت خلق کے لئے اس میں ودیعت فرما دیا ہے
ان معانی اور مفاہیم سے پردہ اٹھانا معمولی بات نہیں اور علم قرآن کا حاصل
کرنا معمولی بات نہیں۔ پورے قرآن کا علم سوائے نبی اور آئمہ کے اور کسی کو
حاصل نہ ہوا اور نہ ہوگا۔ ان ہی کی شان میں خدا فرماتا ہے بَلْ هُوَ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ
فِي صُدُورِ الَّذِينَ اُوتُوا الْعِلْمَ (یہ آیات بینات انہی کے سینوں میں ہے
جن کو ان کا علم دیا گیا ہے) اور ان ہی کی بابت دوسرے مقام پر فرماتا ہے
فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ (اگر تم نہیں جانتے تو اہلِ
علم سے پوچھو پس جب سوائے نبی آخر الزماں اور ان کی ذرّیت طاہرہ کے اور
کوئی تمام کتاب کا علم رکھنے والا نہیں تو یہ ثواب جو حدیث بالا میں مرقوم ہوا سوا
ان حضرات کے بالکلیہ کسی اور سے متعلق بھی نہیں ہو سکتا اس کا کچھ حصہ بقدر
لوگوں کی معرفت کے اور بعض مطالب قرآن سے وقفیت رکھنے کے حاصل ہوگا
یعنی جس نے آیات الٰہی کا جتنا صحیح مطلب سمجھا ہوگا اتنا ہی مستحق اجر ہوگا۔

اجر کی زیادتی کو سُن کر تو لوگ ہنس پڑتے لیکن کلام اللہ کا حقیقی مفہوم
سمجھنے میں جو اشکالات ہیں ان کی دِقت پہ نظر نہیں جاتی۔ اپنی رائے سے
تاویل کرنا اپنی ناقص عقل سے کوئی معنی بنا لینا قرأت قرآن کا حق ادا نہیں کرتا
اور نہ کسی اجر کا مستحق بناتا ہے تاوقتیکہ قرآن کو انہی لوگوں سے نہ سمجھا جائے
جو اس کے سمجھانے کے لئے مخصوص کئے گئے تھے۔ قرآن ہرگز سمجھ میں نہیں آ سکتا
اور جب سمجھ میں نہیں آ سکتا تو پھر اجر کیسا؟

یاد رکھو احادیث میں جن اعمال کا ثواب زیادتی کے ساتھ بیان کیا گیا
ہے اتنا ہی ان اعمال کا بجالانا بھی دقت طلب ثابت ہوا ہے۔
یہاں قرآن پڑھنے سے صرف الفاظ کی قرأت مقصود نہیں بلکہ اس کے مفہوم
تک نظر پہنچانا ہے اور نہ صرف پہنچانا بلکہ اس کے احکام پر سختی سے عامل
ہونا اور جھوٹی تاویلوں سے بچنا ہے۔ یہی قرآن لوگوں کو ہدایت بھی کرتا ہے
اور یہی ضلالت میں بھی چھوڑتا ہے۔ ہدایت کرتا ہے ان لوگوں کو جو اس کے
مفہوم حقیقی تک پہنچ گئے ہیں اور گمراہ چھوڑتے ہیں وہ لوگ جنھوں نے آیات
کے غلط معنی سمجھے اور جو جی میں آیا مفہوم قرار دے گیا۔

رہا یہ خیال کہ اتنا بڑا کارخانہ کیوں کر مل جائیگا اور وہ کہاں ہو گا؟
تو جب خداوند عالم نے اس دار دُنیا میں جو سراسر رنج و کلفت کا مقام ہے
ہزاروں بندوں کو ہفت اقلیم کا بادشاہ بنا دیا ہے اور دُنیا بھر کی نعمتیں
ان کے قبضہ میں دے دی ہیں تو وہاں اس کو دُنیا کیا مشکل ہے اس نے تو
کفار و مشرکین کو سب کچھ دے رکھا ہے پس اگر وہ آخرت میں مومنین کو
دے گا تو کیوں محل تعجب ہے۔

رہا یہ کہنا کہ ایک بندہ اتنا بڑا کارخانہ لے کر کیا کرے گا تو جواب یہ
ہے کہ دُنیا کے بادشاہ دس دس ملک لے کر کیا کرتے ہیں کیا وہ اکیلے نہیں
ہوتے کیا دُنیا کی سلطنتیں کف دست کی برابر ہیں۔ کیا ان کو صرف ایک شہر
کی حکومت سے وہ آرام حاصل نہیں ہو سکتا جو ایک بڑی سلطنت سے حاصل ہوتا ہے۔

بقیہ ترجمہ حدیث (۱۵۵) جب کوئی مومن قرآن پڑھتا ہے تو خدا
اس پر رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے اور ہر حرف کے بدلے جو اس کے
مُنہ سے نکلتا ہے ایک فرشتہ خلق فرماتا ہے جو قیامت تک اس کی تسبیح کرتا
رہے گا اور انبیاء کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب شے خدا کے نزدیک
قرآن کا پڑھنا ہے اور انبیاء کے نزدیک سب سے زیادہ قابل عزت اگر

خدا کے نزدیک قابلِ عزت اوّل حضرات انبیاء ہیں پھر حضرت علماء ہیں پھر حاملان
قرآن کا مرتبہ ہے جو دُنیا سے اس حال میں اٹھیں گے جیسے انبیاء اور اپنی اپنی قبروں
سے انبیاء کے ساتھ برآمد ہوں گے اور صراط پر انبیاء کے ساتھ برآمد ہوں
گے اور صراط پر انبیاء کے ساتھ گزریں گے اور انبیاء کا ثواب حاصل کریں گے
پس بشارت ہو طالب علم اور حامل قرآن کو پیش خدا ان کی کس قدر بزرگی و
کرامت ہے۔

۱۵۶۔ فرمایا آنحضرت نے کہ قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر اسی طرح ہے جیسے
خدا کی فضیلت تمام مخلوق پر۔

۱۵۷۔ قاری قرآن غنی ہے اس سے زیادہ کوئی غنی نہیں۔

۱۵۸۔ قرآن نعمات الٰہی کا دسترخوان ہے پس جہاں تک استطاعت ہو پڑھا کرو۔
یہ قرآن حبل اللہ ہے نور مبین ہے شفائے نافع ہے اس کو ضرور پڑھو خداوند عالم
اس کے ایک ایک حرف کی تلاوت کا اجر دس نیکیاں عطا کریگا۔ اگر الٓمٓ پڑھو گے
تو تیس ۳۰ نیکیاں اس کے قرأت کے اجر میں ملیں گی۔

۱۵۹۔ قرآن سوائے خدا کے ہر شے سے افضل ہے جس نے قرآن کی عزت کی
اُس نے خدا کی عزت کی اور جس نے قرآن کی حرمت نہ کی تو ہیبت الٰہی کا استخفاف
کیا قرآن کی حرمت خدا کے نزدیک وہی ہے جو باپ کی عزت بیٹے کے لئے ہے۔

۱۶۰۔ حاملان قرآن اور علمائے حقیقی جن کے سینوں میں علم قرآن ہے رحمت
خدا سے گھرے ہوئے ہیں اور نورِ خدا کو زیب تن کئے ہوئے ہیں۔ اے
مسلمانو قرآن خدا سے محبت کرو اس کی کتاب کی عزت کرو وہ تمہاری عزت
زیادہ کرے گا اور تم کو اپنی تمام مخلوق سے زیادہ دوست رکھے گا جو قرآن
کو کان لگا کر سنتا ہے اس سے شر دُنیا و آخرت رفع ہو جاتا ہے اور قرآن
کے پڑھنے والے سے آخرت کی بلائیں دور رہتی ہیں۔ کتاب اللہ کی ایک آیت کو
کان لگا کر سننے والا بہتر ہے سونے کا پہاڑ راہ خدا میں دینے والے سے اور

ایک آیت کا تلاوت کرنے والا عرش سے لے کر زمین تک سب سے بہتر ہے۔

۱۶۱۔ اگر تم نیکوں کا سا عیش شہیدوں کی سی موت قیامت کی نجات حشر کی گرمی کا سایہ اور گمراہی کے دن کی ہدایت چاہتے ہو تو قرآنی سورتوں کا ورد کیا کرو اس لئے کہ وہ کلام رحمٰن ہے۔ پناہ از شیطان ہے اور سبب رجحان میزان ہے۔

۱۶۲۔ فرمایا حضرت نے قرآن کو پڑھو اور اس سے مدد چاہو کیوں کہ خدا ایسے قلب کو معذب نہیں کرتا جو ظرف قرآن ہو۔

۱۶۳۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ بیان کیا جناب رسولِ خدا نے کہ قرآن کا پڑھنا نماز میں افضل ہے اس قرائت قرآن سے جو غیر نماز میں ہو اور غیر نماز میں قرآن پڑھنا افضل ہے ذکر خداوند عالم سے اور ذکر خدا افضل ہے صدقہ سے اور صدقہ افضل ہے روزے سے اور روزہ سپر ہے نار سے۔

۱۶۴۔ جس نے قرآن سے مدد چاہی اور اس کی حفاظت کی اور اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا تو خدا اس کو جنت میں داخل کر دے گا اور اس کے خاندان میں سے ایسے دس آدمیوں کے حق میں اس کی شفاعت منظور فرمائے گا جن پر دوزخ واجب ہو چکا ہو۔

۱۶۵۔ فرمایا علی علیہ السلام نے جو شخص ایک آیت قرآن کو کان لگا کر سنے گا تو وہ بہتر ہے اس کے لئے اس سونے کے پہاڑ سے جو کوہ بسرومین سے بڑا ہو بعض کے نزدیک مکہ کا پہاڑ کی برابر ہو۔

۱۶۶۔ تمہاری ہر محفل کا ذکر یاد خدا اور قرائت قرآن ہونی چاہیئے کیونکہ رسول اللہ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل پیش خدا افضل ہے فرمایا قرآن کا پڑھنا ایسی حالت میں کہ تم مر رہے ہو اور تمہاری زبان ذکر الٰہی میں مشغول ہونی چاہیئے۔

۱۶۷۔ قرآن کو دیکھ کر پڑھنا افضل ہے بے دیکھے پڑھنے سے۔

۱۶۸۔ فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے جو شخص ہر روز سو آیتیں قرآن کی دیکھ کر ترتیل خشوع و سکون کے ساتھ پڑھے گا خدا اس کو بقدر ان اعمال کے ثواب عطا کرے گا جو اہلِ آسمان و زمین نے کئے ہوں۔

۱۶۹۔ فرمایا حسین بن علیؑ نے کہ کتاب خدا چار چیزوں پر مشتمل ہے۔ اوّل عبادت دوسرے اشارے تیسرے لطائف چوتھے حقایق پس عبادت تو عوام کے لئے ہے اور اشارے خواص کے لئے لطائف اولیا کے لئے ہیں اور حقایق انبیاء کے لئے۔

۱۷۰۔ فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے قرآن کا ظاہر خوش نما ہے اور باطن بہت گہرا ہے (یعنی اس کے مطالب حقیقی تک پہنچنا دشوار ہے)۔

(۲۲) فضائلِ بسم اللہ والحمد و قل ہو اللہ و آیۃ الکرسی وغیرہ

۱۷۱۔ امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اسم اعظم الٰہی سے اتنا ہی قریب ہے جتنا کہ آنکھ کی سفیدی سیاہی سے۔

۱۷۲۔ فرمایا جناب رسولِ خدا نے جب کوئی معلم لڑکے کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھاتا ہے تو خدا اس لڑکے کو اس کے والدین اور اس کے معلم کو عذابِ دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔

۱۷۳۔ ابن مسعود نے آنحضرت سے روایت کی ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ دوزخ کے ۱۹ شعلوں سے نجات حاصل کرے اس کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنی چاہیئے تاکہ اس کے ۱۹ حرف ۱۹ شعلوں کی سپر بن جائیں۔

۱۷۴۔ عبداللہ بن مسعود نے جناب رسالت مآب سے نقل کیا ہے کہ جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے خدا ہر حرف کے بدلہ میں چار ہزار حسنہ

اس کے نام لکھے گا اور چار ہزار گناہ محو کریگا اور چار ہزار درجے بلند کریگا۔

۱۷۵۔ فرمایا آنحضرت صلعم نے جو شخص بِسْمِ اللہِ الرحمن کہتا ہے خدا اس کے لئے جنت میں ستر ہزار قصر یاقوت سرخ کے بناتا ہے۔ ہر گھر میں ستر ہزار گھر ہوں گے اور ہر گھر میں ستر ہزار تخت زبرجد سبز کے اور ہر تخت پر ستر ہزار فرش سندس و استبرق کے اور ہر فرش پر سیاہ چشم حوریں ہوتی ہیں جن کے سروں پر ایسے گیسو لٹکے ہوئے ہیں جن میں در و یاقوت پر دئے ہوتے ہیں اور داہنے رخسارہ پر لکھا ہوتا ہے محمد رسول اللہ اور بائیں پر علی ولی اللہ پیشانی پر الحسن ٹھوڑی پر الحسین ہونٹوں پر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم راوی نے پوچھا یا حضرت یہ فضیلت کس کے لئے ہے فرمایا جو شخص عزت و تعظیم کے ساتھ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کہے۔

۱۷۶۔ فرمایا آنحضرت نے جو شخص سوتے وقت بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کہتا ہے خداوند عالم فرماتا ہے اے میرے ملائکہ صبح تک اس کے سانس لکھتے رہو (تاکہ ہر نفس کے قابل ایک نیکی اس کے نامۂ اعمال میں ثبت کی جائے۔)

۱۷۷۔ فرمایا جناب رسول خدا نے جب کوئی مومن پل صراط سے بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کہتا ہوا گزرے گا تو اس کی برکت سے دوزخ کے شعلے بجھ جائیں گے اور وہ کہے گا جزاک اللہ اے مومن تیرے نور نے میرے شعلے بجھا دیئے۔

۱۷۸۔ جناب رسولخدا سے کسی شخص نے پوچھا۔ کیا شیطان انسان کے ساتھ کھاتا ہے فرمایا ہاں اس دسترخوان پر جہاں بِسْمِ اللہ نہیں پڑھی جاتی شیطان لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتا ہے خدا برکت کو اس کھانے سے اٹھا لیتا ہے۔ خدا نے بغیر بِسْمِ اللہ کہے کھانے سے منع کیا ہے۔ جیسا کہ سورۂ انعام میں فرماتا ہے۔ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ۔

۱۷۹۔ فرمایا حضرت رسولخدا نے جو کوئی سورہ الحمد کی تلاوت کرے گا خدا اس کو ہر آیت کے مقابلہ میں بقدر پورے قرآن کے ثواب عطا فرمائے گا۔

۱۸۰۔ بن ابی کعب سے مروی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے جو بندہ مسلمان سورۂ فاتحہ کو پڑھتا ہے تو وہ دو ثلث قرآن کا امین پاتا ہے اور ایسا ہوتا ہے گویا اس نے ہر مومن و مومنہ پر تصدق کیا۔

۱۸۱۔ فرمایا حضرت رسولخدا نے خداوند عالم نے جو چیز سورۂ فاتحہ میں نازل کی ہے وہ نہ توریت میں نازل کی نہ زبور میں نہ انجیل میں نہ قرآن میں۔ یہ سورۂ اُم الکتاب اور اُم القرآن ہے اور سبع مثانی ہے اور وہ تقسیم کی ہوئی ہے خدا اور بندوں کے درمیان بندہ کے لئے اس میں ہر وہ چیز ہے جس کا وہ سوال کرے۔

۱۸۲۔ ایک دن حضرت رسولخدا نے جابر ابن عبداللہ انصاری سے پوچھا اس سورت کو جانتے ہو جس کو خدا نے تمام سورتوں میں افضل قرار دیا ہے انھوں نے کہا نہیں جانتا فرمایا وہ سورۂ الحمد ہے جو اُم الکتاب ہے وہ موت کے سوا ہر مرض کے لئے شفا ہے۔

۱۸۳۔ امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسولخدا نے کہ خبر دی مجھے اللہ تعالیٰ نے کہ اے محمد ہم نے تم کو سبع مثانی عطا کی (سورۂ فاتحہ اس کو مثانی اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں سات آیتیں ہیں اور ہر نماز میں دو بار پڑھی جاتی ہے) خدا نے سورۂ فاتحہ کے نزول سے مجھ پر منت رکھی اور اس کو پورے قرآن کا مقابل قرار دیا گیا کیونکہ سورۂ فاتحہ اشرف ہے ان تمام چیزوں سے جو عرش کے خزانہ میں ہے بے شک خداوند عالم نے محمد کو اس سے مخصوص کیا ہے اور اس کی وجہ سے شرف بخشا ہے اور کسی نبی کو اس فضیلت میں میرا شریک قرار نہیں دیا سوائے جناب سلیمان علیہ السلام کے ان کو بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم عطا فرمایا ہے کیا تم قرآن میں نہیں دیکھتے جہاں بلقیس کی حکایت بیان کی گئی ہے اس نے کہا اِنِّیْۤ اُلْقِیَ اِلَیَّ كِتٰبٌ كَرِیْمٌ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (میرے پاس ایک باعظمت مکتوب ڈالا گیا ہے

اور اس کا مضمون یہ ہے کہ وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بسم اللہ الرحمٰن
الرحیم سے شروع ہے۔ جو شخص بھی ان آیات کو موالات محمد کا قصد کر کے
پڑھے گا اور خدا کے حکم کا مطیع و منقاد ہو کر پڑھے گا اور بسم اللہ کے ظاہر و
باطن پر ایمان لانے والا ہو گا تو خدا اس کے ہر حرف کے بدلے ایک ایسی نیکی عطا
فرمائے گا جو دُنیا و مافیہا سے بہ حیثیت اصناف افعال و خیرات کے افضل ہو گی
اور جو کسی قاری کو توجہ سے پڑھتے سُنے گا تو اس کو قاری کے ثواب کا ایک ثلث
عطا کرے گا پس تم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ اس خیر میں حصہ لے اور اس کو
غنیمت جانے ورنہ تمہارے دلوں میں حسرت رہے گی۔

۱۸۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کو سورۂ الحمد سے شفا،
نہ ہو گی سمجھو اُسے پھر کسی شے سے شفا نہ ہو گی۔

۱۸۵۔ فرمایا حضرت رسولِ خداؐ نے ہر شے میں ایک نور ہے اور قرآن کا نور
قل ھو اللہ احد ہے جو کوئی اس سورہ کو غیر نماز میں سَو بار پڑھے گا خدا
اُس کو نارِ دوزخ سے آزاد کر دے گا۔

۱۸۶۔ فرمایا آنحضرت نے جو شخص اللہ اور یوم آخر پر ایمان لایا ہے اُس کے لئے
ضرور ہے کہ ہر فریضہ کے بعد قل ہو اللہ احد پڑھے جو ایسا کرے گا اس کے لئے
دُنیا و آخرت کی نیکی جمع ہو گی اور اللہ اس کے ماں باپ اور اس کی اولاد
کے گناہ بخش دے گا۔

۱۸۷۔ امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسولِ خداؐ نے
جو شخص سوتے وقت سو بار سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھے گا خدا اس کے
پچاس برس کے گناہ بخش دے گا۔

۱۸۸۔ ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسولِ خداؐ نے جو شخص
سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھے خدا اُس پر ہزار رحمت کی نظر ڈالتا ہے۔
پہلی آیت کے بدلہ میں اور دوسری آیت کے اجر میں اس کی اب ہزار

دُعاؤں کو قبول کرتا ہے اور تیسری آیت کے بدلہ میں اس کے ہزار سوال پورے
کرتا ہے اور چوتھی آیت کے بدلہ میں اس کی ہزار ایسی حاجتیں بر لاتا ہے
جو بہتر ہوں دُنیا و آخرت میں۔

۱۸۹۔ حضرت ابو عبد اللہ سے مروی ہے جو شخص اپنے بستر پر گیا وہ بار سورۂ
قل ہو اللہ کو پڑھے تو وہ اپنے گھر میں محفوظ رہے گا بلکہ اس کے گھر کے پاس والے
بھی محفوظ رہیں گے۔

۱۹۰۔ عبد اللہ بن حجر سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام کو
فرماتے سُنا جو شخص سورۂ قل ہو اللہ کو نماز فجر کے بعد پڑھے گا اس روز
کوئی گناہ اس سے سرزد نہ ہو گا اور شیطان ذلیل و ناکام رہے گا۔

۱۹۱۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ جناب رسولِ خدا نے فرمایا
جو سورۂ بقر کی پہلی چار آیتیں پڑھے اور آیۃ الکرسی اور دو آیتیں اوّل
کی اور تین آخر کی تلاوت کرے تو اس کے نفس اور مال میں کوئی بات
ایسی پیدا نہ ہو گی جس سے اس کو تکلیف پہنچے۔ شیطان اس کے قریب نہ جائیگا۔
اور وہ قرآن کو نہ بھولے گا۔

۱۹۲۔ جو کوئی آیۃ الکرسی کو ایک بار پڑھے گا خدا اس کی ہزار دنیوی
تکلیفیں دُور کر دے گا اور ہزار اُخروی مکارہ کو دنیوی میں سے
فقیری کو دُور کر دے گا اور اُخروی میں سے عذاب قبر کو اور یہ بھی
فرمایا جو بعد وضو آیۃ الکرسی کو ایک بار پڑھے خدا اس کا رتبہ بلند کر دیگا۔
اور چالیس حوروں سے اس کی تزویج کرے گا۔

۱۹۳۔ فرمایا آنحضرت نے سورۂ فاتحہ آیۃ الکرسی اور دو آیتیں سورۂ
آل عمران کی شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الخ اور قُلِ اللّٰهُمَّ
مٰلِكَ الْمُلْكِ الخ پڑھے گا تو یہ جو فضائے لامکان میں معلق تھیں انھوں نے
خدا سے کہا خداوندا ہم کو زمین والے گنہگاروں کے پاس بھیج خدا نے ان کی

درخواست منظور کی اور کہا جو شخص تم کو ہر نماز کے بعد پڑھے گا اس کو دخول
جنت سے کوئی شے نہ روکے گی مگر موت لیکن وہ فوراً بہشت کا مستحق
ہو جاتا ہے اگر موت اُس کو نہ روکے تو کوئی شے حاجب و مانع نہیں ہو سکتی
اور جو شخص سوتے وقت اُس کو پڑھے خدا اُس کو اور اُس کے ہمسایوں کو
امان میں رکھے گا۔

۱۹۴۔ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا جس نے سجدہ میں آیت الکرسی کو پڑھا
وہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔

۱۹۵۔ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے سوا
قرآن ہر شے سے افضل ہے جس نے قرآن کی عزت کی اس نے خدا کی عزت
کی۔ قرآن کی حرمت وہی ہے جو باپ کی حرمت بیٹے پر ہے قرآن کے حامل
(علم قرآن رکھنے والے) رحمت خدا سے گھرے ہوئے ہیں اور نور خدا کا لباس پہنے
ہوئے ہیں۔ خدا کہتا ہے کہ اے حاملان قرآن کتاب اللہ کی عظمت کے واسطے
سے تم اللہ سے طالب محبت ہو خدا تم کو دوست رکھے گا اور اپنے بندوں کی
نظر میں تم کو محبوب بنائے گا۔ خداوند عالم قرآن سننے والوں سے دنیا
کی بلائیں دور رکھتا ہے اور پڑھنے والوں سے آخرت کی بلاؤں کو روکتا
ہے اللہ کی ایک آیت کا سننا بہتر ہے سونے کا پہاڑ پانے سے اور اس کی ایک
آیت پڑھنا افضل ہے ان تمام چیزوں سے جو از عرش تا فرش ہیں۔ کتاب
اللہ میں ایک ایسی سورت ہے جو اپنے صاحب کی روز قیامت خدا سے سفارش
کرے گی اگرچہ وہ پڑھنے والے جیسے کثیر التعداد قبیلوں کی برابر ہوں۔
آگاہ ہو وہ سورۂ یٰسین ہے فرمایا آنحضرت نے علی علیہ السلام سے یا علیؑ
سورۂ یٰسین پڑھو اس میں دس برکتیں ہیں اگر بھوکا پڑھے گا سیراب ہوگا۔
برہنہ پڑھے گا پوشش ہوگا بے زوجہ والا صاحب زوجہ ہوگا۔ خائف امان
پائے گا۔ مریض شفا حاصل کرے گا اس کے عذاب میں تخفیف ہوگی گم کردہ

راہ پائے گا۔

۱۹۶۔ جابر جعفی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو سورہ
نور مدت العمر میں ایک بار پڑھے گا خداوند عالم بقدر اپنی تمام مخلوق کے
اس کے نام حسنیات لکھے گا اور بقدر اسی کے گناہ محو کرے گا وہ مقروض
نہ ہوگا اور نہ اس کو رنج ہوگا نہ جنون، نہ جذام ہوگا نہ وسواس اس کی
موت میں تخفیف ہوگی اور روح آسانی سے قبض ہوگی خدا اس کی روزی
میں وسعت عطا فرمائے گا اور معاملات میں کشادگی بخشے گا اور آخرت میں ملائکہ
سے کہے گا کہ میں فلاں شخص سے راضی ہوں تم اس کے لئے استغفار کرو۔

۱۶۸۔ ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ سے نقل کیا ہے کہ فرمایا حضرت نے
ہر شے کے لئے ایک قلب ہے اور قرآن کا قلب یٰسین ہے جو شخص صبح کو پڑھے
گا وہ شام تک محفوظ و مرزوق رہے گا اور جو رات میں سونے سے پہلے پڑھے
گا خدا اس پر فرشتوں کو مقرر کرے گا کہ وہ ہر شیطان رجیم سے اس کی حفاظت
کریں اور ہر آفت سے بچائیں اور اگر ایسی حالت میں مر جائے تو خدا اس
کو داخل جنت کرے گا اور اس کے گھر میں تیس ہزار فرشتے حاضر ہوں گے
جو اس کے لئے استغفار کریں گے اور قبر تک استغفار کرتے ہوئے ساتھ
جائیں گے۔ جب وہ اپنی لحد میں داخل ہوگا تو وہ اس کی قبر کے درمیان
عبادت خدا کریں گے اور ان کی عبادت کا ثواب اسی کے لئے ہوگا
اور حد نظر تک اس کی قبر کشادہ ہو جائے گی اور قبر سے آسمان تک ایک
نور ساطع ہوگا۔ جب تک کہ خدا اس کو قبر سے نکالے اس وقت ملائکہ
اس کو بشارت دیتے جائیں گے اور اسی عالم میں وہ صراط و میزان سے گزر
جائے گا۔ اور اس کو موقف میں پیش خدا کھڑا کریں گے اس وقت بجز ملائکہ
مقربین اور انبیاء و مرسلین کوئی اس سے زیادہ مقرب ایزدی نہ ہوگا لوگ
محزون ہوں گے وہ نہ ہوگا لوگ بیقرار ہوں گے وہ نہ ہوگا پھر خدا اس

کہا اے میرے بندے جس کا چاہے شفیع ہو میں تیری شفاعت قبول
کروں گا جو چاہے مجھ سے مانگ میں تجھے دوں گا۔ پس جو کچھ مانگے گا اور
جس کی شفاعت کریگا قبول ہوگی اس سے محاسبہ نہ ہوگا اور نہ موقف
میں اسے ٹھہرنا ہوگا اور نہ لوگوں کی سی ذلت اٹھانا پڑے گی۔ تب اس
کو ایک کتاب منشور دی جائے گی جسے دیکھ کر لوگ کہیں گے سبحان اللہ
کیا اس بندہ کی کوئی خطا تھی ہی نہیں۔ یہ شخص رفقائے محمدؐ سے ہوگا۔

۱۹۷۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے جو شخص اپنی خواب میں آیہ قُل اِنَّمَا
اَنَا بَشَرٌ مِّثلُکُم۔ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَدًا تک پڑھے تو اس کی
خوابگاہ سے ایک نور مکہ تک پھیل جائے گا اور نور کے درمیان
ملائکہ اس کے بیدار ہونے تک برابر درود بھیجتے رہیں گے اور اگر اس
کی خوابگاہ مکہ میں ہوگی تو بیت المعمور تک ایک نور پھیل جائے گا اور
اس کے بیدار ہونے تک درود بھیجتے رہیں گے۔

۱۹۸۔ فرمایا جناب رسول خدا نے ہر صبح کو اَعُوذُ بِاللہِ السَّمِیعِ العَلِیمِ
مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیم اور سورہ حشر کی آخری آیات جو کوئی پڑھے گا خدا
اس پر ستر ہزار فرشتوں کو معین کرے گا جو اس کی محافظت کریں گے
رات بھر اس پر درود پڑھتے رہیں گے اور اگر اس دن وہ مرے گا تو شہید مریگا۔

توضیح۔ کثرت ثواب کے متعلق پہلے کسی مقام پر توضیح کر دی گئی ہے۔
یہاں صرف سوروں کے خواص و اثرات پر روشنی ڈالنا مقصود ہے
اکثر لوگ آیات و سور کے خواص کتابوں میں دیکھ کر جب کسی غرض کے
لئے پڑھتے ہیں اور ان میں وہ اثرات نہیں پاتے تو کہہ دیتے ہیں یہ سب
جھوٹ ہے کیا وجہ کہ ہم ایک بار نہیں سو بار پڑھتے ہیں مگر اثر نہیں ہوتا۔
ایسے لوگوں کو جاننا چاہیئے کہ اثرات تو اپنے مقام پر صحیح ہیں لیکن ان کے
لئے جیسی پاک اور پاکیزہ زبانیں درکار ہیں وہ ہمارے دہنوں میں نہیں اس

لئے اثر کیسے ہو۔

جملہ آیات انوار الٰہیہ سے ہیں اور ان سب کا تعلق براہ راست نفس
ناطقہ انسانی سے ہے پس جس قدر کسی کی روحانیت قوی ہوگی جس قدر تہذیب
نفس زیادہ کر چکا ہوگا اسی قدر یہ آیات اپنے خواص کو زیادہ نمایاں کرینگی
ہم اس کو ایک حسی مثال سے واضح کرتے ہیں۔ قوت برقی کے اثرات اپنے
تاروں کے ذریعہ سے ہر جگہ پہنچ رہے ہیں گھروں میں روشنی اور کارخانوں میں
مشینیں چلتی ہیں لیکن بعض چیزیں ایسی ہیں کہ ان پر برقی رو کا اثر نہیں ہوتا جیسے
لکڑی اور چینی وغیرہ لہذا کوئی شخص اگر یہ کہہ دے کہ برقی طاقت کا جو کرشمہ
بیان کیا جاتا ہے وہ غلط ہے میں نے بارہا لکڑی اور چینی پر آزمایا مگر کوئی اثر
نہ پایا تو ایک واقف حال بتائے گا کہ برقی اثر میں کوئی کوتاہی نہیں البتہ
جن چیزوں پر تم نے آزمایا ہے ان میں چونکہ اثر قبول کرنیکی صلاحیت نہیں
اس بنا پر وہ کیفیات ظاہر نہیں ہوئیں پس اسی طرح جب تک نفس انسانی
پاک و پاکیزہ نہ ہوگا اور زبان کذب و غیبت کی نجاست سے پاک و
صاف نہ ہوگی اس وقت تک نہ کوئی دعا اثر کر سکتی ہے اور نہ کوئی آیت۔

کبھی ادعیہ کے اثر نہ کرنے کا سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ جس چیز کا
انسان طالب ہوتا ہے وہ علم الٰہی میں اس کے لئے مفید نہیں ہوتی
یا وہ امر کسی اور مصلحت پر مبنی ہوتا ہے لیکن بندہ اپنے ناقص علم
کی بنا پر اس رکاوٹ کو برا جانتا ہے۔ خداوند عالم نے دنیا کی کسی چیز
میں کوئی استمراری اثر نہیں دیا بلکہ اپنے حکم کا تابع رکھا ہے یعنی ہر شے کو
کسی نہ کسی اثر کا مظہر تو ضرور بنایا ہے مگر اپنے قبضۂ قدرت سے باہر
نہیں رکھا دنیا کا ہر سبب اپنے مسبب کا تابع ہے وہ مسبب جب چاہتا
ہے اس شے میں اثر دکھاتا ہے جب چاہتا ہے نہیں دکھاتا چنانچہ
منقول ہے کہ ایک بار جناب موسیٰ بیمار ہوئے زوال مرض کی خدا سے

دوا پوچھی حکم ہوا کہ فلاں پتی کھالو آرام ہو جائے گا۔ دوسری بار
پھر بیمار ہوئے تو یہ سمجھ کر کہ پہلی بار آرام ہو گیا تھا وہی دوا کھالی
اب کی بار بجائے فائدے کے مرض میں زیادتی ہو گئی۔ عرض کی خداوندا
یہ کیا ہوا وحی ہوئی اے موسیٰ دوا خود کسی اثر کو رکھنے والی نہیں وہ
تو محض ہمارے حکم سے اپنا اثر ظاہر کرتی ہے اس وقت ہمارا حکم
تھا کہ مرض کو زائل کردے اس نے کر دیا۔ مگر اس مرتبہ تم نے اپنی رائے
سے استعمال کیا اور ہماری طرف رجوع نہ کی گویا تم مسبب کو چھوڑ کر
سبب کے قائل ہوئے پس اس میں یہ طاقت کہاں تھی کہ بغیر ہمارے حکم
کے کوئی اثر دکھا سکے جو شخص ہم سے رجوع کر کے سبب کی طرف آتا ہے
وہ ضرور فائدہ پاتا ہے۔

پس جو کوئی عارف باللہ ہو کر صدق دل سے اور صحیح اعتقاد
سے آیتوں یا سورتوں کی تلاوت کرے گا اور وظائف پڑھے گا وہ
ضرور بالضرور ان اثرات کو ان میں پائے گا۔ ورنہ بدون عرفان محال ہے۔

ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کیا یہ حدیث
صحیح ہے کہ جو کوئی ستر بار سورۂ الحمد کسی مردہ پر پڑھ دے تو وہ
زندہ ہو جائے گا۔ فرمایا صحیح ہے ستر بار کیا صرف سات بار پڑھنے
سے زندہ ہو سکتا ہے اس نے کہا صرف سات مرتبہ ہی پڑھنے سے
فرمایا صرف ایک بار پڑھنے سے بلکہ صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے
سے اس نے کہا یابن رسول اللہ میں نے تو بارہا اس کا تجربہ کیا مگر یہ اثر
نہ پایا سورہ میں تو وہی اثر ہے البتہ تمہاری زبان میں اثر نہیں اس نے
کہا مجھے کر کے دکھا دیجئے۔ فلاں شخص مرا پڑا ہے آپ چل کر زندہ کر دیجئے
فرمایا چلو جب وہاں پہنچے تو آپ نے سورۂ الحمد صرف ایکبار تلاوت فرما کے اس سے
کہا قُم باذن اللہ وہ فوراً بستر مرگ سے اٹھ بیٹھا آپ نے فرمایا اس کے لئے زبان صدق

(۲۳) قرارت قرآن

(سورۂ مزمل) قرآن کو ترتیل سے پڑھو۔

(۱۹۹) ابو جعفر علیہ السلام سے مروی ہے قرآن پڑھنے والے تین قسم
کے لوگ ہیں ایک وہ جو محض مال دنیا حاصل کرنے کے لئے پڑھتے ہیں اور
بادشاہوں کے اجیر بنتے اور مال سے لوگوں پر قوت حاصل کرتے ہیں دوسرے
وہ لوگ جو حروف قرآن کو حفظ کر لیتے ہیں مگر اس پر عمل نہیں کرتے تیسرے
وہ لوگ ہیں جو قرآن کو مرض قلب کی دوا سمجھتے ہیں اور راتوں کو اس کے پڑھنے
میں جاگتے ہیں اور دنوں میں اس کے پڑھنے کے خواہشمند رہتے ہیں مسجدوں
میں کھڑے ہو کر اس کی تلاوت کرتے ہیں اور بستروں پر اس کی تلاوت
کے شوق میں کروٹیں بدلتے ہیں۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کی وجہ سے خدا بلاؤں کو
دور کرتا ہے اور دشمنوں کو دفع کرتا ہے ان ہی کی دعاؤں کی برکت
سے مینہ برستا ہے یہ پڑھنے والے کبریت احمر سے زیادہ عزیز ہیں۔

(۲۰۰) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے
نقل کیا ہے کہ جس نے قرآن کے بعض حصہ کو بعض پر مارا وہ کافر ہوا میں
تم کو ڈراتا ہوں دین کے استخفاف کرنے اور حکمتوں کے بیع کرنے سے اور
اس سے کہ تم قرآن کو سر دو قرار دو۔

(۲۰۱) فرمایا جناب رسول خدا نے اے علیؑ جہنم میں ایک لوہے کی چکی ہے
جس میں قراء اور علماء دین کے سر پیسے جائیں گے۔

(۲۰۲) فرمایا آنحضرت نے بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن
ان پر لعنت کرتا ہے۔

(۲۰۳) ابو سعید خدری نے آنحضرت سے روایت کی ہے۔ حاملین
قرآن روز قیامت اہل جنت کے شناسا ہوں گے۔

۲۰۴۔ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو شخص اسلام میں برضا و رغبت قلبی داخل ہو اور اس نے قرآن کو پڑھا ہو تو اس کو ہر سال سو دینار بیت المال مسلمین سے ملنے چاہئیں اور اگر اس کو دینار نہ دیئے جائیں گے تو وہ روز قیامت اپنا پورا پورا حق لے لیگا۔

(۲۰۵) ابوذر غفاری نے حضرت رسولخداؐ سے عرض کی میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ قرآن کو سیکھ تو لوں اور اس پر عمل نہ کروں فرمایا آنحضرت نے خدا نہیں عذاب دے گا اس کے قلب کو جس کے اندر قرآن رہا ہو۔

(۲۰۶) فرمایا آنحضرت نے قرآن اگر کسی چمڑے کے اندر بھی ہو گا تو اسے آگ نہ جلا سکے گی۔

(۲۰۷) فرمایا آنحضرت نے قرآن کو لحن عرب اور ان کی سی آواز میں پڑھو اور اپنے کو فاسقوں اور گنہگاروں کی لحن سے بچاؤ میرے بعد ایک قوم ایسی آئیگی جو قرآن کو غنا کی طرح گٹکری کے ساتھ پڑھے گی۔ زہد اور گریہ ان کا تصنع ہوگا اور ان کے ستائش سراؤں کے دل فتنہ سے پُر ہوں گے۔

(۲۰۸) برار بن عازب سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے اپنی آوازوں سے قرآن کو زینت دو کیونکہ اچھی آواز حسن قرآن کو زیادہ کرتی ہے۔

(۲۰۹) علقا بن قیس کہتے ہیں کہ میں قرآن کو زیادہ تحن سے پڑھتا تھا ابن مسعود نے مجھے بلا کر سنا جب میں فارغ ہوا انھوں نے کہا کچھ اور پڑھئے بیشک میں نے جناب رسول خداؐ سے سنا ہے کہ لحن قرآن کی زینت ہے۔

(۲۱۰) فرمایا آں حضرت نے ہر شے کا زیور ہوتا ہے اور قرآن کا زیور صوت حسن ہے۔

(۲۱۱) فرمایا آنحضرت نے آخر زمانہ میں بہت سے جاہل عبادت کرنے والے ہوں گے اور بہت سے فاسق قرآن پڑھنے والے۔

(۲۱۲) عبدالرحمن بن سائبہ سے مروی ہے کہ ایک دن سعد بن ابی وقاص میری طرف سے گزرے میں نے ان پر سلام کیا اور کہا میں نے سنا ہے کہ آپ قرآن اچھی آواز سے پڑھتے ہیں۔ کہا خدا کا شکر ہے۔ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ قرآن حزن کے ساتھ نازل ہوا ہے پس جب تم اسے پڑھو تو روؤ اور اگر نہ رو سکو تو رونے والوں کی سی صورت بنا لو اور تمام کام چھوڑ کر اسی کے ہو جاؤ ورنہ تم ہم سے نہیں۔

(۲۱۳) فرمایا آنحضرتؐ نے جس نے اپنے لڑکے کو قرآن کی تعلیم دی گویا بیت اللہ کے دس ہزار عمرے کیئے اور دس ہزار غلام اولاد اسمٰعیل سے آزاد کیئے دس ہزار بھوکے اور مسکین مسلمانوں کو کھانا کھلایا دس ہزار برہنوں کو لباس پہنایا۔ خدا اس کو ہر حرف کے بدلے نیکی دیتا ہے اور دس گناہ محو کرتا ہے قرآن قبر میں اُس کے ساتھ ہو گا اور میزان میں اس کا پلہ بھاری رکھے گا اور پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا اور قرآن اس وقت تک اس سے جدا نہ ہو گا جب تک وہ اپنی خواہش سے زیادہ عزت اور بزرگی نہ پالے۔

(۲۱۴) حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا آں حضرت نے جو شخص قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کریگا اگرچہ وہ صحیح ہو تو بھی اجر نہ پائے گا اور اگر غلط ہو گی تو گنہگار ہو گا۔

(۲۴) تہلیل، تسبیح و تحمید و تمجید

(۲۱۵) انس بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت رسولخداؐ نے فرمایا کہ جناب موسیٰؑ نے وقت مناجات خدا سے کہا مجھے اپنی معرفت کا سبق پڑھا کہا کہو لا الہ الا اللہ کہا صلوٰۃ کیا ہے۔ فرمایا الہ الا اللہ تم یا روح صلوٰۃ کیا ہے۔ فرمایا لا الہ الا اللہ میرے بندہ کو قیامت تک یہی

کہتے رہنا چاہیئے۔ اگر تمام آسمان زمین جیسے بھاری وزن اور رکھدیئے جائیں۔

توضیح: مطلب حدیث کا یہ ہے کہ چونکہ یہ کلمہ اصل توحید اور ایمان ہے اس لئے دنیا کی کوئی شئے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اگر کوئی شخص دنیا کی تمام چیزوں کا اعتقاد رکھتا ہو اُن کے بنانے والے کا قائل ہو ان کے حدوث کا معتقد ہو مگر توحید کا مُقر نہ ہو تو یہ سب اس کے اعتقاد فاسد قرار پائیں گے اور توحید ہونے کی وجہ سے اس کا کوئی عمل قابلِ قبول نہ ہوگا۔

(۲۱۶) اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ ایک روز حضرت علیؑ کے ساتھ قبرستان کی طرف سے گزرا آپ نے فرمایا سلام ہو اہلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر اے اہلِ لا الٰہ الا اللہ تم نے کلمہ لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کو پایا اے لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ) بحق لا اِلٰہ الا اللہ بخش دے اُس شخص کو جو کہے لا اِلٰہ الا اللہ اور ہم کو محشور کر زمرہ میں ان لوگوں کے جو کہیں لا اِلٰہ الا اللہ۔

(۲۱۷) فرمایا علی علیہ السلام نے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سُنا کہ جو شخص لا اِلٰہ الا اللہ پڑھتا ہوا اقابر کی طرف سے گزرے خدا اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیتا ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر اس کے پچاس سال کے گناہ ہی نہ ہوں فرمایا اُس کے والدین اور بھائیوں کے بخش دیگا۔

فرمایا رسول خدا نے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک سُتون یاقوت کا خلق فرمایا ہے جس کا بالائی حصہ تحت عرش ہے اور اسفل اس مچھلی کی پشت پر ہے جو ساتویں زمین کے نیچے ہے پس جب کوئی بندہ لا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کہتا ہے تو عرش جنبش میں آتا ہے اور ستون کو حرکت ہوتی ہے اور وہ مچھلی بھی حرکت کرتی ہے پس اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اے میرے عرش تو ساکن ہو جا وہ کہتا ہے کیسے ساکن ہوں تو نے قائل لا اِلٰہ الا اللہ کے گناہ کو ابھی معاف نہیں کیا۔

توضیح۔ اس زمانہ میں جب کہ سائنس کی روشنی میں ہر چیز دیکھی جا رہی ہے اور ایک ایک بات پر فلسفیانہ نظر سے موشگافی ہو رہی ہے شاید اس

حدیث پر روشن دماغ حضرات کے بہت سے اعتراض ہوں لہذا بطور دفع دخل مقدر چند باتیں عرض کی جاتی ہیں فلاسفہ قدیم کا خیال تھا زمین صرف ایک ہے چنانچہ اسی بناء پر امام رضا علیہ السلام کی اس حدیث سے بھی انکار کر دیا ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت سے پوچھا کیا مطلب ہے اس آیہ مبارکہ کا هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ فرمایا هٰذِهِ الْاَرْضُ الدنیا والسَّماء الدنیا علیها فوقها قبّة والارض الثّانية فوق السّماء الدنیا والسَّماءُ الثّانیة فوقها قبة یعنی یہ ہماری زمین ہے اور پہلا آسمان ہمارا گنبد ہے۔ اسی طرح ساتوں زمینوں کا ذکر کیا اور آخر میں فرمایا فوقها عرش الرحمٰن سب سے فوق عرش الٰہی ہے اس زمانہ میں علوم کی ایسی ترقی نہ تھی جیسی اب ہے اس لئے یہ بات اصولیین کی سمجھ میں نہ آئی اور صاف طور سے انکار کر بیٹھے مگر اب تحقیقات جدیدہ سے سات زمینیں ثابت ہو گئیں امریکہ اور رُوس اپنی اپنی کمندیں چاند پر پھینک رہے ہیں عنقریب ایک نئی زمین زیر قدم آنے والی ہے لہذا حدیث میں سات زمینوں کا ذکر قابلِ اعتراض نہیں۔ عرش سب سے بالاتر ہے۔ اور ہماری زمین سب سے نیچی ہے لہذا حدیث نے عمود کی ابتداء اور انتہا کو بتا دیا۔

رہا حُوت یعنی مچھلی کا ذکر تو حدیث مذکور میں اسفل ارض پر حُوت کو ظاہر کیا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ہماری زمین سب کروں سے نیچے ہے اور صرف یہی ایک کرہ ایسا کرہ ہے جس پر پانی سمندروں کی شکل میں پایا جاتا ہے اور اس میں مچھلی کا وجود موجود ہے۔ اب رہا ستون کا مسئلہ تو اس سے حضرت کی مراد عمود نور معلوم ہوتی ہے جو مثل یاقوت احمر کے درخشاں اور جس کا سلسلہ عرش سے زمین تک ہے یہ تو ظاہر ہے کہ تمام اجرام فلکی بہ شکل عمود اپنے جسم سے شعاعوں کو نکالتے ہیں اور وہ براہ راست ہماری زمین تک آتی ہیں۔ عرش بھی چونکہ نورانی جرم ہے لہذا اُس کی شعاعیں بھی بہ شکل عمود ہماری زمین تک آنی چاہئیں۔ اب رہا

مچھلی کا حرکت میں آنا اور ستون کا متحرک ہونا تو یہ بھی اظہر من الشمس ہے جب خدا نے شعاع شمس میں یہ طاقت دی ہے کہ وہ ذرّوں کو متحرک کر دیتی ہیں تو اگر عرش کا نور مچھلی کو حرکت میں لے آئے تو کون تعجب کی بات ہے۔

(۲۲۰) امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا نے کہ جس میں چار باتیں ہوں گی وہ اہل جنت سے ہے پہلے لا اِلٰہ الا اللہ کی شہادت۔ دوسرے نعمات الٰہی پا کر الحمد للہ کہے تیسرے گناہ کر کے استغفر اللہ کہے۔ چوتھے مصیبت کے وقت اِنّا للہِ وانّا اِلیہِ راجعون کہے۔

(۲۲۰) فرمایا حضرت رسولِ خدا نے افضل علم لَا اِلٰہ الا اللہ ہے اور افضل دعا استغفار ہے پھر حضرت نے اس آیت کی تلاوت کی فاعلم اَنّہٗ لا اِلٰہ الا اللہ واستغفر لذنبک۔

(۲۲۱) جابر ابن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا جو شخص لَا اِلٰہ الا اللہ کی شہادت کے بعد مرا وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے شرک باللہ کیا وہ داخل نار ہوا۔

(۲۲۲) ابو جعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا نے اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو کہ وہ گناہوں کو مٹا دینے والا کلمہ ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ جو بقید حیات ہیں۔ فرمایا ان کو امن دینے والا ہے اور موت اور مبعوث ہونے کی سختی سے بچانے والا ہے۔

(۲۲۳) فرمایا آں حضرت نے اگر کوئی شخص لا اِلٰہ الا اللہ کہتا ہے تو خدا اس کے لئے جنت میں ایک درخت یاقوت سرخ کا خلق فرماتا ہے جس سے مشک اذفر کی خوشبو آتی ہے اور جس کا پھل شہد سے زیادہ شیریں ہوتا ہے برف سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار اس کے پھل مثل پستان زن باکرہ ستر حلّوں میں سے جھلک مارتے ہوں گے۔

(۲۲۴) ابو عبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے بہترین عبادت قول لا الٰہ الا اللہ جس شخص نے سو مرتبہ کہا وہ اس روز از روئے عمل افضل الناس ہو گا جو کوئی اس کلمہ کو اپنے بستر خواب پر سو مرتبہ پڑھتا ہے خدا اس کے لئے جنت میں ایک گھر بناتا ہے اور جو وقتِ خواب سو مرتبہ استغفار پڑھتا ہے اس کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔

(۲۲۵) حضرت ابو عبداللہ سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا نے جو بندہ مسلم لا الٰہ الا اللہ سے اپنی آواز بلند کرتا ہے یہ کلمہ اس کی زبان سے ختم نہیں ہونے پاتا کہ اس کے گناہ اس کے قدموں کے نیچے اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے اس کے نیچے گرتے ہیں۔

(۲۲۶) امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک روز جبرئیل آ کر حضرت رسول خدا سے کہنے لگے تمہاری اُمت میں اس شخص کے لئے بشارت ہو جو لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ کہے جس نے یہ کلمہ کہا جنت میں داخل ہوا۔

(۲۲۷) حضرت ابو عبداللہ سے مروی ہے کہ جو کوئی سو مرتبہ لا اِلٰہ الا اللہ الملک الحق المبین پڑھتا ہے خدا اس کو فقر سے بچاتا ہے اور اس کی وحشت قبر کو اُنس سے تبدیل کرتا ہے اور تونگری بخشتا ہے اور جنت کا دروازہ اس کے لئے کھولتا ہے۔

(۲۲۸) حضرت ابو عبداللہ سے مروی ہے کہ جو شخص صدق دل سے کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے خدا اس کے لئے ایک طائر کو خلق فرماتا ہے جو اس کے سر پر اپنے پروں کو قیامت تک پھڑپھڑاتا ہے اور اس کلمہ کے کہنے والوں کے لئے یادِ الٰہی کرتا ہے جو شخص ہر روز کلمہ اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهاً وَاحِداً اَحَداً فَرْداً صَمَداً لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً

ولا ولداً ۴۵ مرتبہ کہے خدا اس کو ۴۵ ہزار نیکیاں عطا کرتا ہے اور ۴۵ ہزار گناہ محو کرتا ہے اور ۴۵ ہزار درجہ بلند کرتا ہے اس کلمہ کا جاری کرنا ایسا ہے گویا ہر روز میں ۱۲ مرتبہ قرآن پڑھا خدا ایسے شخص کے لئے جنت میں ایک گھر بناتا ہے

(۲۲۹) انس بن مالک سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا نے جو شخص لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ الملک صلی علیٰ محمد و آلہ کہتا ہے اس کے منہ سے ایک طایر (نورانی) پرواز کرتا ہے عرش کی طرف جاتا ہے اور اپنے صاحب کے لئے اس طرح ذکر الٰہی کرتا ہے جیسے شہد کی مکھیوں سے آواز نکلتی ہے خدا اس سے فرماتا ہے تو نے میری اور میرے رسول کی تعریف کی اب ساکن ہو جا وہ کہتا ہے کیوں کر ساکن ہو جاؤں حالانکہ تو نے ابھی کلمہ لا الٰہ الا اللہ کہنے والے کے گناہوں کو نہیں بخشا پس خدا کہتا ہے ٹھہر جا میں نے اس کے گناہ بخش دیئے۔

توضیح۔ اس قسم کی احادیث سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم مادہ پرستوں کو حقیقت ثواب سمجھانے اور شوق ذکر الٰہی بڑھانے کے لئے یہاں کی گئی ہیں چونکہ ہم لوگ زیادہ تر معاملات کو مادی مثالوں سے سمجھنا چاہتے ہیں اس لئے شریعت حصول ثواب اور کثرت ثواب کو ایک طائر کی مثال دے کر سمجھایا گیا ہے۔

(۲۳۰) حضرت ابو عبد اللہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے خداوند عالم ہر روز تین بار اپنی ذات کی تمجید کرتا ہے پس جو شخص تمجید الٰہی اس طرح کرتا ہے جس طرح خود اس نے اپنی تمجید کی ہے تو اس کو سعادت تمامہ حاصل ہوتی ہے۔ کسی نے پوچھا اس کی صورت کیا ہے فرمایا اس طرح کہنا چاہیئے۔

اَنتَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ رَبُّ العَالَمِین اَنتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ الرحمٰن الرحیم اَنتَ العَلِی الکبیر اَنت اللّٰہُ لا الٰہ اِلَّا اَنتَ مالِك

یومِ الدین انتَ اللّٰہُ لَا الٰہ اِلَّا اَنتَ الغَفُور الرحیم اَنتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ العزیز الحکیم اَنتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلا اَنتَ مِنكَ بَدءُ كُلِّ شَيءٍ والیك یَعُودُ اَنتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ لَم تَزَل ولا تزال اَنتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ خَالِقُ الخَیرِ والشر اَنتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اَنتَ خَالِقُ الجنۃ والنار لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ الاَحَد الصَمَد لَم یَلِد وَلَم یُولَد وَلَم یَکُن لَہٗ کُفُواً اَحد اَنتَ اللّٰہُ وَلَا اِلٰہَ اِلا اَنتَ المَلِكُ القُدُّوس السَّلَامُ المُؤمِنُ المُھَیمِنُ العَزِیزُ الجَبارُ المُتَکَبِّر سبحان اللّٰہ عَمَّا یُشرِکُون اَنتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ الخَالِقُ البَارِیُٔ المُصَوِّر لَكَ الاَسمَاءُ الحُسنیٰ یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الاَرضِ وَھُوَ العَزِیزُ الحکیم اَنتَ اللّٰہُ لَا الٰہ اِلَّا اَنتَ الکَبِیرُ المُتَعَال وَالکِبرِیَاءُ رِدَاءُكَ۔

(۲۵) تسبیح

(سورۂ بنی اسرائیل) ساتوں آسمان اور زمین خدا کی تسبیح کرتی ہیں اور ہر وہ شے بھی جو ان کے اندر موجود ہے۔ کوئی شے ایسی نہیں جو خدا کی تسبیح نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں وہ علیم و غفور ہے۔

(سورہ جمعہ) تسبیح خدا کی کرتی ہے ہر وہ مخلوق جو آسمان و زمین میں ہے۔

احادیث۔ (۲۲۸) فرمایا جناب رسولخدا نے کہ سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا اِلٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر تمام تسبیحوں کی سردار ہے جو شخص ہر روز ۳۰ مرتبہ پڑھے تو اس کے لئے بہتر ہوگا ایک غلام آزاد کرنے سے بہتر ہوگا دس ہزار گھوڑے راہ خدا میں دینے سے اور اپنی جگہ سے

اُٹھنے نہ پائے گا کہ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور ہر حرف کے بدلے اُسے ایک شہر جنت میں ملے گا۔

(۲۳۲) فرمایا آنحضرت نے جو کوئی سو مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھے گا خداوند عالم اُس کا نام صدیقین میں لکھے گا اور اُس کو ثواب صدیقین عطا فرمائے گا اور ہر حرف کے عوض صراط پر ایک نور اس سے تاباں ہوگا اور وہ جنت میں خضر علیہ السلام کا رفیق ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ یہ کہنا معرفتاً تامہ اور عارفاً بحق اللہ کے ساتھ ہو۔

(۲۳۳) فرمایا آنحضرت نے کلمہ سبحان اللہ کہنا بہتر ہے اس چاندی کے پہاڑ سے جو راہ خدا میں دیا جائے اور کلمہ الحمد للہ کہنا بہتر ہے اس سونے کے پہاڑ سے جو راہ خدا میں لٹایا جائے اور لا الٰہ الا اللہ کہنا بہتر ہے دُنیا و آخرت اور مافیہا سے جو کوئی بندہ خدا کے سامنے پیش کرے اور اللہ اکبر کہنا بہتر ہے ہزار غلام آزاد کرنے سے جو شخص ہر روز سو مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اللہ اکبر کہے خدا اُس کے جسم پر آگ کو حرام قرار دیتا ہے۔

(۲۳۴) ابن عباس سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ سے پوچھا کلمہ لاحول ولا قوۃ کہنے کا کیا ثواب ہے فرمایا یہ حاملان عرش کی تسبیح ہے جو شخص ایک بار یہ کلمہ کہے گا خدا اُس کے سو برس کے گناہ بخش دے گا اور ہر حرف کے بدلے سو حسنہ عدلاً فرمائیگا اور اس کے سو درجے بلند کریگا اور اگر ایک بار سے زیادہ کہے تو ہر حرف کے بدلے سو خزانے اور سو زلیعد عطا فرمائیگا۔

(۲۳۵) ابن عمیر نے ہاشم بن سالم سے روایت کی ہے کہ ایک بار رسولؐ کے

پاس کچھ فقیر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مالدار راہِ خدا میں صدقہ دیتے ہیں لیکن ہمارے پاس صدقہ دینے کو کچھ نہیں وہ لوگ حج کرتے ہیں ہم جو حج کی استطاعت نہیں وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہمارے پاس غلام نہیں آپ نے فرمایا جو شخص سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہے گا اس کا ثواب سو غلام آزاد کرنے سے زیادہ ہے اور جو شخص سو مرتبہ سبحان اللہ کہے گا وہ اس روز عمل میں سب لوگوں سے افضل ہوگا سوائے ان لوگوں کے جو اس میں زیادتی کریں۔ جب یہ بات مالداروں نے سُنی تو انھوں نے بھی ان کلمات کو پڑھنا شروع کیا۔ فقرا پھر آنحضرت کے پاس آئے اور فرمایا یا حضرت جو وظیفہ آپ نے ہم کو تعلیم فرمایا تھا وہ اغنیا کو بھی معلوم ہوگیا اور وہ بھی پڑھنے لگے فرمایا یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

(۲۳۶) فرمایا آنحضرت نے جو شخص سبحان اللہ وبحمدہٖ سو مرتبہ صبح کو اور سو مرتبہ شام کو پڑھے خدا اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اگرچہ وہ مثل کف دریا کے ہوں۔

(۲۳۷) ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک بار فقرا خدمت رسولؐ میں حاضر ہو کر کہنے لگے اغنیا بھی اسی طرح نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم لیکن ان کے پاس مال ہے جس سے وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں فرمایا جب تم نماز پڑھا کرو تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر اور دس مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھا کرو پس تم اس کے ذریعے اپنے کو سبقت کرنے والوں میں پاؤ گے۔

(۲۳۸) دو خصلتیں مرد مسلم کو جنت میں پہنچانے والی ہیں اوّل ۳۳ بار سبحان اللہ کہنا ہر نماز کے بعد اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہنا اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنا

دوسرے سوتے وقت دس بار سبحان اللہ اور دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر کہنا۔

(۲۳۹) حضرت ابو عبداللہ سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے جو شخص سبحان اللہ کہتا ہے اور الحمد للہ اور لاالٰہ الا اللہ کا ورد کرتا ہے تو کلمات روزِ قیامت اس کے آگے پیچھے ہوں گے اور باقیات الصالحات میں سے بنیں گے۔

(۲۴۰) حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے جو شخص سبحان اللہ کہتا ہے خدا اس کے لئے جنت میں ایک درخت اگاتا ہے اور جو کوئی لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ کہتا ہے خدا اس کے لئے بھی ایک درخت جنت میں اگاتا ہے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ اس طریقہ سے تو جنت میں ہمارے لئے بہت سے درخت ہو جائیں گے۔ فرمایا لیکن تم اپنے کو ایسی آگ کے پہنچنے سے بچاؤ جو ان کو جلا دینے والی ہو اسی لئے خداوند عالم فرماتا ہے اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔

توضیح۔ اس حدیث نے لوگوں کے اس غلط خیال کی تردید کر دی جو اوراد و وظائف کے ثوابوں کی کثرت پر نظر کر کے کہتے ہیں کہ جب اس قدر ثواب ہم کو یوں معمولی طریقے سے مل جائیگا اور حسنات کی تعداد گناہوں سے کہیں زیادہ ہو جائیگی تو پھر دوزخ میں جانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا یہ حدیث بتا رہی ہے کہ جس طرح خداوند عالم عمل خیر کے عوض بے تعداد اجر فرماتا ہے اسی طرح عمل بد کے عوض بے تعداد نیکیوں کو جلا بھی دیتا ہے پس کثرت ثواب اور زیادہ اجر پر مغرور نہ ہونا چاہیے

نہ معلوم کونسی بدی ایسی ہو جائے کہ وہ سارا کارخانہ دم بھر میں درہم برہم ہو جائے اور ہم بے سر و سامان خاک پر بیٹھے رہ جائیں اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل ھل ننبّئکم بالاخسرین اعمالاً الذی ضلّ سعیھم فی الحیاۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا اولئک الذین کفروا بایات ربھم ولقاءہ فلا نقیم لھم یوم القیامۃ وزنا اے رسولؐ کیا میں تمھیں ایسے لوگ بتاؤں جن کے اعمال خسارہ میں ہیں حالانکہ وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ نیکیاں کر رہے ہیں اور یہ وہی لوگ ہیں جو خدا کی آیات سے کفر کرنے والے اور اس کے ملنے سے انکار کرنے والے ہیں پس ہم ان کی نیکیوں میں روز قیامت کوئی وزن ہی نہ رکھیں گے۔

(۲۴۱) حضرت ابو عبداللہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا ایسا ممکن ہے کہ تم لوگ اپنے سارے کپڑے اور برتن ایک دن جمع کر دو تو وہ آسمان تک پہنچ جائیں۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیونکر پہنچ سکتے ہیں فرمایا کیا میں تم کو بتاؤں ایسی چیز کی جڑ زمین پر ہے اور شاخ آسمان پر ہے۔ سب نے کہا ضرور فرمائیے۔ فرمایا جب تم سے کوئی شخص فریضہ سے فارغ ہونے کے بعد ۳۰ مرتبہ سبحان اللہ و الحمد للہ ولاالٰہ الا اللہ اکبر کہتا ہے تو ان کلمات کی جڑ تو زمین پر رہتی ہے اور شاخ آسمان تک پہنچتی ہے یہ کلمات گرنے، جلنے، ڈوبنے۔ کنوئیں میں گرنے درندے کے کھانے بُری موت مرنے اور اس روز کی آسمانی بلاؤں سے محفوظ رکھتے ہیں اور وہ باقیات الصالحات بنتے ہیں۔

(۲۴۲) فرمایا آنحضرت نے جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت سبحان اللہ والحمد للہ ولاالٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد

وہو یحیی و یمیت بیدہ الخیر وہو علیٰ کل شی ٍٔ قدیر کہے تو خدا اس کو بقدر اس تمام مخلوق کے جو قیامت تک ہونے والی ہے اجر کرامت فرماتا ہے۔

(۲۴۳) فرمایا آں حضرت نے جو شخص سبحان اللہ والحمد للہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم و بحمدہ کہے خدا تین ہزار نیکیاں اس کو عطا کرتا ہے اور تین ہزار گناہ محو کرتا ہے اور ہزار درجے اس کے بلند کرتا ہے اور جنت میں اس کے لئے ایک طائر خلق فرماتا ہے جس کی تسبیح کا تمام ثواب اس کو دیا جاتا ہے۔

(۲۴۴) حضرت ابو جعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جس نے صدق دل سے اور کامل اعتقاد سے سبحان اللہ کہا خدا اس کے لئے ایک طائر خلق فرماتا ہے جو قیامت تک اس کے لئے تسبیح کرتا ہے جو الحمد للہ و لا الٰہ الا اللہ اکبر ہوتی ہے۔

(۲۴۵) حضرت ابو عبد اللہ سے مروی ہے کہ جو شخص الحمد للہ کو صدق دل سے پڑھے گا تو کاتبان فلک کو کام میں لگا دے گا۔ راوی نے پوچھا کاتبان فلک کیونکر کام میں لگیں گے فرمایا وہ کہیں گے خداوندا ہم غیب نہیں جانتے اس کے متعلق کیا لکھیں خدا جواب دے گا اچھا جس طرح اس نے خلوص دل سے الحمد للہ کہا ہے تم بھی اسی طرح اس کے اجر کو لکھو اس کا ثواب میرے اوپر ہے۔

(۲۴۶) انہی حضرت سے مروی ہے کہ جو شخص صبح کو چار بار الحمد للہ رب العالمین کہے اُس نے اس دن کا شکریہ ادا کیا اور جو شام کو کہے اُس نے شام کا شکریہ ادا کیا۔

(۲۴۷) حضرت ابو جعفرؑ سے مروی ہے کہ جس نے تسبیح فاطمہ پڑھا

اور خدا سے استغفار کیا خدا نے اس کا گناہ بخش دیا۔

(۲۴۸) ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جس نے تسبیح فاطمہ کو پڑھا اور پھر خدا استغفار کیا خدا نے اس کے گناہ بخش دیئے۔ مَیں نے حضرت رسُول خدا کو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم فرماتے سُنا پوچھا یا نبی اللہ اس کا ثواب کیا ہے فرمایا وہی جو حاملان عرش کی تسبیح کا ہے۔ جو شخص ایک مرتبہ یہ کلمہ جاری کرے گا خدا اُس کے سو برس کے گناہ معاف کر دے گا۔ اور ہر حرف کے بدلے سو نیکیاں لکھے گا اور اگر ایکبار اور کہے تو ہر حرف کے بدلے صراط پر نور کا ایک خزانہ اور ملے گا۔

(۲۴۹) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جس شخص نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم ہزار مرتبہ کہا خدا اُس کو حج نصیب کرے گا۔ اور اس کی موت میں تاخیر کرے گا کہ حج اُس کو نصیب ہو جائے۔

(۲۵۰) فرمایا حضرت رسُول خدا نے جو ہر روز لاحول ولا قوۃ الا باللہ سو بار پڑھے گا وہ غریب نہ ہو گا۔

(۲۵۱) امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا جو شخص بعد نماز مغرب ۷ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم پڑھے گا خدا اُس سے ۷۰ قسم کی بلائیں دور کریگا جن کی ادنیٰ جذام و برص ہیں۔

(۲۵۶) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جو شخص دن میں سو ۱۰۰ مرتبہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم پڑھے گا خدا اس سے ۷۰ ہزار بلائیں دُور کرے گا۔

(۲۵۳) ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسُولِ خداؐ

نے جو شخص گھر سے باہر نکلتے وقت بسم اللہ کہے تو دو فرشتے کہتے ہیں
تو نے ہدایت پائی اور اگر توکلت علی اللہ کہتا ہے وہ کہتے ہیں تیری
مہم پوری ہوئی اُس وقت شیطان کہتا ہے اب میں اس کا کیا کر سکتا
ہوں تینوں باتیں اس کو حاصل ہو گئیں۔

(۲۶) استغفار

(سورہ نوح) پس میں نے کہا تم اپنے رب سے استغفار کرو
وہ بڑا بخشنے والا ہے اس نے آسمان سے پانی برسایا اور مال و اولاد
سے تمہاری مدد کی اور تمہارے لئے باغات اور نہریں پیدا کیں۔
سورہ انفال' استغفار کرنے والوں کو خدا عذاب نہیں کرتا۔
(سورۂ آلِ عمران' جو لوگ بُرائی کرتے یا اپنے نفسوں پر ظلم کرتے
ہیں اور خدا سے اپنے گناہوں کی بابت طلب مغفرت کرتے ہیں تو
خدا کے سوا گناہوں کا بخشنے والا کون ہے۔

احادیث (۲۵۶) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے
سوتے وقت سو مرتبہ استغفر اللہ پڑھا وہ اس حال میں سوئے گا
کہ گناہ اس طرح اس سے دُور ہو جائیں گے جیسے درخت سے پتے
موسم بہار میں گرتے ہیں صبح کو کوئی اس پر نہ رہے گا۔
(۲۵۵) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسولِ
خدا نے فرمایا استغفار تمہارے لئے ایک حصن حصین ہے عذاب سے
بچانے کے لئے پس تم اکثر استغفار کیا کرو کیونکہ وہ گناہوں سے پاک
کرنے والا ہے۔ خدا فرماتا ہے اے رسولؐ جب تک تم ان میں ہو

اللہ ان کو عذاب نہیں دے گا یہ ایک حصن ذات رسولؐ ہے، اور اللہ
استغفار کرنے والوں کو عذاب نہ دے گا یہ دوسرا حصن ہے۔
(۲۵۶) اسمٰعیل بن سہیل سے مروی ہے کہ میں نے ایک بار ابو جعفر
ثانی علیہ السلام کو لکھا کہ مجھے کوئی ایسی شے تعلیم فرمایئے کہ میں اس
کو نقل کروں اور آپ کے ساتھ دُنیا و آخرت میں رہوں حضرت
نے مجھے لکھا سورۂ انا انزلناہ پڑھا کرو اور استغفار کیا کرو۔
(۲۵۷) فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ فرمایا جناب رسولِ خدا نے
کہ بشارت ہو اس شخص کو جو روز قیامت اپنے صحیفہ عمل میں تمام
گناہوں کے نیچے استغفر اللہ کو پائے۔
(۲۵۸) ابو عبد اللہؑ نے جو شخص ماہ شعبان میں ہر روز ستّر بار استغفر اللہ
الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم الرحمٰن الرحیم و اتوب الیہ پڑھے
گا۔ اس کا نام افق مبین والوں میں لکھا جائیگا راوی نے پوچھا افق مبین
کیا ہے۔ فرمایا وہ پیش خدا ایک ہموار قطع ارض ہے جس میں بہت سی نہریں
ہیں اور ان کے کناروں پر پیاسوں کو سیراب کرنے کے لئے بقدر عدد
نجوم پیالے ہیں۔
(۲۵۹) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جو شخص دن اور رات میں چالیس گناہ
کبیرہ کرے اور پھر نادم ہو کر استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
القیوم بدیع السمٰوات والارض ذوالجلال والاکرام کہے تو خدا
اُس کے گناہوں کو بخش دے گا۔ نہیں ہے بہتری اس شخص کے لئے جو ایک
دن میں چالیس گناہاں کبیرہ سے زیادہ کرے۔
(۲۶۰) فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو شخص بعد نماز فجر ستّر بار

استغف   کا خدا اُس کے گناہ معاف کرے گا اگرچہ اس دن ستر ہزار گناہ ہوں ... جو اس سے بھی زیادہ کرے گا اس کے لئے بہتری نہیں۔

(یہ دونوں حدیثیں بظاہر معارض ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہلی حدیث میں گناہانِ کبیرہ مراد ہیں اور دوسری میں گناہانِ صغیرہ۔

(۲۶۱) فرمایا آنحضرت نے جس نے بعد عصر ستر مرتبہ استغفر اللہ کہا خدا اس کے ستر برس کے گناہ بخش دے گا۔

(۲۶۲) فرمایا آنحضرت نے جس کا استغفار زیادہ ہوتا ہے خدا اُس کے ہر غم میں کشادگی بخشتا ہے اور ہر تنگی میں وُسعت کرامت فرماتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے ملنے کا گمان نہیں ہوتا۔

(۲۶۳) فرمایا آنحضرت نے ہر شے کے لئے ایک دوا ہوتی ہے۔ گناہ کی دوا استغفار ہے۔

(۲۶۴) فرمایا آنحضرت نے استغفار کے بعد کوئی گناہ نہیں رہتا جو کوئی بار بار گناہ صغیرہ کریگا تو یہ تکرار گناہ کبیرہ بن جائیگی۔

(۲۶۵) فرمایا آنحضرت نے افضل اعمال لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے اور افضل دُعا استغفار پھر حضرت نے آیہ فَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ واستغفر اللّٰہ   تلاوت فرمایا۔

(۲۶۶) فرمایا آنحضرت جب تک میں سو بار استغفار نہیں کر لیتا میرے قلب میں گھٹن سی رہتی ہے۔

(۲۶۷) فرمایا آنحضرت نے جو کوئی کسی پر ظلم کرے اور مظلوم مر جائے تو اس کو خدا سے استغفار کرنا چاہیئے یہی اُس کا کفّارہ ہے۔

(۲۶۸) غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ صاحبِ غیبت کے لئے استغفار کیا جائے۔

(۲۶۹) فرمایا آنحضرت نے بہترین قول لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے اور بہترین استغفار اسی لئے خدا فرماتا ہے فَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ۔

(۲۷۰) فرمایا آنحضرت نے تم کو بتاؤں کہ تمہارا درد کیا ہے اور دوا کیا ہے۔ لوگوں نے پوچھا تو فرمایا مرض تمہارا گناہ ہے اور استغفار دوا۔

(۲۷۱) فرمایا حضرت نے خدا سے توبہ کرو میں بھی ہر روز سو بار توبہ کرتا ہوں جو هوالحی القیوم واتوبُ الیہ پڑھے گا خدا اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ بقدر کفِ دریا یا اوراق درخت یا ذرّات ریگ یا ایّام دُنیا کی برابر کیوں نہ ہوں۔

(۲۷۳) حضرت ابو عبداللہ نے فرمایا جو نماز عصر کے بعد ستر بار استغفر اللہ کہے گا خدا اُس کے سات سو گناہ بخش دے گا۔

(۲۷) مسواک

(۲۷۴) حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسُول خدا نے جو شخص دن میں ایک بار مسواک کریگا خدا اس سے راضی ہوگا اور جنّت میں جگہ دے گا اور جو ایک دن میں دو بار مسواک کریگا وہ سنّت انبیا پر۔

اس کی ہر نماز کے بدلے میں سو رکعت کا ثواب عطا فرمائیگا اور وہ شخص فقر سے محفوظ رہے گا اس کے منہ سے بدبو دور ہوگی دماغ تازہ ہوگا۔ فہم تیز ہوگی کھانا ہضم ہوگا بیماری دفع ہوگی۔ جب دانت صاف ہوں گے اور چہرہ پر نور ہوگا تو ملائکہ اس سے مصافحہ کریں گے۔ خدا اس سے ہر مومن و مومنہ کے ہزار برس کا ثواب عطا کریگا

ہزار درجہ اس کے لئے بلند کریگا جنت کے دروازے اس کے لئے
کھول دیگا اور اُس شخص کو داخل کریگا جس کو وہ چاہے گا۔ خدا اس
کی کتاب اس کے داہنے ہاتھ میں دے گا اور اس سے بہت کم حساب
لے گا دروازے اس پر کھلے ہوں گے دنیا ہی میں وہ اپنا جنت والا
گھر دیکھ لے گا۔

جو کوئی ہر روز مسواک کریگا وہ خواب میں حضرت ابراہیم کی زیارت
کریگا اور روز قیامت صفوف انبیا میں داخل ہوگا خدا اسکے دینی اور
دنیوی حاجات کو برلائے گا اور وہ روزِ قیامت عرش کے سایہ
میں ہوگا۔ جنت میں رفیق ابراہیم وانبیاء ہوگا دو رکعت نماز بعد
مسواک خدا کے نزدیک زیادہ محبوب ہے ایسی ستر رکعتوں سے جو
بدون مسواک پڑھی جائیں۔

توضیح۔ بظاہر مسواک کے بارہ میں اس قدر اجر و ثواب فضول سا
معلوم ہوتا ہے لیکن اگر غایرانہ نظر سے دیکھا جائے تو مسواک کی ضرورت
کے لحاظ یہ سب حق بجانب ہے تمام اطبا اور ڈاکٹروں کا اس سے اتفاق
ہے کہ دانتوں کے گندہ رہنے سے بہت سے مہلک امراض پیدا ہوجاتے
ہیں بالخصوص امراض معدہ اسی لئے ڈاکٹر اطبأ دانت صاف رکھنے
پر بڑا زور دیتے ہیں چونکہ صحت کا بڑا دار و مدار دانتوں کی صفائی
پر ہے اس لئے احادیث میں ترغیب دلانے کے لئے بڑا زور دیا گیا ہے۔
چونکہ دانت صاف رکھنے والا خدا کی مشین کو خراب ہونے سے بچائے
رکھتا ہے اس لئے وہ ضرور بڑے اجر و ثواب کا مستحق ہے۔ دانت
صاف نہ رکھنے کی وجہ سے چونکہ صحت میں خلل پڑتا ہے اس لئے عبادت

میں بھی کمی ہوجاتی ہے۔ علاوہ بریں دانت صاف نہ رکھنے والے کے منہ
سے چونکہ بو آنے لگتی ہے اس لئے لوگ اُس کی صحبت سے نفرت کرنے لگتے
ہیں لہذا باہمی ربط وضبط میں خلل پڑتا ہے۔ جن لوگوں کے دانت صاف
نہیں رہتے ان کے خیالات بھی رفتہ رفتہ کثیف ہوجاتے ہیں کیونکہ دانتوں
کی گندگی کا اثر دماغ تک پہنچتا ہے۔ دانتوں میں پیپ پیدا ہوجانے سے
معدہ کا کام خراب ہوجاتا ہے مسواک اوّل تو دانتوں پر جلا آتی ہے۔
ان کے بیچ میں غذا کے جو اجزا ہوتے ہیں وہ رگڑ سے نکل جاتے ہیں نیز
یہ کہ مسوڑوں سے خراب پانی نکل جاتا ہے۔

(۲۸) درود

(سورۂ احزاب) اللہ اور اس کے ملائکہ درود بھیجتے ہیں نبی
پر۔ اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو اور سلام جو سلام بھیجنے کا
حق ہے۔

احادیث۔ (۲۷۸) فرمایا جناب رسول خدا نے جو مجھ پر
ایک بار صلوات بھیجتا ہے خدا اس پر دس بار صلوات بھیجتا ہے اور
جو مجھ پر دس بار بھیجے خدا اُس پر سو بار بھیجتا ہے اور جو سو بار بھیجے خدا
اس پر ہزار بار بھیجتا ہے خدا اس کو ہمیشہ کے لئے عذاب نار سے
امان دیتا ہے۔

(نوٹ) بندوں کے صلوٰۃ بھیجنے سے مُراد طلب رحمت ہے اور
فرشتوں کے صلوٰۃ بھیجنے سے مُراد استغفار اور خدا کے صلوٰۃ
بھیجنے سے مراد رحمت کا نازل کرنا ہے۔

(۲۷۷) فرمایا آنحضرت نے جو میرے اوپر ایک بار صلوٰۃ بھیجے گا
خدا اس کے اوپر باب عافیت کو وا کر دے گا۔ پھر فرمایا جو کوئی میرے
اوپر درود بھیجے گا اس کا ذرہ بھر گناہ نہ رہے گا۔

(۲۷۸) عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسولخدا نے
بہترین لوگ روز قیامت میں وہ ہوں گے جنھوں نے میرے اوپر
بہ کثرت درود بھیجا ہو گا۔

(۲۷۹) فرمایا حضرتؐ نے یا علیؑ جو تمام دن یا تمام دن رات درود بھیجے
مجھ پر واجب ہے اُس کی سفارش کروں۔ اگرچہ وہ اہلِ کبائر سے ہو۔

(۲۸۰) انس بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا
روز قیامت تم میں سے وہ شخص ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب ہو گا
جس نے دُنیا میں کثرت سے مجھ پر صلوٰۃ بھیجی ہو گی جو مجھ پر جمعہ کے
روز یا شب جمعہ سو بار صلوٰۃ بھیجے گا خدا اس کی ہر صلوٰۃ پر ایک فرشتہ
مقرر فرمائے گا۔ وہ میری قبر میں اس طرح داخل ہو گا جس طرح تم کسی
کے گھر میں ہدیہ لے کر داخل ہوتے ہو اور مجھ کو اس شخص کے نام و نسب
سے آگاہ کریگا جس نے مجھ پر درود بھیجا پس میں اس کا نام و نسب و قبیلہ
اپنے ایک صحیفہ میں لکھ لوں گا۔

(۲۸۱) انس سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا جو کوئی
مجھ پر ایک بار صلوٰۃ بھیجے گا اس پر ملائکہ ہزار بار بھیجیں گے اور اُس پر
خدا صلوات بھیجے گا اور جس پر خدا صلوات بھیجے گا اس پر آسمان کی
تمام مخلوق صلوات بھیجے گی۔

(۲۸۲) امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنے گناہوں کا

کفارہ دینے پر قادر نہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ کثرت سے محمدؐ و آل محمدؐ
پر درود بھیجے کہ وہ اس کے گناہوں کو مٹانے والی ہے۔

(۲۸۳) فرمایا آنحضرت نے جس نے میرا ذکر کیا اور درود نہ بھیجا
وہ شقی ہے۔ اور جس نے رمضان کو پایا اور نیکی نہ کی وہ بھی شقی ہے۔
اور جس نے اپنے والدین اور ان کے ساتھ نیکی نہ کی وہ بھی شقی ہے۔

(۲۸۴) جو شخص محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے گا خدا اس کو بہتر شہیدوں کا
اجر عطا فرمائے گا۔ اور گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا گویا ماں
کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

(۲۸۵) جو شخص میری اُمت سے مجھے یاد کریگا اور میرے اوپر درود
بھیجے گا خدا اُس کے گناہوں کو بخش دے گا اگرچہ ذراتِ ریگ سے زیادہ ہو۔

(۲۸۶) فرمایا آنحضرت نے جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا یا اُس کو غور
سے سُنے گا اُس کے تین دن کے گناہ نہ دیکھے جائیں گے

(۲۸۷) فرمایا آنحضرت نے جو کوئی سو مرتبہ روز جمعہ مجھ پر درود بھیجے گا خدا اس کے
اَسی برس کے گناہ معاف کر دیگا۔

(۲۸۸) اُنس بن مالک سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے جو کوئی مجھ پر
درود بھیجے گا ایک ہزار بار تو اس کا مقام جنت ہو گا۔

(۲۸۹) فرمایا آنحضرت نے محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنا برابر ہے خدا کے
نزدیک تہلیل (لا الٰہ الا اللہ) و تکبیر (اللہ اکبر) اور تسبیح (سبحان اللہ)

(۲۹۰) فرمایا آں حضرت نے جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا خدا روز قیامت
اُس کے اوپر نیچے داہنے بائیں ایک نور پیدا کر دے گا جو اُس کے تمام اعضا
کو نورانی بنا دے گا۔

(۲۹۱) فرمایا آنحضرت نے جو مجھ پر درود بھول گیا اُس نے جنت کی راہ گم کر دی۔

(۲۹۲) فرمایا آنحضرت نے میرے اوپر درود بھیجنا صراط پر ایک نُور پیدا کرے گا اور جس کو صراط پر نور حاصل ہوا وہ اہل نار سے نہ ہوگا۔

(۲۹۳) عبداللہ بن عوف سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسُولِ خدا نے بیان کیا کہ مجھ سے جبرئیل نے اے محمد جو تم پر درود بھیجے گا اس پر ستر ہزار فرشتے درود بھیجیں گے اور وہ اہلِ جنت سے ہوگا۔

(۲۹۴) فرمایا آں حضرت نے تمہارا درود میرے اوپر تمہاری دُعاؤں کے لئے پروانہ راہ داری ہے (یعنی اس کے ذریعہ سے تمہاری دُعائیں خدا تک پہنچ سکتی ہیں) اور تمہارے رب کی مرضی کا سبب ہے اور تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے۔

(۲۹۵) فرمایا حضرت نے کوئی دعا ایسی نہیں جس کے اور آسمان کے درمیان حجاب نہ ہو مگر درود بھیجا جاتا ہے تو وہ حجاب ہر طرف ہو جاتا ہے اور دعا اوپر داخل ہوتی ہے ورنہ بلند نہیں ہوتی۔

(۲۹۶) فرمایا حضرت نے جو مجھ پر ایک بار صلوٰۃ بھیجتا ہے خدا دس نیکیاں اُس کے نام لکھتا ہے اور دس گناہ محو کرتا ہے۔

(۲۹۷) فرمایا حضرت نے جمعہ کو میرے اوپر زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ وہ ایک ایسا دن ہے کہ اس میں اعمال کا ثواب دوچند ملتا ہے اور سوال کرو میرے لئے اللہ سے درجہ اور وسیلہ کا جنّت میں لوگوں نے پوچھا درجہ اور وسیلہ کیا ہے فرمایا وہ اعلیٰ درجہ ہے جنّت کا جس کو سوائے نبی کوئی نہیں پا سکتا اور مَیں اُمید کرتا ہوں کہ

وہ نبی مَیں ہوں گا۔

(۲۹۸) فرمایا آنحضرت نے مجھے جبرئیل نے خبر دی ہے کہ خدا فرماتا ہے جو تم پر درود بھیجے گا مَیں بھی اس پر درود بھیجوں گا اور جو تم پر سلام بھیجے گا مَیں بھی اس پر سلام بھیجوں گا۔ یہ سُن کر مَیں نے سجدۂ شکر کیا۔

(۲۹۹) انس سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت نے جو میرے اور میری آل پر درود بھیجے گا میرے حق کی تعظیم کرے گا تو خدا ایک فرشتہ خلق کرے گا جس کا ایک بازو مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہوگا اور اس کے دونوں پاؤں زمین کے اندر ہوں گے اور اُس کی گردن عرش کے نیچے ہوگی۔ خدا اس سے کہے گا تو میرے اس بندے پر درود بھیج جیسا کہ اس نے میرے نبی پر درود بھیجا ہے پس وہ قیامت تک اُس پر درود بھیجتا رہے گا۔

(۳۰۰) ابوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے جس نے میرے اوپر صلوٰۃ کو لکھا ہے جب تک وہ کتاب باقی رہے گی ملائکہ اس پر صلوٰۃ بھیجتے رہیں گے۔

(۳۰۱) امیرالمومنین علیہ السّلام نے فرمایا نبی پر صلوٰۃ بھیجنا گناہوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے پانی آگ کو اور آل نبی پر سلام بھیجنا بہتر ہے غلاموں کے آزاد کرنے سے اور محبت رسُول افضل ہے جواہرات سے یا راہِ خدا میں تلوار چلانے سے۔

(۳۰۲) فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے جب تم نبی کا ذکر کرو تو صلوٰۃ بہت بھیجا کرو کیونکہ جو کوئی نبی پر ایک بار صلوٰۃ بھیجے گا خدا اس پر ہزار بار صلوٰۃ بھیجے گا اور اس کے ساتھ ملائکہ کی ہزار صفیں صلوٰۃ بھیجیں گی

اور خدا کی کوئی مخلوق باقی نہ رہے گی جو خدا اور ملائکہ کے درود بھیجنے
کی وجہ سے صلوٰۃ نہ بھیجے پس اس کو سوائے جاہل مغرور کے کوئی
ترک نہ کرے گا۔

(۳۰۳) امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت
رسولخداؐ نے میں روز قیامت میزان کے پاس ہوں گا جس کے گناہ بہ نسبت
نیکیوں کے زیادہ ہوں گے میں صلوٰۃ کو اس کے پلۂ حساب میں رکھ کر
اسے وزنی کر دوں گا۔

(۳۰۴) امیرالمومنینؑ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسولخدا نے، اگر آلِ محمدؐ
پر درود نہ پڑھا جائے گا کوئی دعا اجابت کو نہیں پہنچ سکتی۔ آسمان
اس کے لئے پردہ بن جائیں گے اور اس کی دعا کو روکیں گے۔

(۳۰۵) ابو عبداللہ علیہ السلام نے صباح بن سبانہ سے فرمایا کہ میں
تجھے وہ شے بتاؤں جس سے خدا تیری ذات کو آتشِ جہنم سے محفوظ رکھے
راوی نے کہا یا ابن رسول اللہ ضرور ارشاد فرمایئے۔ فرمایا صبح کی نماز
کے بعد سو مرتبہ درود بھیجا کر۔

(۳۰۶) حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے بعض کتب
سماوی میں دیکھا ہے کہ جو شخص محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوٰۃ بھیجے گا خدا اس کے
لئے حسنات لکھے گا۔

(۳۰۷) فرمایا حضرت رسولِ خدا نے جو شخص محمدؐ پر صلوٰۃ بھیجے گا خدا اس
کے لئے حسنات لکھے گا۔

(۳۰۸) فرمایا حضرت رسولخدا نے جو شخص روز جمعہ مجھ پر سو مرتبہ صلوٰۃ
بھیجے گا خدا اس کی ساٹھ اخروی حاجات پوری کرے گا۔ جو شخص

نماز صبح اور مغرب کے لئے صلوٰۃ بھیجے گا قبل اپنی جگہ سے اٹھنے اور کلام
کرنے کے خدا اس کی سو حاجتیں بر لائے گا اسے کہنا چاہیئے۔ اِنَّ اللّٰہَ
وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(۳۰۹) ابو جعفر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام سے سنا کہ
جو کوئی بعد نماز صبح و نماز مغرب قبل کسی سے کلام کرنے یا کسی سے کلام
سننے یا کسی جگہ سے قدم اٹھانے کے درود بھیجے گا خدا اس کی سو حاجتوں
کو پورا کرے گا۔ ستر دنیوی اور اخروی۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا صلوٰۃ
اللہ، صلوٰۃ ملائکہ اور صلوٰۃ مومنین کے معنی کیا ہیں؟ فرمایا اللہ کی صلوٰۃ
نام ہے رحمت خدا کا اور ملائکہ کی صلوٰۃ تزکیہ ہے اور مومنین کی صلوٰۃ
ان کی دعا ہے نبی کے لئے جس کسی نے نبی پر صلوٰۃ بھیجی اس نے آل محمدؐ کو مسرور
کیا پھر فرمایا جس نے اس طریقے سے صلوٰۃ بھیجی اس نے آلِ محمدؐ کو مسرور کیا
اللّٰھمّ صلّ علی محمّد و آل محمّد فی الاوّلین وصلّ علی محمّد و آلِ محمّد فی الآ
خرین وصلّ علی محمّد فی المرسلین اللّٰھمّ انی اٰمنت بمحمد و آلہٖ ولا تعذّبنی
ولا تحرمنی یوم القیامۃ عن رؤیتہٖ وارزقنی صحبتہٖ وتوفّنی علی ملّتہٖ
واسقنی من حوضہٖ مشربًا رویًّا ولھنیئًا لا اظماء ابدًا انّک علی کل
شیٍٔ قدیر اللّٰھمّ اٰمنت بمحمّد و آلہٖ، فعرّفنی الجنان وجھہٗ اللّٰھمّ
بلّغ محمّد اَعنی تحیّۃً کثیرۃً وسلامًا اس کے تمام گناہ مٹ گئے خطائیں
بخشی گئیں وہ ہمیشہ خوش رہے گا اور دعا مقبول ہوگی اس کا سوال
پورا ہوگا اور رزق کشادہ اور دشمن کے مقابل فتح ہوگی یہ صلوٰۃ اس کے
لئے خیر کا سبب بنے گی اور جنت میں اس کو رفقائے نبی میں بنائے گی

اور جو کوئی تین بار شام کو یہی صلوٰۃ بھیجے گا اس شخص کو اس کی برابر یہ ثواب
ملیگا جس نے اپنی تہائی نمازیں یا آدھی نمازیں یا کل نمازیں رسول کے لئے
پڑھی ہوں۔

(۳۱۰) حضرت ابو عبداللہ سے منقول ہے کہ ایک شخص آں حضرت کے
پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ میں نے اپنی تہائی نمازیں آپ کے ذریعہ سے
قرار دیں فرمایا بہتر ہے پھر اس نے کہا نصف قرار دیں فرمایا یہ اس سے
افضل ہے اس نے کہا کل قرار دیں۔
فرمایا خدا تیرے مقاصد دینی اور دنیوی پورے کرے گا
ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ اس قرار دینے کا کیا مطلب ہے فرمایا
علیہ السلام نے کوئی شے پیش خدا اس وقت تک نہیں آتی جب تک محمدؐ و
آلِ محمدؐ پر صلوٰۃ بھیج کر شروع نہ کیا گیا ہو۔

(۳۱۱) ایک روز حضرت رسولخدا نے فرمایا یا علیؑ کیا میں تمہیں کوئی
خوشخبری سناؤں عرض کی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ
آپ تو ہمیشہ ہر خیر کے مبشر رہے ہیں ضرور سنایئے فرمایا جبرئیل نے مجھے خبر
دی ہے کہ جو شخص میری امت میں سے مجھ پر اور میرے اہلِ بیت پر درود
بھیجے گا۔ اس کے لئے بابہائے آسمان مفتوح ہو جائیں گے اور اس پر
ملائکہ ستر بار درود بھیجیں گے اگر وہ گنہگار ہو گا تو گناہ اس سے دور
ہو جائیں گے جیسے خزاں میں درخت سے پتے گرتے ہیں اور خداوند عالم
کہے گا خوشا حال تیرا اے میرے بندے اور خوشا حال تمہارا اے میرے
ملائکہ تم میرے نبی پر ستر بار صلوٰۃ بھیجتے ہو اور میں اس پر سات سو بار
صلوٰۃ بھیجتا ہوں اے علیؑ اگر کوئی مجھ پر صلوٰۃ بھیجے اور میرے

اہلِ بیت کو اس میں شریک نہ کرے تو اس کی صلوٰۃ اور آسمان کے درمیان
ستر پردے پڑ جائیں گے اور خداوند عالم فرمائے گا نہیں ہے نیکی اور اجابت
تیرے لئے ملائکہ کو حکم ہو گا جب تک یہ نبی کے ساتھ عترت کو شامل نہ کرے
ہرگز اس کی دعا کو بلند نہ کرو وہ دعا ضرور رکی رہے گی تا وقتیکہ میرے
اہلِ بیت کا الحاق نہ کیا جائے۔

(۳۱۲) حضرت ابو عبداللہ سے کسی نے پوچھا کہ افضل اعمال روز جمعہ کیا ہے
فرمایا بعد عصر محمدؐ و آلِ محمدؐ پر تین مرتبہ صلوٰۃ بھیجنا اور اگر اس سے زاید ہو جائے
تو پھر کہنا ہی کیا ہے جو شخص جمعہ کے دن کہے رب صلّ علی محمدٍ و اھل
بیتِ محمدؐ خدا اس کی دعا قبول کو پورا کریگا جن میں تین دنیوی ہوں گے اور
ستر آخروی۔

(۳۱۳) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا شب جمعہ اور روز جمعہ صدقہ
دینا ایک ہزار حسنہ کی برابر ہے اور شب جمعہ اور روز جمعہ محمدؐ و آل محمدؐ پر
صلوات بھیجنا ہزار حسنہ ہیں جن کی وجہ سے ہزار گناہ ساقط ہوتے
ہیں اور ہزار درجات بلند ہوتے ہیں۔ شب جمعہ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلوات
بھیجنا آسمانوں میں قیامت تک ایک نور پیدا کر دیتا ہے اور ملائکہ
سموات اور وہ فرشتہ جو قبر رسولخداؐ کا محافظ ہے قیامت تک
اس کے لئے خدا سے استغفار کریں گے۔

فائدہ صلوات (از مترجم) یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ صلوٰۃ
کا فائدہ کس کی طرف عود کرتا ہے امت کی طرف یا رسول کی طرف
اس بات کو تو کوئی ذی عقل تسلیم نہ کریگا کہ محمدؐ و آل محمدؐ ایسا نبی اپنی
امت کے ارسال ثواب کا محتاج ہو کیونکہ وہ خیر محض اور مرکز

خیر میں اُن کو لوگوں سے نیکی طلب کرنے کی احتیاج نہیں پس متعین ہوا کہ اس
کا تمام تر ثواب اُمت کی طرف لوٹتا ہے اور صورت اس کی یہ ہے کہ
خداوند عالم کریم بالذات ہے جس کو چاہے دیدے اور جتنا چاہے دیدے
اس کے خزانہ عامرہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور یہ بھی مسلم ہے کہ عطا
مطابق مراتب و درجات ہوتی ہے جس درجہ کا ہوتا ہے ویسا ہی اس
کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہم ناقص و کم ظرف و کم
استعداد لوگ جواد مطلق اور غنی مطلق معبود کے جود و سخا کی قابلیت واستعداد
نہیں رکھتے ہم اس کی رحمت واسعہ کے بلا واسطہ قابل نہیں اس کے
دریائے رحمت کے مقابل ہماری مثال ایک ادنیٰ کوزہ کی ہے۔

ع گنجائش بحر در سبو ممکن نیست۔ اس کی رحمت واسعہ کے لئے
ایک جوہر قابل کی ضرورت ہے کہ اوّلاً بذات اس پر نزول رحمت
ہو اور اس کے واسطہ سے ہم تک پہنچے اور محل قابل و مستعد پہلا
مقام مصدر سے صادر ہونے کا ہے لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ
پس محل نزول رحمت الٰہی وجود پیغمبر صلعم ہے چونکہ وہ نبی کریم اور
مظہر جواد مطلق ہے لہذا وہاں بھی بخل نہیں اس لئے وہ خدا سے لیکر
ہم کم ظرفوں کو پہنچاتا ہے۔ پس صلوات بھیج کر ہم لئیم و بدبخت
اس ذات کریم کے لئے میدان فیاض سے طلب رحمت کرتے ہیں اور
وہ بخیل نہیں لہذا وہاں سے وہ رحمت ہم پر تقسیم ہوتی ہے۔

مثال مادی:- اس کی مثال ایسی ہے جیسے بڑے شہروں میں
پانی کے لئے ایک خزانہ بنایا جاتا ہے (واٹر ورکس) حکام و منتظم
اوّل وہاں پانی پہنچاتے اور بقدر ضرورت اور خواہش اہلِ شہر کو

تقسیم ہوتا ہے اور جب اہلِ شہر کو زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ حکام سے
پانی بڑھا دینے کی درخواست کرتے ہیں اسی طرح جب ہم محتاج رحمت ہوتے
ہیں تو مبداءِ فیاض سے محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود بھیج کر مزید رحمت کے طلبگار
ہوتے ہیں۔

(۲۹) وضو

(سورۂ مائدہ) اے ایمان والو جب تم نماز کو کھڑے ہو تو اپنے منہ اور
ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوؤ اور اپنے سر اور پیروں کا گٹوں تک مسح کرو۔

احادیث:- حضرت ابو عبداللہؑ نے فرمایا کہ جو وضو میں اللہ کا نام
ذکر کریگا تو اس کا تمام جسم طاہر ہو جائے گا اور ایک وضو دوسرے
وضو تک کفارہ بن جائے گا۔ ان گناہوں کا جو ان دونوں کے درمیان
ہوں اور جو اسم خدا کا ذکر نہ کریگا تو اس کا صرف اتنا ہی بدن طاہر
رہے گا جس حصّہ تک پانی پہنچا ہوگا۔

مروی ہے کہ ایک دن حضرت علیؑ کے پاس محمد حنفیہ بیٹھے تھے آپ
نے فرمایا اے محمد وضو کے لئے ظرف لاؤ محمد نے فوراً حکم کی تعمیل
کی آپ نے پہلے دونوں ہاتھ دھوئے اور فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا وَّلَمْ یَجْعَلْهُ نَجِسًا پھر آپ
نے استنجا کیا اور فرمایا اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَاسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَحَرِّمْنِیْ
عَلَی النَّاسِ۔ اس کے بعد وضو فرمایا اور جب کُلّی کی تو فرمایا۔
اللّٰهُمَّ لَقِّنِّیْ حُجَّتِیْ یَوْمَ اَلْقَاكَ وَاَطْلِقْ لِسَانِیْ

(۲۱۳) ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسولِ خدا نے کہ وضو

کرتے وقت اپنی آنکھوں کو کھول لیا کرو شاید وہ اس کی برکت سے نارِ جہنم کو نہ دیکھیں۔

(۳۱۵) ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص باطہارت ہو کر فرش خواب پر جائیگا تو اُس کا فرش مسجد کے مثل ہو گا۔

(۳۱۶) فرمایا جناب رسولِ خدا نے اے علیؑ جب تم وضو کرو تو یہ کہو بسم اللہ اللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُكَ تمام الوضوء والسلام صلوٰۃ وتمام رضوانك وغفرانك۔ پس یہ تمام وضو تمام صلوٰۃ اور تمام مغفرت ہے اور یہی وضو کی زکوٰۃ ہے۔

(۳۱۷) فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے نہیں جائز ہے نماز کسی شخص کی جب تک پانچ عضو (منہ دونوں ہاتھ سر اور پیر) کی طہارت پانی سے نہ ہو اور قلب کی توبہ سے۔

جب وقت نماز آتا تو امیر المومنین علیہ السلام کے اعضائے بدن میں تھرتھری سی پڑ جاتی۔ اور چہرے کا رنگ بدلنے لگتا تھا کسی نے سبب پوچھا تو فرمایا کہ عبد ذلیل کا بارگاہ ربِّ جلیل میں حاضر ہونے کا وقت آیا اسی طرح جب امام حسن علیہ السلام وضو کرتے تو آپ کا رنگ متغیر ہو جاتا اور بدن کا ایک ایک جوڑ کانپنے لگتا کسی نے سبب پوچھا تو فرمایا جو شخص ملک جبار کے سامنے کھڑا ہو گا اس کا رنگ رخِ زرد پڑ ہی جانا چاہیئے اور اعضا میں تھرتھری پیدا ہونی چاہیئے۔ اور جب ہیر نے پانی دیا تو فرمایا اللّٰھُمَّ لا تحرم یدی علی ریح الجنۃ ورد ریحانہا وطیبہا اور جب منہ دھویا تو فرمایا۔ اللھم بیض وجھی یوم تبیض فیہ الوجوہ ولا تسود فیہ وجھی یوم تسود فیہ الوجوہ اور جب داہنا ہاتھ دھویا تو فرمایا۔

اللّٰھُمَّ اعطنی کتابی بیمینی والجنان بیساری وحاسبنی حساباً یسیرا۔ جب بایاں ہاتھ دھویا تو فرمایا اللّٰھُمَّ لا تعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظھری ولا تجعلھا مغلولۃ الی عنقی واعوذبك مقطعات للمیزان جب سر کا مسح کیا فرمایا اللّٰھم برحمتك وبرکاتك وخیرك وعافیتك جب پاؤں کا مسح کیا تو فرمایا۔ اللھم ثبت قدمی علی الصراط یوم تزل فیہ الاقدام واجعل فیما یرضیك عنی یا ذا الجلال والاکرام۔ پھر اپنے فرزند سے فرمایا اے محمد جو کوئی میری طرح وضو کرے گا اور میری طرح ذکر خدا کریگا خداوند عالم اس کے وضو کے ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا کریگا جو اس کے لیے تسبیح و تقدیس کرتا رہے گا اور روز قیامت تک خدا اس کے لئے ثواب دیتا رہے گا۔

(۳۱۸) حضرت ابو عبداللہ نے فرمایا جو شخص وضو کر کے رومال سے اعضائے وضو صاف کریگا اُسے صرف ایک نیکی کا ثواب ملے گا اور جو خشک نہ کرے گا اسے تین نیکیوں کا ثواب عطا کریگا۔

(۳۱۹) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص مغرب کی نماز کے لئے وضو کرے تو اُس کا یہ وضو گناہوں کا کفارہ بن جائے گا جو اُس سے تمام دن میں سرزد ہوئے ہوں گے سوائے گناہان کبیرہ کے۔

(۳۰) اوقات نماز

(بنی اسرائیل) نماز کو قائم کرو زوال شمس کے بعد سے اوّل ظلمت شب تک اور صبح کو نماز ادا کرو بے شک صبح کی نماز کی شہادت دینے والی ہے۔

(سورہ طٰہٰ) اپنے رب کی حمد کی تسبیح کرو قبل سورج نکلنے کے اور قبل اُس کے غروب ہونے کے اور ایک گھڑی رات سے تسبیح کرو اور رات کے دونوں طرفوں میں شاید کہ وہ راضی ہو جائے۔

احادیث:- (۳۲۳) امیر المومنین علیہ السّلام سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے حضرت رسُول خدا سے سوال کیا کہ آپ کی اُمّت پر پانچوں وقت کی نماز کیوں فرض کی گئی ہے؟ فرمایا جب سورج طلوع کرتا ہے اور زوال کے قریب پہنچتا ہے تو اس کا ایک حلقہ یا دائرہ ہے جس میں وقت زوال داخل ہوتا ہے اس میں داخلہ کے بعد ہی سے زوال شروع ہو جاتا ہے پس اس وقت ہر شے ذات الٰہی کی تسبیح کرتی ہے۔ یہی وہ گھڑی ہے جس میں میرا رب مجھ پر صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ پس خدا نے مجھ پر اور میری اُمّت پر اس میں نماز فرض کر دی اور فرمایا اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشھودا اور یہی وہ گھڑی ہے جس میں لوگ روز قیامت جہنم میں ڈالے جائیں گے پس جو مومن اس وقت رکوع سجدہ یا قیام میں رہے گا خدا اس کے جسم پر آگ کو حرام کریگا اور نماز عصر یہ وہ گھڑی ہے جب آدم نے گندم کھایا تھا اور خدا نے اُن کو جنّت سے نکالا تھا پس خدا نے ان کی اولاد کو قیامت تک کے لئے اس وقت کی نماز کا حُکم دیا اور میری اُمّت پر اس کو فرض قرار دیا یہی نماز تمام نمازوں سے زیادہ اس کی حفاظت کرے گی۔

اب رہی نماز مغرب یہ وہ گھڑی ہے جس میں آدم نے توبہ کی اور گیہوں کھانے اور توبہ کرنے کے درمیان تین سو برس ایام دُنیا ہوتے ہیں ایام آخرت

ایک دن ہزار برس کا ہوتا ہے۔ پس یہ دنیوی تین سو برس کا زمانہ روز آخرت کا وہ وقت تھا جو مابین عصر اور عشا تھا حضرت آدم نے اُس وقت تین رکعت نماز پڑھی ایک رکعت اپنی خطا کی بنا پر ایک رکعت حوّا کی خطا کی بنا پر اور ایک رکعت اپنی توبہ کی بناء پر پس خدائے عزّ و جل نے ان تینوں رکعتوں کو میری اُمّت پر فرض قرار دے دیا اور یہی وہ گھڑی ہے جس میں دُعا قبول ہوتی ہے اور یہی وہ نماز ہے جس کا میرے رب نے یوں حکم دیا ہے۔ حین تُمسون وحین تُصبحون۔ رہی نماز عشا تو چونکہ قبر میں تاریکی ہوتی ہے اور روز قیامت بھی تاریکی ہوگی لہذا خدا نے مجھے اور میری اُمّت کو اس وقت کی نماز کا حکم دیا تاکہ قبریں منوّر ہو جائیں اور مجھ کو اور میری اُمّت کو صراط پر نور عطا کرے جس شخص کا قدم نماز عتمہ کی طرف اُٹھے گا خدا اس کے جسم پر نار کو حرام قرار دے گا اور عتمہ وہ نماز ہے جو خدا نے میرے قبل مرسلین کے لئے پسند فرمائی تھی اور نماز صبح اس لیے قرار دی گئی ہے کہ سُورج شیطان کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوتا ہے (یعنی شیطان علی الصبح سُورج نکلنے تک انسانوں کے بہکانے میں پوری کوشش کرتا ہے) پس خدا نے مجھے قبل طلوع شمس نماز پڑھنے کا حکم دیا اور قبل اس کے کہ کافر سُورج کو سجدہ کریں ہم خدا کو سجدہ کرتے ہیں اس نماز میں جلدی کرنا (یعنی طلوع شمس سے پہلے پڑھنا) خدا کو زیادہ محبوب ہے۔ یہی وہ نماز ہے جس کی گواہی ملائکہ روز و شب دیتے ہیں۔ یہودی نے یہ سُن کر کہا آپ سچ کہتے ہیں۔

(۳۲۴) حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب حضرت

آدم جنت سے علیحدہ کئے گئے تو ایک سیاہ داغ ان کے چہرے سے قدموں تک پیدا ہو گیا جسے دیکھ کر وہ بہت محزون ہوئے اور روئے۔ جبریل نے کہا اے آدم اُٹھو اور نماز پڑھو یہ پہلی نماز کا وقت ہے پس وہ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی اس سے وہ داغ اُن کی گردن سے مٹ گیا دوسری نماز کے وقت پھر جبریل آئے اور کہا اے آدم اُٹھو اور نماز پڑھو کہ یہ دوسری نماز کا وقت ہے اُنھوں نے دوسری نماز پڑھی اس مرتبہ وہ داغ ناف تک مٹ گیا اسی طرح تیسری اور چوتھی پڑھی جب پانچویں پڑھی تو وہ داغ بالکل دُور ہو گیا پس خدا کی حمد وثنا کی جبریل نے کہا تمہاری اولاد کے گناہوں کی مثال اسی داغ کی سی ہے جو اُن میں پانچوں وقت نماز پڑھے گا اُس کے گناہ اسی طرح دور ہو جائیں گے جیسے تمہارے داغ۔

(۱۳۱) اذان

(سورۂ مائدہ) جب تم نماز کے لئے ندا دیتے ہو تو لوگ اس کا مذاق اُڑاتے اور کھیل سمجھتے ہیں اے محمدؐ یہ ناسمجھ قوم ہے۔

(۳۲۵) امیر المومنین علیہ السّلام نے اذان کی بابت رسُول سے سوال کیا۔ فرمایا یا علیؑ اذان حُجت ہے میری اُمت پر اور تفسیر اس کی یہ ہے جب مؤذن کہتا ہے اللہ اکبر تو اس سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ خدایا تو میرے اس قول پر گواہ ہے کہ میں اُمت محمدؐ سے یہ کہتا ہوں کہ نماز آپہنچی تم اس کے لئے تیار ہو جاؤ اور دنیوی مشاغل کو چھوڑ دو اور جب وہ کہتا ہے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ تو مقصد یہ ہوتا ہے کہ

اے اُمت محمدؐ۔ اللہ اور اس کے ملائکہ اس بات کو جانتے ہیں کہ میں نے تم کو وقت نماز کی خبر دی ہے۔ پس تم اس کے لئے فارغ ہو جاؤ کیونکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے اور حی علی الصلوٰۃ سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ اللہ اور اُس کے رسُولؐ نے دین کو تم پر ظاہر کر دیا ہے۔ پس تم اسے ضائع نہ کرو بلکہ عہد کرو خدا تمہارے گناہ بخش دے گا تم اپنی نماز کے لئے فراغت حاصل کرو کیونکہ وہ تمہارے دین کا ستون ہے اور حی علی الفلاح سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ اے اُمت محمدؐ۔ خدا نے تم پر ابواب رحمت کو کھول دیا ہے پس کھڑے ہو جاؤ اور اس کی رحمت سے اپنا حصّہ لے لو کہ وہ تم کو دنیا و آخرت میں فائدہ دیگا اور جب اللہ اکبر اللہ اکبر کہتا ہے تو یہ مطلب ہوتا ہے کہ لوگو اپنے نفسوں پر رحم کرو کیونکہ میں تمہارے لئے کوئی عمل اس سے افضل نہیں جانتا پس تم اپنی نماز سے فارغ ہو قبل اس کے کہ تم کو ندامت حاصل ہو اور جب لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اے مسلمانو اس بات کو سمجھ لو کہ میں نے آسمان اور ساتوں زمینوں کی امانت تمہاری گردنوں میں ڈال دی ہے اب چاہے اسے قبول کرو چاہے نہ کرو۔ قبول کرنے والا فائدہ میں رہے گا اور رد کرنے والا نقصان میں ہے میں خدا کے سامنے اس کا دشمن بنوں گا اور جس کا میں دشمن بنوں گا۔ اس کا حال سب سے زیادہ خراب ہوگا۔ اے علیؑ اذان ایک نور ہے جس نے قبول کر لیا نجات پائی اور جو قبول کرنے سے عاجز رہا وہ نقصان میں رہا۔ پھر فرمایا موذنوں کی گردنیں روز قیامت بلند ہوں گی۔ موذن کی اذان کو قبول کرنا گناہوں کا کفارہ ہے اور مسجد کی طرف جانا خدا و رسُول کی اطاعت ہے پس جو خدا و رسول کی اطاعت کرے گا

وہ صدیقین اور شہدار کے ساتھ جنّت میں داخل ہوگا اور داؤد علیہ السّلام
جنّت میں اس کے رفیق ہوں گے اور اس کو داؤد علیہ السّلام کا ثواب ملے
گا۔ فرمایا آنحضرت نے موذن کی اجابت رحمت ہے اور ثواب اس کا
جنّت ہے اور جو کوئی قبول نہ کرے گا میں روز قیامت اس کا دشمن ہوں گا
پس بشارت ہو داعی خدا کے قبول نہ کرنے والے اور مسجد کی طرف چلنے والے
کے لیے جو مومن ہوگا وہ ضرور اس آواز کو قبول کریگا۔

(۳۲۶) جن لوگوں نے موذن اور توبہ کرنے اور شہدا، کے قول کو قبول
کیا وہ ایک ایسے مقام میں ہوں گے جہاں کوئی خوف ان کو ایسے مقام پر نہ
ہوگا جہاں اور سب خائف ہوں گے۔

(۳۲۸) فرمایا آنحضرت نے جس نے موذن کی اجابت کی میں خدا کے سامنے
اُس کا شفیع ہوں گا اور خدا اس کے پوشیدہ اور علانیہ گناہ معاف کر دیگا اور
ہر اُس رکعت کے بدلہ میں جو امام کے ساتھ ادا کریگا سات سو رکعت کا ثواب
عطا فرمائیگا اور ہر رکعت کے عوض جنّت میں ایک شہر عطا کریگا۔

(۳۲۹) فرمایا آنحضرت نے جو شخص اذان کو سن کر اس کی اجابت کریگا
وہ عنداللہ سعدا میں ہوگا۔

(۳۳۰) جو شخص داعی خدا یعنی موذن کی اجابت نہ کرے گا اسلام سے
اس کو کوئی حصہ نہ ملے گا اور جو اجابت کرے گا جنّت اس کی مشتاق ہوگی۔

(۳۲) فضائل مساجد

(سورۂ توبہ) مساجد خدا کو وہی تعمیر کراتا ہے جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان
لایا ہے اور نماز کو قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ کو ادا کرتا ہے اور خدا کے

سوا کسی سے نہیں ڈرتا ایسے ہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔

(سورہ بقر) جب ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ خانہ کعبہ کی بنیادیں اُٹھا رہے
تھے تو کہتے جاتے تھے اے ہمارے رب ہماری اس خدمت کو قبول کر۔

مروی ہے کہ جب حضرت رسُولؐ خدا مسجد میں داخل ہوتے تھے اور
داہنا پیر رکھتے تھے تو یہ فرماتے تھے بسم اللہ اعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم اے علیؑ جو شخص مسجد میں داخل ہو کر یہ کلمات کہے گا خدا اُس کی
ہر نماز کو قبول کرے گا اور ہر رکعت کے بدلہ میں سو رکعت
..... کا ثواب عطا کرے گا اور جب نکلتے وقت یہ کلمات کہے گا
جو میں نے کہے تو خدا اس کے گناہ بخش دے گا اور ہر ہر قدم پر نیکیاں
اس کے نام پر لکھے گا۔

(۳۳۱) فرمایا آنحضرت نے جب کوئی مسجد میں داخل ہو اور کہے اعوذ
باللہ من الشیطانِ الرجیم تو شیطان ہائے کا نعرہ مار کر کہتا ہے
کہ میری کمر ٹوٹ گئی اور خدا اس مصلی کو ایک سال کی عبادت کا ثواب
کرامت فرماتا ہے اور جب یہی کلمات مسجد سے کہتا ہوا نکلے تو خدا
سو نیکیاں اُس کے نام لکھتا ہے اور سو درجے بلند کرتا ہے۔

(۳۳۲) جب کوئی مومن مسجد میں داخل ہو اور داہنا پاؤں اندر
رکھے تو فرشتے کہتے ہیں خدا نے تیری مغفرت کی اور جب باہر نکلے
اور بایاں پاؤں رکھے تو ملائکہ کہتے ہیں خدا نے تیری حفاظت کی اور
تیری حاجتوں کو پورا کیا اور جنّت کو تیرے اس عمل کا بدلہ قرار دیا۔

(۳۳۳) فرمایا علی بن الحسینؑ نے مکّہ کی تسبیح بہتر ہے عراقین کے اس
خراج سے جو راہ خدا میں خرچ کیا جائے اور پھر فرمایا جو مکّہ میں

قرآن کو ختم کرے وہ نہ مرے گا یہاں تک کہ رسول اللہ کو یا ان کی منزلت کو جنت میں دیکھ لے۔

(۳۳۴) فرمایا جناب رسولِ خدا نے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس میں بادشاہوں کا حج بغرض تفریح ہوگا اور اغنیا کا حج بغرض تجارت اور مساکین کا بغرض سوال۔

(۳۳۵) فرمایا امیرالمومنین علیہ السّلام نے مکہ حرم خدا ہے اور مدینہ حرم رسولؐ اور کوفہ میرا حرم ہے جو کوئی جبّار اس میں سے گزرنے کا ارادہ کریگا خدا اس کو توڑ دے گا۔

(۳۳۶) امام محمدؑ باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ اگر اس بات کو جان لیں کہ مسجد کوفہ میں کیا چیز ہے (یعنی وہاں جانے کا کس قدر ثواب ہے) تو البتہ وہ دور دراز مقام سے زاد و راحلہ مہیا کر کے آئیں۔ نماز فریضہ کا اس میں ادا کرنا ایک حج کی برابر ہے اور نافلہ ادا کرنا عمرہ کی برابر۔

(۳۳۷) امیرالمومنین علیہ السّلام نے فرمایا مسجد کوفہ میں نماز نافلہ پڑھنا ایک عمرہ کی برابر ہے جو حضرت رسول خداؐ کے ہمراہ کیا ہو اور فریضہ ادا کرنا اس حج کی برابر ہے جو آنحضرت کے ہمراہ کیا گیا ہو۔ اس مسجد میں ہزار نبیوں اور ہزار وصیوں نے نماز پڑھی۔

(۳۳۸) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السّلام نے کہ کوئی عبد صالح یا نبی ایسا نہیں جس نے مسجد کوفہ میں نماز نہ پڑھی ہو حتیٰ کہ شب معراج حضرت رسولِ خداؐ وہاں پہنچے تو جبریلِ امین نے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کون مقام ہے۔ اے رسولؐ اس وقت آپ مسجد کوفہ کے مقابل ہیں۔ یہاں اترنے کی خدا سے اجازت طلب کیجئے اور دو رکعت نماز پڑھیے اور اس

کے داہنی طرف ایک باغ جنّت کے باغوں میں سے ہے اور آخر میں بھی۔ نماز واجب کا اس میں ادا کرنا ہزار نمازوں کی برابر ہے اور نماز نافلہ پانچسو نمازوں کے مساوی۔ بغیر تلاوت و ذکر کے صرف اس میں بیٹھ جانا ہی عبادت ہے اگر لوگ جان لیں کہ اس میں کیا چیز ہے تو لوگ ہاتھوں اور پیٹ سے اس کی طرف چل کر آئیں۔

(۳۳۹) ابو حمزہؒ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے امام علیہ السّلام سے اسطوانہ سابعہ (ساتواں) کے متعلق سوال کیا فرمایا یہ مقام امیرالمومنین علیہ السّلام کا ہے امام حسنؑ پانچویں ستون کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے جب امیرالمومنین علیہ السّلام نہ رہے تو امام حسنؑ وہاں نماز پڑھنے لگے اور وہ باب کندہ سے متصل ہے۔

(۳۴۰) ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السّلام سے سُنا ہے کہ کیسی اچھی ہے مسجد کوفہ جس میں ایک ہزار نبی اور ایک ہزار وصی نے نماز پڑھی اور اسی کے اندر سے تنور نے جوش مارا اور اسی میں سفینہ نوح جاری ہوا اس کے داہنی طرف رضوان ہے اور وسط میں باغ جنّت ہے اور بائیں طرف مکرہ ہے۔ راوی نے پوچھا مکرہ کے کیا معنی ہیں فرمایا منازل رجیم۔ شیطان، مسجد کوفہ میں ایک نماز وہ ثواب رکھتی ہے جو اور مسجدوں میں ہزار نمازیں۔

(۳۴۱) ابو جعفر علیہ السّلام سے مروی ہے کہ بیت المقدس میں نماز پڑھنا ہزار نمازوں کا ثواب رکھتا ہے اور مسجد اعظم میں سَو نمازوں کا اور مسجد قبیلہ میں ۲۵ نمازوں کا اور مسجد سوق میں بارہ نمازوں کا ثواب اور جو گھر میں ادا کریگا اس کو صرف ایک ہی نماز کا ثواب ہوگا۔

(۳۴۲) فرمایا جناب رسولِ خدا نے مسجد میں بغاوت کی باتیں کرنا نیکیوں کو اس طرح کھا لیتا ہے جس طرح چوپایہ گھاس کو مسجدوں میں کبھی بہ دنِ طہارت داخل نہ ہو ورنہ روز قیامت مسجد اس کی شکایت کرے گی۔ جو شخص بغیر کسی عذر کے مسجد میں سوئے گا خدا اس کو کسی ایسے درد میں مبتلا کریگا جس کا کوئی علاج نہ ہو۔

(۳۴۳) فرمایا آنحضرت نے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ میری اُمت کے لوگ مسجدوں میں آ آکر بیٹھیں گے اور وہاں دُنیا اور حُبِّ دُنیا کا ذکر کریں گے تم ان سے مجالست نہ کرو کیونکہ ان کی کوئی حاجت اللہ کی طرف نہیں۔

(۳۴۴) فرمایا آنحضرت نے جس نے مسجد میں جاروب کشی کی خدا اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے اور جس نے مسجد سے اتنا کوڑا دور کیا جتنا آنکھ میں پڑ جاتا ہے تو خدا اپنی رحمت کے دو حصے اُس کے لیے تحریر کرتا ہے۔

(۳۴۵) امام رضا علیہ السّلام نے فرمایا جن گھروں میں رات کو نماز پڑھی جاتی ہے ان کی روشنی اہلِ آسمان کو ایسی نظر آتی ہے جیسے ستاروں کی روشنی زمین والوں کو۔

(۳۴۶) فرمایا حضرت رسُولِ خدا نے تین چیزیں پیش خدا شکایت کریں گی ان میں ایک مسجد ہے جو ویران ہو اور کوئی نماز نہ پڑھتا ہو۔

(۳۴۷) انس سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص مسجد میں چراغ جلاتا ہے ملائکہ اور حاملانِ عرش اس وقت تک اس کے لیے استغفار کرتے ہیں جب تک اس کی ضو باقی رہتی ہے۔

(۳۴۸) جو شخص ایک رات مسجد میں چراغ جلائے گا خدا اس کے ستر برس کے گناہ بخش دے گا اور ایک برس کی عبادت اس کے نام لکھے گا۔ اور جنّت میں اس کے لئے ایک شہر ہوگا اور جو ایک رات سے زیادہ جلائے گا تو جب دس راتیں تمام ہو جائیں گی تو خدا اُس کو وہ ثواب کرامت فرمائیگا کہ تعریف کرنے والے اس کی تعریف سے عاجز رہیں گے اور اگر ایک ماہ جلائے گا تو خدا آتش دوزخ کو اس پر حرام قرار دے گا۔

(۳۳) فضیلت نمازِ پنجگانہ

(سورۂ المومنون) ان مومنوں نے فلاح پائی جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں۔

(۳۴۹) فرمایا جناب رسُولِ خدا نے کہ ایک فرشتہ سنجائیل نامے پیدا کیا ہے جو نماز پڑھنے والوں کے لیے طلب مغفرت کرتا ہے جب مومنین وضو کر کے نماز صبح ادا کرتے ہیں تو وہ فرشتہ خدا سے ان کے لئے برائت حاصل کرتا ہے جس میں لکھا ہوتا ہے۔ میں اللہ باقی ہوں اے میرے بندو اور اے میری کنیزو تم میری حرز و حفاظت میں ہو اپنی عزت کی قسم میں نے تمہارے شہر تک کے گناہ بخش دیئے۔ اسی طرح جب ظہر کا وقت داخل ہوتا ہے اور مومنین وضو کر کے نماز پڑھتے ہیں تو وہ فرشتہ خدا سے دوسری برائت کو حاصل کرتے ہیں جس میں لکھا ہوتا ہے میں خدائے قادر ہوں اے میرے بندو میری کنیزو میں نے تمہارے گناہ نیکیوں سے بدل دیئے اور تمہارے گناہ بخش دیئے اور میں نے تم سے راضی ہو کر تم کو د

بزرگی میں جگہ دی جب وقت عصر وہ نماز پڑھتے ہیں تو وہ فرشتہ تیسری
برائت حاصل کرتا ہے جن میں لکھا ہوتا ہے میں خدا جلیل ہوں میرا ذکر بزرگ
ہے اور میری شان بڑی ہے اے میرے بندو اور میری کنیزو! میں نے
تمہارے بدنوں پر آگ کو حرام قرار دیا اور تم کو مساکن ابرار میں جگہ
دی اور اپنی رحمت سے شر اشرار کو تم سے دفع کیا اور جب وقت
مغرب نماز پڑھتے ہیں تو فرشتہ چوتھی برائت حاصل کرتا ہے جس میں لکھا
ہوتا ہے میں خدائے جبار ہوں اے میرے بندو اے میری کنیزو! میرے
ملائکہ تمہارے پاس سے خوش ہو کر آئے پس میرے لئے یہ سزاوار ہے
کہ میں تم کو خوش کروں اور تمہاری مرادیں روز قیامت میں پوری کروں
جب وقت عشا آتا ہے اور مومنین وضو کے لئے نماز پڑھتے ہیں تو فرشتہ
پانچویں برائت ان کے لئے حاصل کرتا ہے جس میں لکھا ہوتا ہے میں اللہ ہوں اور
میرے سوا کوئی رب نہیں اے میرے بندو اے میری کنیزو تم نے اپنے
گھروں کو چھوڑا اور میرے گھروں کی طرف تم چلے اور میرے ذکر کو تم
نے خاص کیا اور میرے حق کو تم نے پہچانا اور میرے فرائض کو تم نے ادا
کیا اے سمائیل اور اے ملائکہ تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں ان سے راضی
ہو گیا پس سمائیل بعد نماز عشا تین بار ندا دیتا ہے اے ملائکہ خدائے تعالیٰ
نے مصلیں موحدین کے گناہوں کو بخش دیا پس کوئی جگہ سبع سموات
میں ایسی نہیں جو مصلین کے لئے طلب مغفرت نہ کرتا ہو۔ مردوں اور
عورتوں میں سے جسے خدا نماز شب کی توفیق دیتا ہے اور وہ خلوص سے
کامل وضو کرتا ہے اور نیت صادق قلب سلیم اور بدن خاشع اور
... آنکھ سے نماز پڑھتا ہے تو خدا اس کے پیچھے نو صفیں ملائکہ

کی قرارداد دیتا ہے جس کی ہر صف میں بے شمار ملائکہ ہوتے ہیں اور ہر صف
کا ایک کنارہ مشرق میں اور ایک مغرب میں ہوتا ہے اور جب نماز سے
فارغ ہوتا ہے تو خدا بقدر ان فرشتوں کی تعداد کے اس کے درجات
معین کرتا ہے۔

اس سے بڑھ کر کرم اور بخشش اور کیا ہو سکتی ہے بشارت ہو اس
اُس شخص کو جو اسے حاصل کرے اور وائے ہو اُس پر جو اس سے محروم رہے۔

(۳۵۰) فرمایا آنحضرت نے نماز ستون دین ہے۔

(۳۵۱) فرمایا آنحضرت نے ہر شے کے لئے ایک زینت ہے اسلام کی زینت
نماز پنجگانہ ہے نماز مرضات الہٰی اخت ملائکہ سنت انبیا اصل ایمان۔
اجابت دعا۔ قبول اعمال۔ برکت رزق۔ راحت بدن دشمن سے بچنے کا
ہتھیار اور شیطان سے کراہت کا ذریعہ ہے۔ یہ نماز والے اور ملک الموت
کے درمیان شفیع ہوگی قبر میں چراغ بنے گی دونوں پہلوؤں کے نیچے فرش
ہوگی منکر و نکیر کا جواب ہوگی۔ رنج و خوشی کی مونس ہے قبر سے لے کر
قیامت تک ساتھ جانیوالی ہے۔

(۳۵۲) فرمایا حضرت نے نماز خدا سے قربت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے

(۳۵۳) ہر شے کا ایک رکن ہوتا ہے مومن کا رکن نماز ہے ہر شے
کا ایک چراغ ہے ہے قلب مومن کا چراغ نماز پنجگانہ ہے ہر شے کی
ایک قیمت ہوتی ہے جنت کی قیمت نماز پنجگانہ ہے ہر شے کے لئے ایک
برائت ہوتی ہے مومن کی برائت دوزخ سے نماز ہائے پنجگانہ ہیں نماز میں
دین و دنیا کی بہتری ہے اس سے کافر و مومن اور مخلص و منافق میں امتیاز
ہوتا ہے نماز ستون دین پناہ جسم اور زینت اسلام ہے وہ جسے

کی مناجات اپنے حبیب سے ہے وہ حاجتوں کے پورا کرنے کا ذریعہ ہے اور توبہ کرنیوالوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور احسان کا تذکرہ کرتا ہے مال میں برکت اور رزق میں وسعت کا سبب ہے اس سے دعائیں قبول ہوتی ہیں ملائکہ نماز پڑھنے والے کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ ملحدین کا اس سے رغم انف ہوتا ہے شیاطین دبے رہتے ہیں وہ مومن کے لئے سرور ہے اور ان کے گناہوں کا کفارہ مال کی حفاظت کا سبب ہے۔ قبول شہادت، آبادی مساجد اور زینت بلد ہے، اس کی وجہ سے انسان اپنے خدا سے اظہار تواضع کرتا ہے وہ کبر و غرور کو دور کرتی ہے اس سے خطا ذر کے صدور میں کمی آتی ہے وہ حور العین کا مہر ہے وہ دل میں ہیبت پیدا کرنے والی ہے وہ نزول رحمت کا سبب ہے۔

(۳۵۴) فرمایا آنحضرت نے جس شخص نے اپنا کوئی فریضہ ادا کیا خدا اس کی دعا قبول کرنے والا ہے۔

(۳۵۵) ایمان کا نشان نماز ہے سب سے پہلے جس چیز کے متعلق روز حساب پرسش ہوگی وہ نماز ہے خدا کا پہلا فریضہ نماز ہے اور موت کے وقت تک باقی رہنے والی چیز بھی یہی نماز ہے اور روز قیامت آخر میں جس چیز کا حساب ہوگا وہ بھی یہی نماز ہے جس نے اسے قبول کیا اس کے لئے مابعد کی منزلیں آسان ہوگئیں جس نے قبول نہ کیا وہ بعد کو سختی میں پڑ گیا۔

(۳۵۶) سلمان فارسی سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے اگر کوئی ایسا شخص نماز پڑھے جس کے سر پر گناہوں کا بار ہو تو جب وہ سجدہ میں جائیگا تمام گناہ اس کے سر سے دور ہونے شروع ہو جائیں گے یہاں

تک کہ نماز سے فارغ ہوگا تو سب گناہوں سے بری ہو جائے گا۔

(۳۵۷) اگر کوئی علانیہ نماز پڑھے تو بہتر ہے خفیہ پڑھے تو بہتر ہے خدا فرماتا ہے یہی میرے نزدیک حق ہے۔

توضیح:۔ بعض کج فہم لوگ نماز سے بجد نالاں نظر آتے ہیں اور اس کو ایک احمقانہ عمل سمجھتے ہیں اور نمازیوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں لہذا ضرور ہے کہ اس فریضہ کو عقلی روشنی میں دیکھا جائے تاکہ ثابت ہو کہ نماز میں قیام و رکوع و سجود کس مصلحت کے تحت رکھے گئے ہیں اور یہ بھی پتہ چلے کہ نماز سے کیا فائدہ ہے۔

ترکیب نماز موافق عقل ہے:۔ اتنی بات تو ہر شخص جانتا ہے کہ انسان بہ حیثیت اشرف المخلوقات ہونے کے تمامی مخلوق کا خواہ وہ جمادات ہوں یا نباتات یا حیوانات مرجع و مرکز ہے اور ان تمام اعلیٰ صفات کا جامع ہے جو بہ حیثیت الکلیت بطور خصائص ان میں پائے جاتے ہیں یہ تمام مخلوق اپنے کمال کی انتہا کو پہنچ کر اس قابل ہوتی ہے کہ اپنے کو انسان کے اندر سمو سکے یا اس کی نگاہ التفات کو اپنی طرف کھینچ لے۔ جب پتھر جواہرات بنتے ہیں تب انسان ان کو اپنے زیورات میں لگاتا ہے درختوں میں جب پھل پکتے ہیں تب انسان کھا کر اپنا جزو بدن بناتا ہے۔ حیوانات کی خلقت جب مکمل ہو جاتی ہے تب انسان اس کو کھاتا یا اپنے کام میں لاتا ہے۔ بہرحال یہ مسلم ہے کہ موالید ثلاثہ میں ہر ایک کا کمال ذات انسانی سے ملحق ہونے والا ہے یا بالفاظ دیگر یوں کہیئے کہ جو کمالات ان سب میں من حیث المجموع پائے جاتے ہیں وہ سب کے سب ذات انسان میں مجتمع ہیں۔

پس اس بنا پر لازم آیا کہ جس قسم کی عبادتیں انسان کی ماتحت انواع میں پائی جاتی ہیں وہ سب من حیث المجموع انسان میں پائی جانی چاہئیں ورنہ اشرف واکمل ہونے کا ادعا دیگر انواع کے مقابل درست نہ ہوگا ہماری شریعت نے خصوصیت سے اس امر کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان تمام ارکان کو شامل کر لیا ہے جو جمادات و نباتات و حیوانات میں بہ سلسلہ عبادت پائے جاتے ہیں اور وہ چار ہیں۔ قیام، قعود، رکوع، سجود۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ پتھروں کی شان بتاتی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنی جبین نیاز درگاہ خداوند کارساز میں خاک پہ رکھے ہوئے اپنی زبان میں اس کی تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں اور جب تک کوئی خاص زور نہ پڑے اپنا سر سجدے سے نہیں اٹھاتے۔ اسی طرح درخت بحالت قیام معبود کی عبادت کر رہے ہیں حیوانات میں چوپائے رکوع کی حالت ظاہر کرتے ہیں اور پرندے قعود کی۔ لہذا بحیثیت اشرف مخلوقات یہ سب رکن اس کی عبادت میں ہونے چاہئیں تاکہ دوسری نوع کو اس کے مقابل فخر کا موقع نہ ملے پس یہ نماز اٹھک بیٹھک نہیں ہے بلکہ ایک قابل غور حقیقت اس میں مخفی ہے۔

اب رہا یہ امر کہ جمادات و نباتات وغیرہ جو بے جان ہیں ان کی عبادت کیسی تو اس کے متعلق خدا خود فرماتا ہے کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو تسبیح الہی نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں۔

نماز کا عقلی فائدہ:۔ یہ تو بدیہی بات ہے کہ شکر منعم واجب ہے کیا ہماری عقل اس کو یہ تجویز نہیں کرتی کہ اس منعم حقیقی کا اپنی زبان اور اعضاء سے شکریہ ادا کریں جس نے بے تعداد نعمتیں ہم کو عطا فرمائی ہیں اور ہمارا ہر بن مو اس کے بے پایاں انعام کا منت کش ہے۔ ہماری نماز در حقیقت

اس کا ثبوت ہے کہ ہم خدا کو اپنا معبود جانتے ہیں۔

دنیا کے تمام ادیان میں کوئی نہ کوئی طریقہ عبادت کا ہے جس سے اس دین کے پیرو اپنی اپنی عبادت کرتے ہیں کسی دین نے صرف قیام کو رکھا ہے کسی نے قعود اور کسی نے سجود کو کہیں قعود اور سجود دونوں ہیں اور اسلام نے جو طریقہ نماز تعلیم کیا ہے وہ تمام طریقے اس میں شامل ہیں جو دیگر ادیان نے تجویز کئے ہیں ان کے علاوہ ایک رکن خاص اور بھی ہے جو کسی دین کی عبادت میں نہیں یعنی رکوع۔

پس اب معلوم ہوا کہ دنیا میں جس قدر طریقے اظہار تذلل اور تواضع کے ہو سکتے ہیں وہ سب کے سب اسلام نے اپنی اس عبادت عظمیٰ میں داخل کر دیئے ہیں پس ایک نماز کا ادا کرنا اظہار عبدیت کے تمام طریقوں کو عمل میں لانا ہے۔ پس جو لوگ اس خام خیالی میں ہیں کہ تھوڑی دیر آنکھیں بند کر کے مراقبہ کر لینا عبدیت کے فرض سے سبکدوش ہو جانا ہے یقیناً وہ مقصد اصلی سے دور ہیں کیونکہ مراقبہ میں عبادت کے یہ تمام ارکان ادا نہیں ہوتے۔

دوسرا فائدہ نماز ادا کرنے کا یہ ہے کہ انسان بالطبع اس کا خوگر ہے کہ دوسرے کی مثال سے جلد سبق لیتا ہے پس نماز میں خضوع و خشوع کا اثر دوسروں پر بھی پڑتا ہے اور وہ بھی دوسروں کی دیکھا دیکھی اپنی عبدیت کا اظہار نماز پڑھ کر کرتے ہیں برخلاف مراقبہ کے اس سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ یہ مراقبہ ہے یا افیون کی پینک۔

تیسرا فائدہ یہ ہے کہ نماز کے صدقہ میں ایک ہلکی سی ورزش بھی ہو جاتی ہے جبکہ صرف فریضہ ہی ادا کیا جائے اور اگر اس کے ساتھ سنن و نوافل بھی ادا کئے جائیں تو پھر خاصی ورزش ہے۔ اس

سلسلہ میں مسجد تک آنے جانے میں بھی خاصی ورزش ہو جاتی ہے نماز خدائی فوج کی ایک فوجی ورزش ہے جس میں بدن کو حرکت دینے کی تمام صورتیں موجود ہیں۔

چوتھا فائدہ لباس اور بدن کی صفائی ہے۔ ہر نماز کے لئے وضو میں منہ ہاتھ دھل جاتے ہیں پاکیزہ لباس بھی پہننا پڑتا ہے۔ خذو زینتکم عند کلِ مسجد، کی تعمیل میں نمازی کو لباس اور بدن کی زینت بھی کرنا پڑتی ہے جُنب کو نماز کی وجہ سے جلد غسل کر کے اپنی کثافت کو دور کرنا پڑتا ہے ورنہ بے نمازی کئی کئی روز حالت جنابت میں رہتا ہے

پانچویں نماز کی وجہ سے بندہ کو کئی بار اس کا موقع ملتا ہے کہ وہ اپنے معبود کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے گناہوں کی معافی چاہے اور اپنی حاجت خدا سے طلب کرے۔

(۳۴) تارک الصلوۃ

(سورۂ طٰہٰ) جس کسی نے میرے ذکر سے روگردانی کی اس کی معیشت تنگ ہو گئی اور وہ روز قیامت اندھا محشور ہوگا وہ کہے گا خداوندا مجھے اندھا کیوں محشور کیا حالانکہ میں تو بینا تھا۔ خدا جواب دے گا اس وجہ سے کہ میری آیات تیرے پاس آئیں اور تو نے ان کو بھلا دیا اور آج جیسے دن کو بھول گیا۔

(سورۂ مریم) انھوں نے نماز کو ضایع کیا اور شہوات میں پڑ گئے پس وہ گمراہ ہو گئے۔

(۳۵۸) فرمایا حضرت رسُول خدا نے نماز دین کا ستون ہے جس نے

بالقصد اس کو ترک کیا اس نے اپنے دین کو ڈھایا اور جس نے اوقات نماز کو ترک کیا وہ ویل میں داخل ہوگا اور ویل جہنّم کی ایک وادی ہے۔

(۳۵۹) فرمایا آنحضرت نے جس نے نماز کو بغیر کسی عذر کے چھوڑا اس کے اعمال خبط ہو گئے۔

(۳۶۰) فرمایا آنحضرت نے کفر و عبودیت کے درمیان مابہ الامتیاز ادائے نماز ہے۔

(۳۶۱) فرمایا آنحضرت نے نماز ہائے پنجگانہ کی حفاظت کرو۔ خدا روز قیامت سب سے پہلے نماز ہی کے متعلق سوال کریگا اگر وہ نماز کو پوری طرح بجا لائے ہوں گے تب تو خیر ورنہ ان کا مقام دوزخ ہوگا۔

(۳۶۲) فرمایا آنحضرت نے اپنی نمازوں کو ضائع نہ کرو ورنہ ضائع کرنے والوں کو خدا فرعون و قارون کے ساتھ محشور کرے گا اور خدا کے لئے سزاوار ہے کہ اس کو منافقین کے ساتھ دوزخ میں داخل کرے پس ویل ہے اس کے لئے جو اپنی نماز کی حفاظت نہ کرے (ویل جہنّم کی ایک وادی ہے)۔

(۳۶۳) فرمایا آنحضرت نے جب تک بنی آدم نماز ہائے پنجگانہ ادا کرتے ہیں شیطان اُن سے مرعوب رہتا ہے اور جب نمازوں کو ضائع کر دیتے تو اُن کی جماعت پر قابو حاصل کرتا اور بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

(۳۶۴) امیر المومنین علیہ السّلام فرمایا کرتے تھے کہ بدکاری کی طرف التفات کرنا نماز کو قطع کر دیتا ہے۔

(۳۶۵) فرمایا جناب رسُولِ خدا نے جس نے نماز کو ترک کیا اور اس کے ثواب کی اُمید اور عذاب کا خوف نہ رکھا تو اس کے متعلق کچھ پرواہ نہیں یہودی مرے یا نصرانی یا مجوسی۔

(۳۶۶) فرمایا آنحضرت نے جو کوئی نماز کی الصلوٰۃ کی مدد سے ایک تسمہ
یا ایک کپڑے سے کریگا تو گویا وہ ستر نبیوں کا قاتل ہوا جس میں اول آدمؑ
اور آخر محمدؐ مصطفےٰ ہیں۔

(۳۶۷) فرمایا حضرت نے جس شخص کے لئے امانت نہیں وہ با ایمان
نہیں جس کے لئے عہد ایفائے وعدہ نہیں) اور جو رکوع و سجود پوری
طرح بجا نہیں لاتا اس کی نماز درست نہیں۔

(۳۶۸) سب سے زیادہ سرقہ میں خبیث وہ شخص ہے جو نماز میں سرقہ کرے۔
امیر المومنین نے پوچھا یا رسول اللہ نماز میں سرقہ سے کیا مطلب فرمایا
نماز کا چور وہ ہے جو رکوع و سجود اچھی طرح بجا نہ لائے۔ بیشک خدا ایسے
شخص کے دین میں برکت نہیں۔

(۳۵) فضائل نماز شب

(سورۂ بنی اسرائیل) رات کو نماز تہجد بجا لاؤ جو تمہاری نماز نافلہ ہے
کیا بعید ہے کہ تمہارا رب اس کے وسیلہ سے کسی اچھے مقام پر پہنچا دے۔
(سورۂ مزمل) اے رسولؐ کھڑے رہا کرو آدھی رات تک
(نماز پڑھا کرو) یا اس سے کم و بیش اور قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھو۔

(۳۶۹) امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک شخص امیر المومنین
علیہ السلام کے پاس آیا اور رات میں قرآن پڑھنے کے متعلق سوال کیا آپ نے
فرمایا بشارت ہو اس شخص کے لئے جو دس راتوں خالصاً لوجہ اللہ مرضی
خدا کا خواستگار ہو کر نماز شب ادا کرے تو خدا ملائکہ سے کہتا ہے
اے میرے ملائکہ میرے اس بندہ کے نام اتنے حسنات لکھو جتنے جنت

میں رات کو پتے اور درخت چھوٹتے ہیں اور بقدر ان سے تازہ شاخوں
کے جو درختوں میں پیدا ہوتی ہیں اور جو شخص نماز شب ادا کرتا ہے خدا
اس کی دعا مقبول کرتا ہے اور روز قیامت اس کا نامۂ اعمال اس کے
داہنے ہاتھ میں دے گا۔
جو شخص آٹھ راتوں اس نماز کو پڑھتا ہے خدا اس کو شہید صابر
صادق کا اجر کرامت فرماتا ہے اور اپنے اہلبیت کا شفیع ہوتا ہے۔
جو شخص سات دن بجا لاتا ہے وہ روز قیامت اپنی قبر سے اس طرح نکلے
گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح نمایاں ہوگا اور وہ بجلی
پل صراط سے گزر جائے گا۔
جو شخص چھ رات نماز شب پڑھتا ہے خدا اس کو اپنی طرف رجوع
کرنے والوں میں شمار کرتا ہے اور اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے۔
پانچ رات پڑھنے والا اپنی قبر میں حضرت ابراہیمؑ کا ساتھی ہوگا اور چار رات
پڑھنے والا آندھی کی طرح صراط سے گزر جائیگا اور بے حساب داخل بہشت
ہوگا جو تین رات پڑھے گا فرشتے اس کی منزلت پر غبطہ کریں گے اور اس
سے کہا جائیگا اٹھ اور جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا۔
اور جو نصف رات تک پڑھے گا تو اس کو بقدر زمین کی سعت کے ستر ہزار
گنا سونا دیدیا جائے تو بھی اس کی جزا کی برابر نہ ہوگا اور اس کی یہ
عبادت افضل ہوگی ستر غلاموں کے آزاد کرنے سے اور جو تہائی
رات پڑھتا رہے گا اس کے حسنات بقدر ذرات ریگ ہوں گے جو
شخص تمام رات نماز پڑھے گا اور کتاب اللہ کی تلاوت کریگا وہ رکوع و
سجود بجا لائے گا تو اس کا ثواب یہ ہے کہ وہ گناہوں سے اس طرح علیحدہ

کردیا جائیگا گویا ان کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے جس قدر حسنات خدا نے
خلق فرمائے ہیں اس کے نام سب لکھے جائیں گے اس کی قبر میں روشنی ہوگی
عذاب قبر سے پناہ ملے گی خداوند عالم فرمائے گا میرے اس بندہ کی طرف
دیکھو یہ تمام رات میری مرضی کا طالب بن کر بیدار رہا اس کو فردوس میں
جگہ دے دو اس کے لئے وہ تمام چیزیں ہوں گی جن سے نفس اور جسم
کو لذت حاصل ہوتی ہے۔

(۳۷۰) امام محمد باقر علیہ السّلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسولِ خداؐ
نے جو شخص دس آیتیں پڑھ لے گا وہ غافلین میں شمار نہ کیا جائیگا اور
پچاس پڑھے وہ ذاکرین میں مندرج ہوگا۔ سو [illegible] کریگا۔ اور جو سو
پڑھے گا وہ قانتین اور جو دو سو پڑھے گا وہ خاشعین میں جو تین سو پڑھے
گا وہ فائزین میں پانچ سو پڑھے گا وہ مجتہدین میں اور جو ایکہزار پڑھے
گا اس کے نام ایک قنطار سونے کا لکھا جائے گا اور قنطار پچاس ہزار
مثقال سونے کا ہے اور مثقال ۲۴ قراط کا۔ یہاں معقول کو محسوس
کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے ان قراط میں چھوٹے سے چھوٹا [illegible] جیسے پہاڑ
کی برابر ہوگا اور بڑا بقدر اس فضا کے جو ما بین زمین و آسمان ہے
غالباً ہر چھوٹی اور بڑائی لوگوں کے اختلاف حالات کی بنا پر ہے۔

(۳۷۱) امام محمد باقر علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جو شخص معوذتین
(سورۂ قل اعوذ برب النّاس اور قل اعوذ برب الفلق پڑھے گا
اُس سے کہا جائے گا اے عبد خدا تیرے لئے بشارت ہو تیری دُعا قبول
کی گئی اور تجھ کو بچایا جائے گا نارِ جہنّم سے۔

(۳٦) نمازِ جماعت

(سورۂ بقر) رکوع کرو راکعین کے ساتھ۔

(۳۷۲) فرمایا آنحضرت نے میری اُمّت کی صفیں مثل ملائکہ کی صفوں
کے ہیں آسمان میں جماعت کے ساتھ ایک رکعت پڑھنا ۲۴ رکعتوں کی برابر
ہے اور ہر رکعت خدا کے نزدیک چالیس رکعتوں سے زیادہ بہتر ہے۔

(۳۷۳) فرمایا میرے پاس جبرئیل بعد نماز ظہر ستّر ہزار ملائکہ کے ساتھ
آئے اور کہا خدا نے بعد درود و سلام دو ہدیئے آپ کے لئے ایسے بھیجے ہیں جو
کسی نبی کو نہیں بھیجے میں نے کہا وہ کیا ہیں۔ کہا ان میں سے ایک نماز ہائے
پنجگانہ کو جماعت سے پڑھنا ہے میں نے پوچھا میری اُمّت کو جماعت سے نماز
پڑھنے میں کیا فائدہ ہوگا۔ جبرئیلؑ نے کہا اگر صرف دو آدمی
بھی جماعت میں ہوں گے تو خدا ہر ایک کو ایک ایک رکعت کے بدلے پچاس
نمازوں کا ثواب دیگا اور اگر تین ہوں گے تو ہر ایک کو ڈیڑھ سو پچاس نمازوں
کا ثواب دے گا اور اگر چار ہوں گے تو ایکہزار کا پانچ کو دو ہزار چار سو
نمازوں کا چھ کو چار ہزار آٹھ سو نمازوں کا۔ سات کو نو ہزار ایکسو کا۔
آٹھ کو انیس ہزار ایکسو نو کو ۳٦ ہزار آٹھ سو کا۔ دس کو بہتّر ہزار آٹھ سو
کا اور جب اس سے زیادہ ہوں تو ثواب کا ٹھکانا ہی کیا۔ اگر تمام آسمان و
زمین دریا بن کر سیاہی ہو جائیں اور تمام [illegible] قلم بن جائیں اور تمام
ملائکہ کاتب ہوں تب بھی اس بات پر قادر نہ ہوں گے کہ ایک رکعت کا ثواب لکھ سکیں۔
اے محمدؐ اگر کوئی مومن امام کے ساتھ تکبیرۃ الاحرام کہے تو وہ ساٹھ
ہزار حج و عمرہ سے بہتر ہے۔ اے محمدؐ مومن کی ایک رکعت امام کے ساتھ

پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ وہ ایک لاکھ دینار صدقہ دے اور امام کے پیچھے
ایک سجدہ کرنا بہتر ہے ایک سال کی عبادت سے اور ایک رکعت امام
کے ساتھ پڑھنا سو غلام راہ خدا میں آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ اے [illegible]
جماعت کی سنت پہ قائم رہتا ہے۔ . . . . . بعد مرگ اس پر عذاب قبر نہیں
ہوتا اور نہ قیامت کی سختی اسے پیش آتی ہے۔ اے [illegible] جو کوئی جماعت کو
محبوب رکھتا ہے خدا اور ملائکہ اسے دوست رکھتے ہیں۔

(۳۷۴) ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت نے نماز کو جماعت کے
ساتھ پڑھو اور صبح کی نماز جماعت سے نہ مل سکے تو دن بھر اس کے تدارک
میں روزہ رکھو اور اگر ظہر کی جماعت نہ ملے تو عصر تک [illegible]
رہو اگر عصر کی نہ ملے تو غروب شمس تک ذکر خدا کرتے رہو۔ اور اگر مغرب کی
نہ ملے تو عشا تک نمازیں پڑھے جاؤ اور اگر عشا کی نہ ملے تو شب بیداری
کرو تاکہ شاید اس تدارک سے نماز جماعت کا ثواب مل جائے۔

(۳۷۵) فرمایا حضرت نے امام کے ساتھ پہلی تکبیر کہنا دنیا و مافیہا سے
بہتر ہے۔

(۳۷۶) عبداللہ بن مسعود ایک روز ابتدائی [illegible]
اس کے تدارک میں انھوں نے ایک غلام آزاد کیا اور رسول خدا سے یہ
یہ حال بیان کیا اور عرض کی یا رسول اللہ میری یہ کمی پوری ہوئی یا نہیں،
فرمایا نہیں، اے ابن مسعود اگر روئے زمین کا تمام ذخیرہ خرچ ڈالو
تب بھی یہ فضیلت نہ پاؤ گے۔

(۳۷۷) انس سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے مرد کی ایک نماز با جماعت
ان چالیس برس کی نمازوں سے بہتر ہے جن کو وہ اپنے گھر میں ادا کرے۔

لوگوں نے کہا رسول اللہ کیا تمام دن کی نماز مراد ہے فرمایا نہیں ایک نماز۔

(۳۷۸) فرمایا حضرت نے جب کوئی امام کے پیچھے کھڑا ہوتا ہے تو خدا
اس کو ایک لاکھ بیس ہزار درجے عنایت فرماتا ہے۔

(۳۷۹) فرمایا آنحضرت نے جو کوئی عمامہ کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کرتا
ہے اس کی فضیلت بے عمامہ والے پر وہی ہے جو میری فضیلت امت
پر ہے یا جو دریا میں جہاد کرنے والوں کو خشکی میں جہاد کرنے والوں پر فضیلت
ہے۔ [illegible] ایک شخص عمامہ سر پر رکھ کر میری تمام امت کے ساتھ جن
کے سروں پر عمامہ نہ ہو نماز پڑھے گا تو خدا ان سب کی نمازوں کو اس
کی بزرگی کی وجہ سے قبول کرلے گا جو کوئی عمامہ باندھ کر نماز پڑھتا
ہے ستر ہزار فرشتے اس کے لئے حسنات لکھتے ہیں اور اس کے گناہ محو
کرتے اور درجات بلند کرتے ہیں۔

(۳۸۰) فرمایا آنحضرت نے عثمان بن مظعون سے کہ جس نے نماز صبح کو
جماعت کے ساتھ پڑھا پھر طلوع شمس تک ذکر الٰہی کرتا رہا تو اس کو
فردوس میں ستر درجے ملیں گے اور جو نماز ظہر با جماعت پڑھے گا اس کو
جنت عدن میں پچاس درجے ایسے ملیں گے جن کے درمیان اتنی مسافت
ہوگی کہ ایک سریع السیر گھوڑا پچاس سال میں طے کر سکے اور جو نماز عصر
با جماعت پڑھے گا تو اس کو وہ ثواب ملے گا جو اولاد اسمٰعیل سے اسی غلاموں
کے آزاد کرنے کا ہو اور جو مغرب کی نماز با جماعت پڑھے اس کو ایک
حج مبرور اور عمرہ مقبولہ کا ثواب ملے گا اور جو نماز عشا بجماعت
پڑھے گا تو اس کا ثواب اس شخص کی برابر ہوگا جو لیلۃ القدر کو خدا کی عبادت
میں گزار دے۔

(۳۸۱) فرمایا جناب رسولخداؐ نے ایک شخص تو ایسا ہے کہ جماعت سے نماز ادا
کرتا ہے مگر اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔ ایک شخص ایسا ہے کہ نماز جماعت
سے تو ادا کرتا ہے مگر ایک ہی نماز کا ثواب پاتا ہے اور جماعت کا کوئی اجر
نہیں ملتا ایک شخص ایسا ہے کہ نماز جماعت سے ادا کرتا ہے اور ایک ہی نماز
کا ثواب پاتا ہے اور جماعت کا کوئی اجر نہیں ملتا ایک شخص جماعت سے نماز
پڑھتا ہے اور ستائیس نمازوں کا ثواب پاتا ہے۔ پانچ نمازوں کا ثواب
پاتا ہے۔ جابر ابن عبداللہ انصاری نے عرض کی یا رسول اللہ ہماری سمجھ
میں بات نہیں آئی فرمایا جو کوئی اپنا سر قبل امام کے اٹھاتا ہے یا قبل
امام کے جھکاتا ہے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی اور جو اپنا سر امام کے ساتھ
جھکاتا ہے اور امام کے ساتھ اٹھاتا ہے اس کو ایک نماز کا ثواب
ملے گا جماعت سے کوئی نصیب نہیں پا سکتا اور جو بعد امام کے سر جھکاتا
اور اٹھاتا ہے اس کو ۲۴ نماز کا ثواب ملتا ہے اور مسجد کے اندر صفوں
میں جگہ نہ پاکر تنہا کھڑے ہو کر ایک شخص کو پچھلی صف سے لے کر اس کے ساتھ
نماز پڑھے تو اس کو پچاس نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور جو مسواک
کے بعد نماز جماعت پڑھتا ہے اس کو ستر نمازوں کا ثواب ملتا ہے
اور جو مؤذن ہو اور تمام اوقات میں اذان دیا کرتا ہو تو اسے دو سو
نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص امام ہو اور حق امامت پوری
طرح ادا کرے اس کو پانچسو نمازوں کا ثواب ملے گا۔

کسی نے پوچھا یا حضرت یہ کیا بات ہے کہ صرف نماز ہی کے لئے
اذان ہے اور کسی عبادت کے لئے نہیں۔ فرمایا نماز احوال روزِ
قیامت سے مشابہ ہے لہذا اذان اس پہلی صور سے مشابہ ہے جس سے

لوگوں کی موت واقع ہوگی اور اقامت صور ثانی سے مشابہ ہے جیسا
کہ خدا فرماتا ہے "پس سنو جس دن ندا دیگا ندا دینے والا مکان قریب سے"
یوم یقوم الناس لرب العالمین لوگ اس روز رب العالمین
کے حکم سے کھڑے ہوں گے اور تکبیر کے لئے ہاتھ اٹھانا مشابہ ہے روزِ
قیامت لوگوں کے ساتھ اُٹھانے سے جو اپنے نامہ اعمال لینے کے لئے اٹھیں
گے اور قرأت نماز میں مشابہ ہے اُس حالت سے جب لوگ اپنا اپنا
اعمال نامہ خدا کے سامنے پڑھیں گے۔ اِقرأ کتابکَ کفیٰ بنفسِکَ
الیومَ علیکَ حسیباً۔ اپنے نامۂ اعمال کو پڑھ آج تیرا نفس ہی تیرے
لئے حساب کرنے کو کافی ہے' اور رکوع مشابہ ہے اس خضوع خلائق سے
جو روز قیامت پیش خدا ہوگا جیسا کہ فرماتا ہے وَعنتِ الوجوہ للحی القیوم
اور سجدہ مشابہ ہے اس سجدہ سے جو روز قیامت تمام مخلوق کرے گی
جیسا کہ فرماتا ہے یومَ یکشف عَن صاقٍ ویدعونَ اِلی السجود اور
تشہد مشابہ ہے اس ذکر سے جو پیش خدا ہوگا جیسا کہ فرماتا ہے فریق
فی الجنۃ و فریق فی السَّعیر الخ

(۳۸۲) فرمایا آنحضرت نے جو شخص بیت اللہ کے جوار میں رہتا ہو اور
تین دن متواتر جماعت میں حاضر نہ ہو اس پر ملائکہ اور انسانوں کی لعنت
ہوگی اگر وہ شادی کرنا چاہے تو اس کو لڑکی نہ دو اور بیمار ہو تو عیادت
نہ کرو اور اگر مصیبت میں مبتلا ہو تو اُسے پناہ نہ دو کہ نہ اُس کی نماز
ہے نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ جہاد۔ اگر ایسا شخص مرجائے تو
کفر کی موت مرے گا۔

(۳۸۳) عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے

کو میرے پاس جبرئیل و میکائیل و اسرافیل اور عزرائیل آئے اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اسی ہزار فرشتے تھے۔ انھوں نے کہا اے محمدؐ خداوند عالم بعد تحفہ درود و سلام ارشاد فرماتا ہے کہ اپنی اُمت کو یہ پیغام پہنچا دو کہ جو شخص نماز جماعت سے دور رہنے کی حالت میں مرجائے گا وہ جنت کی بو نہ سونگھے گا اگرچہ تمام روئے زمین کے لوگوں سے اس کے اعمال زیادہ ہوں اور نہ اُس کی توبہ قبول ہوگی اور نہ فدیہ۔ اے محمدؐ تارک جماعت میرے نزدیک اور میرے ملائکہ کے نزدیک ملعون ہے خدا نے ان پر توریت و زبور و انجیل میں لعنت کی ہے تارک جماعت کی کوئی دعا قبول نہ ہوگی اور نہ اس پر رحمت الٰہی کا نزول ہوگا۔ ایسا شخص تمہاری اُمت کا یہودی ہوگا۔ ایسے لوگ بیمار ہوں تو ان کی عیادت نہ کرو۔ اگر مرجائیں تو اُن کے جنازہ کی مشایعت نہ کرو۔ میں کسی زمین پر چلنے والے سے اتنی عداوت نہیں رکھتا جتنی تارک جماعت سے۔ اے محمدؐ میں نے ہر ذی حیات کو حکم دیا ہے کہ وہ تارک جماعت پر لعن کریں نماز جماعت کا چھوڑنے والا بدتر ہے شراب پینے والے خونریزی کرنے والے اور سود کھانے والے سے ایسے شخص کو جنت سے کوئی حصہ ملنے والا وہ بدتر ہے نباش (قبر کھود کر مردہ نکالنے والا) سے جھوٹی حدیث بیان کرنے والے اور جھوٹی گواہی دینے والے سے بھی بدتر ہے وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

توضیح۔ تارک الصلوٰۃ کے لئے احادیث میں جو شدید عذاب کا ذکر ہے وہ بظاہر مبالغہ معلوم ہوتا ہے لیکن اگر یہ پتہ چل جائے کہ شارع نے جماعت قائم کرنے میں فلاح معاشرت و تمدن کا کیسا زبردست

پہلو مضمر رکھا ہے تو پھر کسی عقل کو قبول کرنے میں انکار نہ ہوگا۔ جماعت کو ترک کرنے والا درحقیقت معاشرت و تمدن کے ایک نہایت مفید اور سودمند قانون کا توڑنے والا ہے۔ کیونکہ جماعت سے مقصود شارع یہ ہے کہ مسلمان ایک مقام پر جمع ہوں اور ایک دوسرے کے احوال سے باخبر ہوں اس روزانہ اجتماع میں اور بھی بے تعداد فوائد مدِنظر رکھے گئے ہیں۔

اوّل۔ یہ کہ اس اسلامی اجتماع کا دوسری اقوام پر ایک خاص اثر پڑتا ہے اور وہ ان کے روابط و اتحاد کو دیکھ کر ان کے افراد پر ظلم کرنے کی جرأت نہیں کرتے۔

دوم۔ جب بہت سے لوگ مل کر کسی کام کو کرتے ہیں تو اس میں کامیابی کا پہلو زیادہ نمایاں رہتا ہے ہر شخص شوق و ذوق سے حصہ لیتا ہے جو اس سے علیٰحدہ ہوتے ہیں ان لوگوں کے دل میں بھی گدگدی پیدا ہوتی ہے اور اس جماعت میں شریک ہونے کو دل چاہتا ہے۔

سوم۔ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے میں عبادت کی عظمت اور بزرگی لوگوں پر ظاہر ہوتی ہے اور نماز میں دیکھا دیکھی لوگ شامل ہوجاتے ہیں۔

چہارم۔ جب لوگ بغرض نماز جماعت کسی مقام پر جمع ہوتے ہیں تو ان کو آپس میں تبادلۂ خیال کا موقع ملتا ہے ایک کو دوسرے کے تجربے سے فائدہ پہنچتا ہے۔ ایک کے اخلاق کا دوسرے پر اثر پڑتا ہے۔ آپس میں اُنس و محبت کا سلسلہ قائم ہوجاتا ہے اور مواسات و ہمدردی کی بنیاد پڑتی ہے۔ دینی اور دنیوی مسائل میں تذکرہ کا موقع ملتا ہے اپنی قومی حالت کو ترقی دینے اور مفاسد کا سدِ باب کرنے میں جدوجہد کا بار بار موقع

ملتا ہے۔

غرض اسی طرح کے بے شما فوائد ہیں جو نماز جماعت سے وابستہ ہیں۔ آج تمام متمدن اقوام مسئلہ تنظیم پر ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں اور جا بجا ملکوں میں کانفرنس اور سوسائٹیاں قائم کی جاتی ہیں جن کے باعث نہ صرف شہروں میں بلکہ قصبوں اور قریوں میں بے شمار چھوٹی چھوٹی انجمنیں کام کرتی ہیں شارع علیہ السّلام نے اسی تنظیم پر نظر رکھتے ہوئے نماز میں جماعت کا حکم دیا ہماری ان دینی انجمنوں کے دنیوی انجمنوں سے زیادہ فوائد ہیں۔ ہماری سالانہ کانفرنس حج بیت اللہ ہے جس کے تحت میں نماز عیدین اور نماز پنجگانہ چھوٹی بڑی جماعتیں ہیں جو قومی تنظیم کے بہترین ذرائع ہیں پس جو کوئی جماعت سے انحراف کرتا ہے خدا و رسولؐ کی بہت سی دینی اور دنیوی مصلحتوں کو فوت کرنا چاہتا ہے۔ چونکہ نماز جماعت میں بے شمار فوائد مضمر ہیں لہذا شرع نے تارک کے لئے سزائیں بھی ایسی ہی سخت تجویز کی ہیں۔

مجھے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ ہماری شیعہ جماعت نے نماز کو بجماعت ادا کرنے میں انتہائی غفلت سے کام لیا ہے یہی وجہ ہے کہ شیعی مساجد میں باجماعت نماز کا انتظام بہت کم ہے۔ اہل سنت نے جس قدر مسئلہ امامت کو عام کر دیا ہے اتنا ہی حضرات شیعہ نے اخص بنا دیا ہے غرض کہ افراط و تفریط نے شارع کا اصلی مقصد کھو دیا۔ شیعہ حضرات اپنے پیش نماز کو ایک معصوم کی صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں اور صرف انہی شرائط تک محدود نہیں رہتے جو شارع نے امام جماعت کے لئے معین کر دی ہیں انہی سخت شرائط کی وجہ سے ان کے علما نماز پڑھانے سے گھبرانے لگے جس کی خاص وجہ یہ ہے کہ نماز پڑھانا تو آسان ہے مگر آپ کو فرشتہ

بنانا نہ صرف دشوار بلکہ محال ہے۔ مومنین ایسا پیش امام چاہتے ہیں جو دنیوی معاملات سے اتنا الگ رہے کہ اُسے کھانے پینے کی خواہش ہو نہ لباس کی احتیاج نہ مکان کی ضرورت نہ مال کی حاجت سوائے نماز پڑھانے کے کسبِ معاش کے لئے کوئی پیشہ اختیار نہ کرے حالانکہ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا لیس منّا من ترك الدنیا للاخرة والاخرة للدنیا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو آخرت کو دنیا کے لئے دنیا کو آخرت کے لئے چھوڑ دے، بڑا غضب یہ ہو گیا کہ لوگ امام مفترض الطاعہ کے اوصاف امام جمعہ و جماعت میں تلاش کرنے لگے حالانکہ مسئلہ شرعی یہ ہے کہ جو گناہان کبیرہ کا مرتکب نہ ہو اور گناہانِ صغیرہ پر مصر نہ ہو اور مسائل ضروریہ سے واقف ہو قرأت صحیح کر سکتا ہو۔ مرد ہو کوئی قابل نفرت مرض نہ رکھتا ہو مگر یہاں تو اور بہت سے اوصاف دیکھے جاتے ہیں۔ مزدور نہ ہو۔ کسان نہ ہو۔ تاجر نہ ہو پیشہ ور نہ ہو آنکھوں میں سُرمہ نہ لگائے سر میں تیل نہ ڈالے لباس قیمتی نہ پہنے پھر سب کو خوش رکھے ذرا سی بات کسی کے خلاف ہوئی اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑ دی گئی گویا یہ پیش نماز پر ایک احسان تھا جسے ختم کر دیا گیا ایسے بے عقلوں کو کون سمجھائے کہ یہ تم نے اپنا ہی نقصان کیا کہ ثواب جماعت سے محروم ہو گئے نہ کہ اس عالم دین کا۔

(۳۶) فضیلت ادائے زکوٰۃ

(سورۂ بقر) کون ہے جو خدا کو قرض حسنہ دے خدا اس کو بدلے میں چند گنا عطا فرمائے گا۔ دوسرے مقام پر فرماتا ہے ان کے مالوں سے صدقہ لو کہ یہ صدقہ ان کے مال کو پاک صاف بنا دے گا۔ پھر فرماتا ہے

جو لوگ اس چیز کے دینے میں بخل کرتے ہیں جو خدا نے اپنے فضل و کرم سے ان کو دی ہے یہ گمان مت کرو کہ یہ عمل ان کا بہتر ہے بلکہ اُس کے لئے بُرا ہے روزِ قیامت وہ مال ان کے گلوں میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا جس میں اُنھوں نے بخل کیا ہے۔

(۳۸۴) فرمایا آنحضرت نے زکوٰۃ دے کر اپنے کو محفوظ کرو اور صدقہ دے کر اپنے مریضوں کا علاج کرو۔

(۳۸۵) فرمایا امیرالمومنین علیہ السلام نے خدا نے اموال اغنیا میں روزی فقرا کو فرض کر دیا ہے۔ خدا کا فرمان ہے مال میرا مال ہے فقرا میرے عیال ہیں اغنیا میرے وکلا ہیں جو شخص میرے مال کو میرے عیال تک پہنچانے میں بخل کرے گا میں اس کو دوزخ میں داخل کر دوں گا اور کچھ پروا نہ کروں گا۔

(۳۸۶) کوئی مال خشکی یا تری میں ضایع نہ ہو گا مگر جب کہ اس کی زکوٰۃ کو روک لیا گیا ہو (مالداروں کو چاہیئے کہ اپنی زکوٰۃ کے نکالنے میں پس و پیش نہ کریں کیونکہ اس سے مال بھی محفوظ رہتا ہے اور خود بھی محفوظ رہتا ہے اور خدا بھی خوش رہتا ہے۔

(۳۷) صوم رمضان

(سورۂ بقر) خدا نے تم پر روزوں کو اسی طرح فرض کیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا تھا تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔

(۳۸۷) فرمایا آنحضرت نے جو کوئی خاموشی کے ساتھ رمضان میں روزہ رکھے گا اور اپنے کان آنکھ، زبان ہاتھ اور جوارح کو حرام جھوٹ اور

اذیت پہنچانے سے بچائے گا وہ روزِ قیامت انبیا سے اتنا قریب ہو گا کہ خلیل خدا حضرت ابراہیم کے گھٹنے کو مس کرے گا اور عرشِ اعظم اوس کے درمیان فرسخ سے زیادہ فاصلہ نہ ہو گا۔

(۳۸۸) فرمایا آنحضرت نے جب تم روزہ رکھو تو اپنے کانوں اور آنکھوں کا بھی روزہ رکھو یعنی بُری بات سُننے اور دیکھنے سے بچو۔ تمہارے روزہ کا دن اور دنوں کی مانند نہ ہونا چاہیئے۔

(۳۸۹) جابر بن یزید جعفی نے ابو جعفر علیہ السّلام سے نقل کیا ہے کہ فرمایا جناب رسُول خدا نے جابر ابن عبداللہ انصاری سے اے جابر یہ ماہِ رمضان ہے جو دن میں روزہ رکھے اور رات کو عبادت کرے اور اپنے بطن اور فرج کو گناہ سے بچائے اور زبان کو بدگوئی سے روکے تو اُس کے گناہ دُور ہو جائیں گے۔ جابر نے عرض کی یا رسُول اللہ! یہ حدیث کیسی اچھی ہے فرمایا اے جابر اور اس کی شرطیں کتنی سخت ہیں توضیح۔ حضورؐ سرور انبیا نے جن شرائط کی طرف اشارہ کیا ہے وہ یہ ہیں۔

ا۔ روزہ اس کا نام نہیں کہ روزہ دار دن بھر بھوکا پیاسا رہے، بلکہ اُس کا یہ عمل اس کو محرمات سے بچانے میں مددگار ثابت ہو، اس کا ہر عضو بدن روزہ دار ہو۔ آنکھ سے ناجائز چیز کو دیکھے نہیں کسی نامحرم عورت پر نظر نہ ڈالے۔ کان سے کسی کی غیبت نہ سنے۔ زبان سے جھوٹ نہ بولے غیبت نہ کرے چغلی نہ کھائے جھوٹی گواہی نہ دے۔ جھوٹی قسم نہ کھائے۔ ناک سے ناجائز خوشبو نہ سونگھے۔ ہاتھوں سے نامحرم عورت کا بدن مس نہ کرے۔ غصبی کوئی چیز ہاتھ

بیں نہ لے۔ چوری کی طرف ہاتھ نہ بڑھائے۔ چوری۔ زنا۔ یا اور کسی
بدکاری کی طرف قدم نہ اٹھائے۔

۲۔ روزہ کی صحت کے جو شرائط ہیں ان پر صدق دل سے عمل کرے۔

۳۔ بھوک پیاس کی زبان پر شکایت نہ لائے۔

۴۔ روزہ کو خدا کی طرف سے اپنے اوپر ظلم نہ سمجھے۔

۵۔ اپنا دن عبادتِ خدا میں اور رات ذکرِ الٰہی میں گزارے۔

۶۔ روزہ کی سختی کو اپنے لئے رحمت الٰہی سمجھے۔

۷۔ قلیل غذا کھائے تاکہ بدن میں کسل پیدا نہ ہو اور عبادت میں
کمی نہ آئے۔

۸۔ ہر قسم کی بدکاری سے اپنے کو بچائے رکھے۔

۹۔ امورِ خیر کی طرف متوجہ رہے۔

۱۰۔ راہِ خدا میں مسکینوں اور یتیموں اور بیواؤں کو اپنا مال دے
اور یہ سب کام قربتاً الی اللہ کرے۔

۱۱۔ نفس کو تقویٰ کی اور روح کو معرفت کی غذا دے۔

۱۲۔ ریاکاری کو روزہ میں دخل نہ دے جبر و اکراہ سے
تعلق نہ ہو۔

جو لوگ اس صورت سے روزہ رکھتے ہیں وہ اس ثواب کے
یقیناً مستحق ہوتے ہیں جن کا ذکر احادیث میں ہے۔

روزہ حضرت رسول خدا اور امیر المومنین علیہ السلام کی محبوب عبادت
ہے حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے تین چیزیں میرے نزدیک
سب سے زیادہ محبوب ہیں الاکرام الضیف والجہاد بالسیف

والصوم فی الصیف (اپنے مہمان کا اکرام تلوار سے جہاد اور گرمی
کے موسم میں روزہ۔

روزہ کا مذکورہ احادیث میں جو ثواب ہے ان لوگوں کو بہت
زیادہ نظر آتا ہے جو روزہ کی غرض صرف بھوکا پیاسا رہنا جانتے ہیں
لیکن جن کی نظر میں روزہ کے فوائد ہیں ان کے نزدیک خدا کا معین کردہ
اجر جو رسولؐ نے بیان فرمایا ہے بالکل درست ہے، روزہ معمولی
عبادت نہیں اس سے تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن بھی ہوتا ہے اور جسم
انسانی بھی ہزاروں آزاروں سے محفوظ رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ
معصومین علیہم السلام کی زندگی کا بیشتر حصہ روزہ کی حالت میں
گزرا۔ ہم لوگوں کو صرف ایک ماہ کے روزے گراں گزرتے ہیں اور
یہ حضرات پورے شوق کے ساتھ تمام سال روزے رکھتے تھے۔

(۳۹۰) فرمایا آنحضرت نے کہ خداوند عالم ماہ رمضان کے ہر دن
میں وقت افطار ہزار ہزار آدمیوں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے اور روز
جمعہ اور شب جمعہ ہر ہر ساعت میں ہزار ہزار مستحقین نار کو آزادی عطا
فرماتا ہے۔ شوال میں اور تمام مہینوں میں تین وقت کے روزے مستحب
ہیں عشرۂ اول میں پہلے پانچ دن اور عشرۂ ثانی میں پہلے چار اور عشرۂ
آخر میں آخر کے پانچ اور اسی طرح ہر مہینہ میں۔ اور یہ روزے برابر
ہیں صیام الدہر کے اور ہر ماہ ذیقعدہ کی ۲۵ ویں تاریخ کا روزہ
بھی جس میں زمین تحت کعبہ بچھائی گئی مستحب ہے یہ بھی مروی ہے جو
اس روز روزہ رکھے گا روزہ کا ثواب ساٹھ مہینوں کے روزہ کا
ہو گا نہم ذی الحجہ کا روزہ رکھنا سنت ہے اگر اس پر قادر نہ ہو

تو صرف پہلی ہی تاریخ کا رکھ لے کیونکہ ولادتِ ابراہیم خلیل کا دن ہے اور امام
موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جو ماہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ روزہ
رکھے گا اس کا روزہ عمرِ دُنیا کے روزہ کی برابر ہو گا اور یہ بھی روایت
ہے کہ خدا اس کو سو حج اور سو عمروں کا ثواب عطا فرمائیگا۔

فرمایا آنحضرت نے جو آدمی روز عاشورہ روزہ رکھے گا اُس کو
ساٹھ روزوں اور ساٹھ راتوں کی عبادت کا ثواب عطا فرمائیگا
اور جس کے یہاں روز عاشور کوئی مومن افطار کریگا تو ایسا ہو گا گویا تمام
اُمتِ محمد نے افطار کیا اور جو کوئی اس دن کسی یتیم کے سر پہ ہاتھ پھیرے
گا خدا اس کے ہر بال کے عوض ایک درجہ عطا فرمائے گا۔

توضیح ۔ روز عاشورہ کے روزہ سے مراد فاقہ ہے جیسا دیگر احادیث
سے ثابت ہے مذہب شیعہ میں صوم عاشورہ حرام ہے۔

۱۷۔ ربیع الاوّل کا روزہ مستحب ہے کیونکہ روز ولادت باسعادت
حضرت رسولِ خدا اس دن کے روزہ کا ثواب زیادہ ہے۔ امام علیہ السلام
نے فرمایا کہ اس دن روزہ رکھنے والے کو ایک سال کے روزوں
کا ثواب ملتا ہے اور اس دن صدقہ دینا اور مشاہد کی زیارت
کرنا مستحب ہے۔

سنہ ۲۶ھ کی جمادی الاوّل کو حضرت علی بن الحسینؑ پیدا ہوئے
لہذا اس روز بھی روزہ رکھنا مستحب ہے۔

رجب کے پورے مہینے روزہ رکھنا مستحب ہے امیر المومنین پورے مہینے روزے
رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ رجب میرا مہینہ ہے شعبان رسولؐ کا اور رمضان
اللہ کا مہینہ ہے۔

حضرت ابو عبداللہ علیہ السّلام سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسولِ خدا نے
جو شخص ماہ رجب میں تین دن روزہ رکھے خدا اس کو ہر روزہ کے بدلے ایک
سال کے روزوں کا ثواب عطا فرمائے گا اور جو آٹھ دن روزے رکھے گا اس
کے لئے جنّت کے دروازے کھُل جائیں گے اور جو پندرہ دن رکھے گا
خدا قیامت میں اس سے بہت کم حساب لے گا اور جو پورے مہینے رکھے
گا خدا اس کے لیے اپنی مرضی کو مخصوص فرمائے گا اور اس کو معذب
نہ کرے گا۔

فرمایا امام رضا علیہ السّلام نے جو ماہ رجب کی پہلی تاریخ ثواب
کی طرف رغبت کر کے روزہ رکھے جنّت اس پر واجب ہو گی اور جو شخص
تین روزے رکھے گا گویا اس نے اس خدا کی زیارت کی۔

(۳۹) جہاد

(سورہ بقر) جو لوگ ایمان لائے ہیں اور ہجرت کی ہے اور اپنے
مالوں اور نفسوں سے راہ خدا میں جہاد کیا ہے ان کے لئے عنداللہ
بڑے بڑے درجات ہیں اور یہی لوگ فائزین ہیں ان کا رب
ان کو اپنی رحمت و رضوان کی بشارت دیتا ہے اس کے لئے وہ
جنتیں ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے بے شک خدا بڑا اجر دینے والا ہے۔

۲۔ بے شک اللہ نے خرید لیا مومنوں کے نفسوں اور مالوں کو
جنّت کے عوض فی سبیل اللہ قتال کرنے والے ہیں پس وہ لوگ قتل کرتے
اور قتل ہو جاتے ہیں اس قتال پر ان سے ایک سچا وعدہ توریت و
انجیل و قرآن میں کیا گیا ہے۔ اور خدا سے بڑھ کر وعدہ کا وفا کرنے

والا کون ہے پس تم کو اس بیع کی بابت بشارت ہو جس کا معاملہ تم نے خدا
سے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

احادیث۔ (۳۹۲) امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ میرے
پدر بزرگوار حضرت علی علیہ السلام ایک روز خطبہ بیان فرما رہے تھے
اور لوگوں کو جہاد کی ترغیب دے رہے تھے کہ ایک جوان نے کھڑے ہو کر کہا
اے امیرالمومنین راہِ خدا میں جہاد کرنے والوں کے فضائل بیان فرمائیے۔
حضرت نے فرمایا میں ایکدن حضرت رسولِ خداؐ کے ساتھ اونٹ پر سوار
تھا آپ نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری
جان ہے کہ راہِ خدا میں ایک جنگ کرنا اور اپنی جان دینا بہتر ہے دُنیا و
مافیہا سے۔

(۳۹۳) فرمایا حضرت نے ہر نیکی سے بڑھ کر ایک نیکی ہے لیکن راہِ خدا
میں مقتول ہونے سے بالاتر کوئی نیکی نہیں اسی طرح ہر گناہ سے بڑھ کر ایک گناہ
ہے مگر اپنے والدین میں کسی کو قتل کرنے سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں۔

(۳۹۴) فرمایا آنحضرتؐ نے جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔

(۳۹۵) فرمایا آنحضرت نے ایک رات ثغور اسلام کی محافظت جو محض قربۃً
الی اللہ ہو بہتر ہے ایک ماہ کے روزے رکھنے اور تمام رات عبادت
کرنے سے۔

(۴۰) والدین سے نیکی کرنا

(سورۂ بقر) جب ہم نے بنی اسرائیل سے اس بات کا عہد لیا کہ تم سوائے
اللہ کے کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے نیکی کرو اگر ان میں سے ایک یا

دونوں بوڑھے ہو جائیں تو ان سے اُف (کلمہ کراہت) نہ کہو۔ امام جعفر صادق
علیہ السلام نے فرمایا اگر خدا کے علم میں اُف سے بھی ادنیٰ کوئی کلمہ ہوتا تو
اس سے بھی منع فرماتا۔ اور ان کو کسی بات پر جھڑکو مت ہمیشہ ان سے
دل جوئی کی باتیں کرو اور ان کے سامنے مودّب اور ذلیل بنے رہو اور
اور خدا سے یہ دُعا کرو پروردگارا ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ اُنھوں نے
(شفقت کے ساتھ) مجھے بچپن میں پالا ہے۔

(سورۂ لقمان) ہم نے انسان کو والدین کے احسان کرنے کی وصیت
کی وہ انسان جس کو اس کی ماں نے حالت حمل میں اس طرح رکھا کہ اسے
ضعف پر ضعف عارضی ہو رہا تھا اور اس کی دودھ بڑھائی کی مُدت
دو سال تھی (ہم نے اس کو بتایا) میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا میری
طرف اس کی بازگشت ہونیوالی ہے۔

(۳۹۶) فرمایا جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ والدین پر
احسان کرنے کے لئے ان کے فرش پر پہلو بدلنا بہتر ہے راہِ خدا میں جہاد
بالسیف کرنے سے۔

(۳۹۷) فرمایا آنحضرت نے اے علی جس کلمہ سے والدین راضی ہوں
خدا بھی اس سے ناراض ہوتا ہے اور جس سے وہ ناراض ہوں خدا بھی
اس سے ناراض ہوتا ہے۔

(۳۹۸) فرمایا آنحضرت نے خدا فرزند عاق سے کہتا ہے کہ میں تجھ کو
بخشنے والا نہیں اور والدین سے نیکی کرنے والے سے کہتا ہے جو بُرائی
چاہے کر میں تجھے ضرور بخش دوں گا۔

(۳۹۹) فرمایا آنحضرت نے والدین اولاد کے نافرمان ہونے پر ضرور

Presented by www.ziaraat.com

ملزم بنائے جائیں گے اور ولد صالح اپنے والدین کی بنا پر ملزم نہ بنے گا۔

(۴۰۰) فرمایا آنحضرت نے پانچ چیزیں گناہاں کبیرہ میں ہیں اوّل شرک باللہ دوسرے وہ قسم جو شہروں کو ویران کرنے کے متعلق ہو۔

(۴۰۱) جو شخص اپنے والدین کو مارتا ہے وہ ولدالزنا ہے اور جو اپنے ہمسایہ کو اذیت دیتا ہے وہ ملعون ہے اور جو کوئی عترت سے بغض رکھتا ہے وہ ملعون منافق اور خاسر ہے۔ اے علیؑ ہمسایہ کا اکرام کرو اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ مہمان کا اکرام کرو اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ والدین کی اطاعت کرو اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہوں۔ سائل کو رد نہ کرو اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ اے علیؑ میں نے جنت کے دروازہ پر لکھا دیکھا کہ جنت حرام ہے بخیل پر عاق پر چغلخور پر اور جھگڑالو پر۔

(۴۱) معرفت مومن

(سورۃ المومنون) فلاح پائی ان مومنین نے جو اپنی نماز میں خضوع و خشوع کرنے والے ہیں اور لغویات سے بچنے والے ہیں زکوٰۃ کے دینے والے ہیں وہ سوائے اپنی ازواج اور کنیزوں کے دوسرے سے اپنی فروج کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

(۴۰۲) فرمایا امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السّلام نے مومن کی علامتیں چار ہیں بیمار کی طرح کھاتا ہو (کم اور احتیاط سے) کم اور مجبور کی نیند سوتا ہو اور زن پسر مردہ کی طرح روتا ہو (محبت الٰہی میں) اور اس کا سرور تھوڑی دیر کے لئے ہو۔

(۴۰۳) فرمایا امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السّلام نے مومن دنیا

میں صادق القول ہوتا ہے۔ دوسرے کی رعایت کرنے والا ہوتا ہے حدود شرع کی حفاظت کرتا ہے۔ علم کا ظرف ہوتا ہے۔ عقل کامل کرم کا مرکز قلب کا سلیم اور عقل کا پکّا ہوتا ہے راہ خدا میں دینے کے لئے اس کے ہاتھ کھلے ہوتے ہیں۔ مال کو راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے اس کے احسان کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے اس کی زبان میں نرمی پائی جاتی ہے ہمیشہ مسکرا کر بات کرتا ہے آخرت کے خیال میں محزون رہتا ہے۔ اعمالِ خیر کے لئے ہمیشہ فکر میں گزارتا دنیا کا سامان اُس کے پاس کم ہوتا ہے۔ ہنستا کم ہے طبیعت کا پاک و صاف ہوتا ہے۔ طمع و خواہش کا مارنے والا ہوتا ہے۔ مہمان سے محبت کرتا ہے یتیم کا اکرام کرتا ہے چھوٹے پر مہربانی کرتا ہے بڑے سے بہ نرمی پیش آتا ہے سائل کو دیتا ہے مریض کی عیادت کرتا ہے جنازہ کی مشایعت کرتا ہے۔ حرمت قرآن کو پہچانتا ہے اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اپنے گناہوں پر روتا ہے۔ نیکی کرنے کا حکم دیتا ہے برائی کرنے سے روکتا ہے۔ بھوک میں کھاتا ہے پیاس میں پانی پیتا ہے اس کی حرکت ادب کے ساتھ ہوتی ہے اور کلام نصیحت کے ساتھ۔ اس کا موعظہ نرمی لئے ہوئے ہوتا ہے وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا اور اللہ ہی سے رجوع کرتا ہے بجز حمد باری اس کا اور کوئی کام نہیں ہوتا وہ نہ سستی کرتا ہے نہ تکبّر نہ مال دنیا پر فخر کرتا ہے وہ اپنے نفس کے عیب شمار کرنے میں مشغول رہتا ہے دوسروں کے عیوب سے بے خبر ہوتا ہے۔ نماز اس کی آنکھوں کو خنکی بخشتی ہے۔ روزہ اس کا محبوب ہوتا ہے صدق اس کی عادت اور شکر اس کا مشغلہ ہوتا ہے دنیا اس کے نزدیک ایک شراب فروش کی دکان کی مثل ہے عقل اس کا رہنما اور تقویٰ اس کا توشہ

ہوتا ہے۔ جنّت اس کی جائے پناہ ہوتی ہے قرآن اس کی بات ہوتی ہے اور محمدؐ اُس کے شفیع ہوتے ہیں ذکرِ خدا اُس کا مونس ہوتا ہے۔

۴۴۔ فرمایا آنحضرت نے مومن کی مثال خدا کے نزدیک ملک مقرب کی سی ہے بلکہ مومن کا مرتبہ پیش خدا ملک مقرب سے زیادہ ہے۔ خدا کے نزدیک مومن تائب اور مومنہ تائبہ سے زیادہ محبوب کوئی نہیں۔

۴۵۔ فرمایا حضرت رسولخداؐ نے ایک دن میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا اے محمدؐ بشارت دو جنّت کی اُن مومنوں کو جو عمل صالح کرتے ہیں اور تم پر اور تمہارے اہلبیت پر ایمان رکھتے ہیں ان لوگوں کے لئے میرے پاس اچھی جزا ہے اور وہ عنقریب جنّت میں داخل ہوں گے۔

۴۶۔ فرمایا آنحضرت نے مومن مومن کا آئینہ ہے۔ مومن مومن کا بھائی ہے مومن مومن کا پردہ ہے۔ مومن عقلمند ہے۔ مومن سریع الفہم ہے مومن سے لوگوں کی جانیں اور مال امن میں رہتے ہیں۔ مومن عزّت والا اور کریم ہے اور فاجر بدبخت و لئیم ہے ایک مومن دوسرے مومن کے لئے مثل ان گواہوں کے ہے جن میں ایک کا بیان دوسرے سے مستحکم ہوتا ہے مومن اہل ایمان سے وہی نسبت رکھتا ہے جو سر کو جسد سے ہے۔ مومن روزِ قیامت اپنی صداقت کے سایہ میں ہوگا۔ مومن ایک انتڑی میں کھاتا ہے اور کافر سات انتڑی میں (یعنی مومن) اپنے زہد کی بنا پر مال دُنیا سے بہت ہی کم لیتا ہے اور جس قدر لیتا ہے وہ حلال ہوتا ہے اور کافر حرص کی وجہ سے کچھ پروا نہیں کرتا اِسے حلال و حرام سے غرض نہیں ہوتی۔ راحت مومن کی فروخت کردہ شے ہے۔ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ نماز نور ہے۔ دُنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنّت۔ حکمت

مومن کی گُم کردہ چیز ہے۔ . . . . مومن کی نیت اس کے عمل سے اچھی ہے خدا کا ہدیہ مومن کو پہنچتا ہے۔ موت مومن کے لئے شرف ہے۔ مومن اپنی رات حالتِ قیام میں گزارتا ہے۔ مومن کی عزّت اس میں ہے کہ وہ لوگوں سے مستغنی رہے۔

(۴۲) مومن کا حق مومن پر

(۴۷) فرمایا رسولِ خداؐ نے مومن کے مومن پر سات حق خدا کی طرف سے واجب ہیں (۱) مومن کی نظر میں مومن کی بزرگی (۲) سینہ میں اُس کی محبت (۳) اپنے مال سے اس کی مدد کرنا (۴) اُس کی غیبت کو حرام سمجھنا (۵) بیماری میں اُس کی عیادت کرنا (۶) مرنے پر اس کے جنازے کی مشایعت کرنا (۷) مرنے کے بعد نیکی سے اُس کا ذکر کرنا۔

(۴۳) مدد مومن

خداوند عالم فرماتا ہے وہ دوسروں کے لئے ایثار کرتے ہیں۔ اگرچہ خود ان کو تنگ دستی لاحق ہو اور جو لوگ اپنے کو بخل سے بچائیں گے وہی فلاحیت پانیوالے ہوں گے۔

(۴۸) امام جعفر صادق علیہ السّلام نے اپنے آبائے طاہرین سے اور انھوں نے اپنے جدّ نامدار حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ مَیں نے رسُول اللہ کو یہ فرماتے سُنا کہ جو شخص اپنے مومن بھائی کی کسی حاجت کو پورا کریگا خدا اُس کی بہت سی حاجتیں پوری کرے گا اور جو بغیر برہنگی کے برادر مومن کو لباس دیگا تو جب تک وہ لباس اس بندہ

مومن کے بدن پر رہے گا مرضی الٰہی اُس کو چاروں طرف سے گھیرے رہے گی جو کسی برادر مومن کو بحالت گرسنگی کھانا کھلائے گا تو خدا اسے اثمار جنّت عطا فرمائیگا جو کوئی برادر مومن کو پانی پلائے گا خدا اس کو رحیق مختوم سے سیراب کریگا۔ جو شخص کسی مومن بھائی کی خدمت کریگا اور اس کے بازو کو قوّت پہنچائے گا خدا اس کا خدمت گار غلمان جنّت کو بنائے گا اور اس پر ملائکہ کے مقابل فخر کریگا اور جو کوئی اپنے برادر مومن کی تزویج ایسی عورت سے کرائیگا جس سے وہ مانوس ہو تو خدا اس کی تزویج حور العین سے کریگا اور اس کا اس کی قبر میں مونس اس کے گھر والوں یا رشتہ داروں میں سے قرار دیگا اور جو کوئی بادشاہ جابر کے مقابل اپنے برادر مومن کی مدد کرے گا خدا اس کی مدد صراط پر سے گزرتے وقت کرے گا۔

(۴۰۹) فرمایا آنحضرتؐ نے جو کوئی اپنے برادر مومن کو شکم سیر کھانا کھلائے اور پیاس بھر پانی پلائے خدا اس کے اور دوزخ کے درمیان سات خندقوں کی دوری قرار دیگا جن میں سے ایک کی دوری دوسرے سے پانچ سو سال کی مسافت ہوگی۔

(۴۴) قلب مومن کا خوش کرنا

(۴۱۰) فرمایا امیر المومنین نے جس شخص نے اپنے برادر مومن کو مسرور کیا اس نے ہم اہلِ بیت کو مسرور کیا اور جس نے ہم کو مسرور کیا اس نے رسول اللہ کو مسرور کیا اور جس نے رسول اللہؐ کو مسرور کیا اس نے خدا کو مسرور کیا اور جس نے خدا کو مسرور کیا وہ اُس کا مستحق ہوا کہ خدا اُس کو خوش کرے اور اپنی جنّت میں اس کو جگہ دے جس نے کسی مومن کے

گھر جاکر بغیر کسی مطلب کے ملاقات کی خدا اس کو اپنے زائرین میں تحریر فرماتا ہے اور اس کو جنّت و بزرگی بخشتا ہے۔ فرمایا آنحضرتؐ نے کسی مومن غریب الوطن کو دیکھ کر خوش ہونا ذنوب کا کفّارہ ہے اور فرمایا آنحضرتؐ نے جس نے عالمِ غربت میں کسی مومن مسافر کا اکرام یا اس کا غم مٹایا یا کھانا کھلایا اور پانی پلایا اس کو دیکھ کر خوش ہوا تو اس کے لئے جنّت ہے۔

(۴۵) توبہ

(سورۂ نور) اے ایمان والو خدا سے خالص توبہ کرو (یعنی پھر گناہ کی طرف نہ لوٹو۔)

(سورۂ آلِ عمران) وہ لوگ جب کوئی گناہ یا ظلم کرتے ہیں تو خدا کو یاد کرتے ہیں اور اس سے اپنے گناہوں کے متعلق طلب مغفرت کرتے ہیں اور گناہوں کا بخشنے والا خدا کے سوا کوئی نہیں اور اپنے کئے ہوئے پر اصرار نہیں کرتے (وہ جانتے ہیں کہ گناہ پر اصرار کیسی بُری بات ہے۔

(۴۱۱) فرمایا جناب رسولِ خدا نے مومن جب توبہ کرلیتا ہے تو پھر اپنے کئے پر اِصرار نہیں کرتا اور جانتا ہے کہ گناہ پر اِصرار کیسی بُری بات ہے۔

(۴۱۲) فرمایا جناب رسول خدا نے مومن جب توبہ کرلیتا ہے اور اپنے کئے پر نادم ہوجاتا ہے تو خدا اُس پر ہزار دروازے رحمت کے کھول دیتا ہے اور وہ صبح و شام مرضی الٰہی کے اندر بسر کرتا ہے اور ہر اس رکعت کے بدلے میں جو وہ تطوعاً و تبرعاً پڑھتا ہے خداوند عالم اُس کو ایک سال کی عبادت کا ثواب کرامت فرماتا ہے اور ہر اس آیت کے بدلے میں جس کو وہ پڑھتا ہے صراط پر ایک نور عطا

فرماتا ہے اور ہر دن اور رات میں ایک نبی کا ثواب عنایت کرتا ہے اور
اس کے ہر استغفار کے ہر حرف اور تسبیح کے عوض ایک عمرہ کا ثواب ملتا
ہے اور قرآن کی ہر آیت کے بدلے ایک شہر عطا فرماتا اور اس کی قبر
کو منور کرتا ہے اور اس کے چہرے کو روشن بناتا ہے اور اس کے بدن کے
ہر بال میں ایک نور قرار دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے گویا اس نے
اپنے وزن بھر صدقہ دیا ہے یا ستاروں کی تعداد کے موافق غلام
آزاد کئے ہیں ایسے شخص کو قیامت کی سختی کوئی ضرر نہ پہنچائے گی اس
کی قبر کی وحشت اُنس سے بدل جائے گی۔ وہ اس میں ایک باغ
ریاض جنت سے پائے گا۔ اس کی زیارت ہر روز ہزار فرشتے
کریں گے اور اپنی قبر سے اس طرح محشور ہوگا کہ اس پر ستر حلے ہوں
گے اور سر پر رحمت کا تاج ہوگا اور وہ عرش کے سایہ میں نبیوں اور
شہیدوں کے ساتھ ہوگا اور انہی کے ساتھ اکل و شرب رکھے گا
تا اینکہ لوگ حساب سے فارغ ہوں پھر جنت میں داخل ہوگا۔

(۱۴۴)۔ فرمایا آنحضرتؐ نے توبہ کرنے والے پر اگر توبہ کا اثر ظاہر نہ ہو
تو وہ تائب نہیں ہے اثر تو یہ ہے کہ اپنے دشمنوں کو راضی کرے نماز
کا اعادہ کرے۔ بین الخلق تواضع کرے۔ شہوات سے اپنے نفس
کو بچائے دنوں کو روزہ رکھ کر اپنی گردن کو دُبلا بنائے راتوں
کو عبادت الٰہی میں کھڑے ہو کر اپنے رنگ کو زرد بنائے اپنے شکم
کو قلت غذا سے مخصوص کرے اور خوف نار سے اپنی کمر کو کمان بنائے
اور محبت کے شوق میں اپنی ہڈیوں کو گھلا دے اور خوف ملک الموت
سے اپنے قلب کو رقیق بنائے اور فکر آخرت میں اپنی جلد بدن کو

سکھا دے جب تم کسی بندہ کو اس صورت میں پاؤ تو سمجھ وہ خدا سے
توبہ کرنے والا ہے۔

(۱۴۵)، جابر بن عبداللہ انصاری سے مروی ہے کہ ایک عورت حضرت
رسولخدا کے پاس آئی اور کہا ایک عورت نے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا ہے
آیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ
میں محمدؐ کی جان ہے اگر وہ ستر نبیوں کو قتل کر دیتی اور نادم ہوتی
اور خدا کو اپنے دل سے پہچانتی اور پھر وہ معصیت کی طرف نہ لوٹتی
تو خدا اُس کی توبہ قبول کر لیتا اور اس کے گناہ کو بخش دیتا ہے۔

(۱۴۶)، فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تم جانتے ہو کہ
تائب کون ہے۔ لوگوں نے کہا نہیں فرمایا جب کوئی بندہ توبہ کرے اور
اپنے دشمنوں کو راضی نہ کرے اور اپنی مجلس اور اپنے طعام میں کوئی
تبدیلی نہ کرے تو وہ بھی تائب نہیں اور جو شخص توبہ کر کے اپنے فرش
اور تکیہ میں تبدیلی نہ کرے وہ بھی تائب نہیں توبہ کر کے اپنے مال
اور ہاتھ کو وسیع نہ کرے (یعنی سخاوت اختیار نہ کرے) وہ تائب
نہیں البتہ جو ان فضیلتوں پر قائم رہے وہ تائب ہے۔

(۴۶) سلام

(سورۂ نساء) جب کوئی تم کو سلام کرے تو اس سے بہتر
طریقہ سے اس کو سلام کرو یا اس کا جواب دو۔

(سورۂ انعام) جب تمہارے پاس لوگ آئیں جو

ہماری آیات پر ایمان لائے ہیں تو اُن سے کہو سلامٌ علیکم" تمہارے
رب نے اپنے اوپر رحمت کو فرض قرار دیا ہے۔
(سورۂ نور) جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے نفسوں پر سلام
بھیجوں اس کے جواب میں خدا کی طرف سے تم کو مبارک و طیب تحفہ
سلام ملے گا۔

توضیح۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب تم دوسرے لوگوں کے گھروں
میں داخل ہو تو سلام کرو۔ اگر اس گھر میں کچھ لوگ ہوں گے تو تمہارے
سلام کا جواب دیں گے۔ اور اگر کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا تو تمہارے سلام کا
جواب خدا دیگا اور یہ سلام تمہارا تمہارے ہی اوپر ہوگا۔ جب کوئی مکان
کے اندر نہ ہو تو داخل ہونیوالے کو کہنا چاہیئے السّلام علینا من عندِ
ربنّا۔ خداوند عالم جواب میں فرماتا ہے تحیۃ من عند اللہ مبارکۃً طیبۃً

سورہ مجادلہ میں ہے اے رسولؐ جب وہ لوگ تمہارے پاس
آتے ہیں تو اس طرح سلام نہیں کرتے جس طرح سلام کرنا خدا کو پسند ہے
لوگ کہا کرتے تھے انعم صباحاً وانعم مساءاً اور خدا کہتا ہے
السّلام علیکم۔

سورہ توبہ ہے اے ایمان والو جب تک تم اچھی طرح مانوس
نہ ہو جاؤ اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں (بے تکلفی
سے) داخل مت ہو اور جب داخل ہو تو گھر والوں پر سلام کرو
یہ امر تمہارے لئے بہتر ہے شاید تم اسے یاد رکھو۔

(۲۱۷) فرمایا حضرت ابو عبداللہؑ نے سلام میں ابتدا کرنے والا
خدا و رسولؐ کے نزدیک اولیٰ ہے۔

(۲۱۸) فرمایا حضرت علی علیہ السّلام نے سلام میں ستّر نیکیاں ہیں ان میں
سے انہتّر ابتدا کرنے والے کے لئے اور ایک جواب دینے والے کے لئے۔

(۲۱۹) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السّلام نے تواضع کی ایک علامت یہ
بھی ہے کہ جب کسی سے ملاقات ہو تو اس پر سلام بھیجو اور یہ فرمایا سلام
علیکم و رحمۃ اللہ کہنا نیکی ہے۔

(۲۲۰) فرمایا حضرت رسول خدا نے جب تم میں سے کوئی جلسہ میں سے اُٹھے
تو سلام کر کے وہاں سے رخصت ہو۔

(۲۲۱) فرمایا حضرت رسولِ خدا نے صلۂ رحم کرو اگرچہ سلام ہی سے ہو۔
تم لوگوں پر سلام کرو وہ تم پر سلام کریں گے۔ مغفرت کے اسباب میں سے
ایک سبب سلام کرنا اور حسن کلام ہے۔

(۲۲۲) فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم گھر میں داخل
ہو تو بسم اللہ و باللہ کہو اور اپنے اہل پر سلام بھیجو اور اگر وہاں کوئی نہ
ہو تو کہو سلام علیٰ رسول اللہ و اہلبیتہ والسّلام علینا و علیٰ عباد اللہ
الصالحین جب یہ فقرات کہو گے تو شیطان اس گھر سے بھاگ جائیگا۔

(۲۲۳) فرمایا آنحضرت نے جب کوئی اپنے اہل میں داخل ہو تو اس کو
سلام کرنا چاہیئے۔ اور داخلہ کے وقت قدم کو ذرا زور سے رکھنا چاہیئے
اور کھانسنا کھنکارنا بھی چاہیئے تاکہ گھر والے جان جائیں کہ وہ آرہا
ہے اور اس کو اپنے گھر میں کوئی ایسی چیز دیکھنے کا موقع نہ ملے۔ جسے
وہ مکروہ جانتا ہے (مطلب یہ ہے کہ جب گھر والے اس کے آنے
سے باخبر ہو جائیں گے تو بے تکلفی کی نشست و برخاست کو ترک کر کے
ٹھیک طور سے بیٹھیں گے اور آنے والے کو اپنی طبیعت کے خلاف کوئی

بات نظر نہ آئے گی)۔

(۲۲۴) فرمایا آنحضرت نے ہماری ملت کا سلام ہمارے اوپر امان کو لازم کرتا ہے۔

(۲۲۵) فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راکب کو چاہیئے کہ پیادہ پر سلام کرے اور کھڑے کو چاہیئے بیٹھے پر سلام کرے اس کے بعد کلام شروع کرے۔

(۴۷) روز جمعہ

(سورۂ جمعہ) اے ایمان والو جب تم کو جمعہ کے دن نماز کے لئے پکارا جائے تو ذکر خدا کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو اگر تم جانتے ہو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

(۲۲۶) فرمایا جناب رسولؐ خدا نے جمعہ تمام ایام کا سردار ہے اس میں نیکیاں دوچند ثواب رکھتی ہیں درجات بلند ہوتے ہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں سختیاں دور رہتی ہیں۔ بڑی بڑی حاجتیں بر آتی ہیں۔ اُس دن خدا زیادہ لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے جس کسی نے اس کی حرمت کو پہچان کر دعا کی خدا نے اُس کو نارِ دوزخ سے آزاد کر دیا جو شخص جمعہ کے دن یا رات میں مرے گا اُس کی موت شہیدوں کی سی ہوگی اور وہ روزِ قیامت بے خوف اٹھایا جائیگا جس نے اس کی حرمت کو ذلیل کیا یا اس کے حق کو ضائع کیا خدا ضرور اس کو آتش جہنم میں ڈالے گا مگر ہاں توبہ کرلے تو دوسری بات ہے۔

(۲۲۷) فرمایا امیر المومنین نے جو دن بھی قوم کے لئے آتا ہے یہی کہتا

ہے کہ میں ایک نیا دن ہوں اور تم پر گواہ ہوں اور بس تم مجھ میں نیکی کرو اور عمل خیر بجا لاؤ میں روزِ قیامت تمہاری گواہی دوں گا۔ یاد رکھو کہ اس کے بعد تم مجھے ابد تک نہ دیکھو گے۔

(۲۲۸) فرمایا امیر المومنینؑ نے خدا نے ہر جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی قرار دی ہے جس میں سات لاکھ عورتیں حاملہ ہوتی ہیں اور سات لاکھ عورتیں بچے جنتی ہیں اور سات لاکھ لڑکے مرتے ہیں اور سات لاکھ عزیز ذلیل ہوتے ہیں اور سات لاکھ گنہگار دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں۔

(۴۸) ایامِ ہفتہ

(۲۳۰) امام علی نقی علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ کیا معنی ہیں رسولؐ اللہ کے اس قول کے "ایام ہفتہ سے دشمنی نہ رکھو۔ وہ تم سے دشمنی رکھیں گے" حضرت نے فرمایا سبت (شنبہ) حضرت رسولِ خداؐ کا نام ہے اور یکشنبہ سے کنایہ امیر المومنینؑ سے ہے اور (دوشنبہ) سے کنایہ حسنؑ و حسینؑ سے ہے سہ شنبہ سے علیؑ ابن الحسینؑ محمدؐ بن علیؑ اور جعفر بن محمدؐ ہیں اور چہارشنبہ سے موسیٰؑ بن جعفرؑ، علیؑ بن موسیٰؑ محمدؐ بن علیؑ اور میں ہوں اور پنجشنبہ سے میرا بیٹا حسن اور جمعہ سے میرا پوتا مراد ہے جس کے پاس ایک حق پرست جماعت جمع ہوگی اور وہ زمین کو عدل و داد سے اسی طرح پُر کریگا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی پس دنیا میں ان کو دشمن نہ رکھو ورنہ وہ تم کو آخرت میں دشمن رکھیں گے۔

(۲۳۱) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یوم السبت ہمارے

لئے ہے اور یوم الاحد (یکشنبہ) ہمارے شیعوں کے لئے اور یوم الاثنین ہمارے دشمنوں کے لئے۔ اور یوم ا (سہ شنبہ) بنی اُمیّہ کے لئے اور یوم الاربعا (چہار شنبہ) دوا کے لئے اور یوم الخمیس قضائے حاجت کے لئے اور یوم الجمعہ نہانے دھونے اور پاکیزگی اور خوشبو کے لئے اور وہ مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ چہار شنبہ شیعیانِ ابنِ عباس کا دن ہے روزِ جمعہ روز عبادت ہے اور یہی یوم القیامت ہوگا۔

(۴۹) زندگانی دُنیا

(۴۳۲) کسی نے حضرت علیؑ بن الحسینؑ سے پوچھا یا ابن رسول اللہ آپ نے کس حال میں صبح کی، فرمایا آٹھ حالتوں میں۔ خداؐ مجھ سے اپنے فرائض چاہتا ہے اور رسولؐ اپنی سنت پر عمل۔ عیال اپنا قوت طلب کرتے ہیں۔ نفسؐ اپنی خواہش کو ڈھونڈتا ہے شیطانؐ معصیت کی طرف لے جانا چاہتا اور محافظین کرام کاتبین) میرے اعمال لکھنے میں ملک الموت روح مانگتے ہیں اور قبر میرا جسد طلب کرتی ہے میں ان سب کے درمیان ایک مظلوم کی حیثیت سے ہوں

(۴۳۳) کسی نے حسینؑ بن علیؑ علیہ السّلام سے پوچھا اے فرزند رسولؐ کیا حال ہے فرمایا میرا رب میرے اوپر ہے آگ میرے سامنے ہے موت مجھ کو ڈھونڈتی ہے حساب کی تیز نظر میری طرف ہے میں اپنے عمل میں رہن ہوں نہ تو اپنی محبوب شے کو پاتا ہوں نہ مکروہ کو دفع کر سکتا ہوں۔ معاملات دوسرے کے اختیار میں ہیں چاہے تو عذاب دے چاہے بخش دے پس کون سا فقیر مجھ سے زیادہ محتاج ہے۔

اسی طرح کسی نے امیر المومنین سے پوچھا آپ کا کیا حال ہے فرمایا کیا حال پوچھتے ہو اس شخص کا جس کے اوپر خدا کی طرف سے دو نگراں ہوں اور وہ یہ جانتا ہو کہ اس کی خطائیں دفتر میں لکھی جاتی ہیں ایسی حالت میں اگر اس کا رب رحم نہ کرے تو دوزخ کے سوا اس کا مقام اور کہاں ہوگا۔

جب حضرت فاطمہؑ سے یہ سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا تمہاری دُنیا کو ترک کرنے والی ہوں اور تمہارے مُردوں میں شامل ہونے والی ہوں۔ جب سے رسولؐ نے وفات پائی اور ان کے اہل پر ظلم شروع ہوئے میں نہایت کرب و بے چینی میں بسر کر رہی ہوں۔

منہال سے مروی ہے کہ میں ایک روز علیؑ بن الحسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی مولا کیا حال ہے فرمایا اے منہال باوجود یکہ تم اپنے کو ہمارے شیعوں میں سے کہتے ہو پھر بھی ہمارا حال پوچھتے ہو کیا تم نہیں جانتے کہ میں اپنی قوم میں بنی اسرائیل کی مانند آل فرعون میں ہوئی کہ وہ ان کے لڑکوں کو ذبح کرتے تھے اور لڑکیوں کو چھوڑ دیتے تھے ایسی قوم اپنے نبیؐ کے بعد خیر البریہ بن گئی ..... کھلّم کھلّا تو اب منبروں پر لعن ہوتی ہے اور گالیاں دینے والوں کو بہت سامال دیا جاتا ہے جو لوگ ہم سے محبت رکھتے ان کو محض ہماری محبت کی بنا پر حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے قریش نے تمام عرب پر محض اس وجہ سے فضیلت حاصل کی کہ حضرت محمدؐ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں سے تھے وہ ہمارے حق کی بنا پر اوروں سے طلب کرتے ہیں لیکن ہمارے حق کو خود نہیں پہچانتے حالانکہ ہمارا بڑا حق ہے پس اے منہال اس

حالت میں ہماری صبح و شام گزرتی ہے۔

جابر ابن عبداللہ انصاری خدمت امیرالمومنین میں حاضر ہوئے اور استفسار حال کیا فرمایا بس اپنا رزق کھا رہا ہوں۔ جابر نے عرض کی آپ دار دنیا کے متعلق کیا فرماتے ہیں فرمایا ایسے گھر کے متعلق میں کیا کہوں جس کے اوّل میں غم ہو اور آخر میں موت۔ جابر نے عرض کی مولا سب سے زیادہ قابل غبط کون ہے فرمایا وہ جسد جو تحت تراب عذاب سے محفوظ ہو اور ثواب کا اُمید وار بنے۔

سلمان فارسی سے پوچھا گیا آپ کا کیا حال ہے فرمایا کیا حال پوچھتے ہو اس کا جس کی غایت موت ہو اور قبر اس کی منزل ہو کیڑے اُس کے پڑوسی ہوں اور اگر نہ بخشا جائے تو دوزخ اُس کا مسکن ہو

حذیفہ یمانی سے پوچھا آپ کا کیا حال ہے فرمایا اس شخص کا کیا حال جس کا نام عبد ہو اور کل کو قبر میں تنہا دفن کیا جائے اور خدا کے سامنے اکیلا ہی محشور ہو۔

ابن مسیب سے مروی ہے کہ ایک دن امیرالمومنین اپنے گھر سے برآمد ہوئے تو سلمان نے آپ کا استقبال کیا فرمایا ابو عبداللہ آپ کا کیا حال ہے کہا میں چار غموں میں ہوں پوچھا وہ کیا ہیں کہا اوّل عیال کا غم وہ کھانا مانگتے ہیں۔ اور اپنی خواہشات کو پورا کرنا ... چاہتے ہیں دوسرے خدا اپنی اطاعت چاہتا ہے تیسرے شیطان معصیت کی طرف حکم کرتا ہے چوتھے ملک الموت روح کو طلب کرتا ہے۔ حضرت نے فرمایا اے ابوعبداللہ آپ کو بشارت ہو کہ ان میں سے ہر ایک کے عوض تمہارے لئے پیش خدا درجات ہیں۔ میں ایک دن حضرت

رسولِ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا اے علیؑ کیا حال ہے میں نے عرض کی صبح کی ہے اس حال میں کہ میرے ہاتھ میں پانی کے سوا کچھ نہیں ہے اور اپنے بچوں حسنؑ و حسینؑ کی طرف سے مغموم ہوں فرمایا اے علیؑ عیال کا غم نار سے پناہ دلاتا ہے خدا کی اطاعت عذاب سے امان ہے اور فاقہ پر صبر جہاد ہے اور ساٹھ برس کی عبادت سے بہتر ہے اور موت کا غم ذنوب کا کفارہ ہے اے علیؑ آگاہ ہو کہ لوگوں کے رزق خدا کے اوپر ہیں ان کے لئے تمہارا غم کرنا مضر ہے نہ نافع البتہ اس کی وجہ سے تم مستحق اجر ہو جاؤ گے اور بے شک غموں سے بڑھ کر غمِ عیال ہے۔

(۵۰) پیری

(سورۂ روم) خدا وہ ہے جس نے تم کو کمزوری سے پیدا کیا پھر کمزوری کے بعد تم کو قوت بخشی پھر قوت کے بعد تم کو کمزور اور بوڑھا بنا دیا۔ خدا جیسا چاہتا ہے پیدا کرتا ہے وہ بڑا جاننے والا اور قدرت والا ہے۔

(سورۂ الحدید) کیا وہ وقت نہیں آیا کہ ایمان والوں کے دل یادِ خدا میں گڑگڑائیں۔

(۴۳۴) فرمایا حضرت رسول خدا نے خداوند عالم مومن پیر کی طرف صبح و شام نظر کرتا ہے اور فرماتا ہے اے میرے بندے اب تیری عمر زیادہ ہو گئی اور تیری ہڈیاں سست ہو گئیں اور تیری جلد رقیق ہو گئی اور تیری موت قریب پہنچی اور مجھ تک پہنچنے کا وقت قریب آگیا۔ بس

تو مجھ سے حیا کریں تیرے بڑھاپے سے شرم کرتا ہوں کہ تجھ کو دوزخ
کا عذاب چکھاؤں۔

(۴۳۵) فرمایا حضرت رسولخدا نے کہ خداوند عالم فرماتا ہے بوڑھاپا
میرا نور ہے پس میں اپنے نور کو نار سے نہ جلاؤں گا۔

(۴۳۶) فرمایا حضرت رسولخدا نے کس قدر صاحب بزرگی ہے جوان
سے بوڑھا مگر جبکہ خدا بڑھاپے میں صاحب بزرگی رکھے

(۴۳۷) فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ برکت بوڑھوں
کے ساتھ ہے۔

(۴۳۸) فرمایا آنحضرت نے بوڑھا تمہارے درمیان ایسا ہے جیسے
کوئی نبی اپنی امت میں۔

(۴۳۹) فرمایا آنحضرت نے جس نے پیر مسلم کا اکرام کیا اس نے جلال الٰہی کا
اکرام کیا۔

(۴۴۰) انس سے مروی ہے کہ حضرت رسولخدا نے پانچ خصلتوں
کی مجھ سے وصیت کی ایک ان میں سے یہ تھی کہ بوڑھوں کی عزت
کرو تم روزِ قیامت میرے ساتھیوں میں سے ہوگے۔

(۴۴۲) امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے پاس ایک شخص شیبہ الہذلی نامے آیا اور کہنے لگا یا
نبی اللہ میں بوڑھا ہوں اور میرا سن زیادہ ہوگیا۔ میرے قوا میں
ضعف آگیا اور مجھ میں نماز و روزہ و حج و جہاد کے بار بار بجالانے
کی طاقت نہ رہی پس آپ کوئی چیز مجھے تعلیم فرمایئے۔ فرمایا تیرے گرد جتنے
پتھر اور ڈھیلے ہیں وہ آرزوئے رحم تجھ پر رو رہے ہیں۔ پس نماز صبح کے

بعد دس مرتبہ کہا کر سبحان اللہ العظیم وبحمدہ ولاحول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم بے شک اللہ تعالیٰ تجھے عمی۔ جذام۔ فقر اور ندامت
سے محفوظ رکھے گا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ یہ تو دنیا کے متعلق فرمایا
آخرت کے متعلق بھی فرمایئے۔ فرمایا، ہر نماز کے بعد پڑھ۔ اللّٰھم ارزقنی
من عندک وغنی من فضلک وانشر علیّ من رحمتک وانزل علی
من برکاتک۔

(۵۱) نظر

فرمایا خداوند عالم نے اے رسول مومنوں سے کہدو کہ اپنی آنکھوں کو
جھکالیں اور اپنی فروج کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے ازکیٰ واطہر ہے
جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس کو جانتا ہے اور مومنات سے کہدو وہ بھی اپنی
نظریں نیچی رکھیں اور اپنی فروج کی حفاظت کریں۔

(۴۴۳) فرمایا جناب رسولخدا نے جو اپنی آنکھوں کو حرام سے پر کرے گا
خداوند عالم اس کو روزِ قیامت آگ کی میخیں ٹھونک کر اندھا کردیگا۔
اور ان میں آگ بھردے گا یہاں تک کہ سب لوگ نوٹے کھڑے ہوجائیں
گے پھر اس کو دوزخ کی طرف لیجانے کا حکم دیا جائے گا۔

(۴۴۴) فرمایا آنحضرت نے جو کوئی اپنے پڑوسی کے گھر کی طرف سے گزرے
اور مرد کی شرمگاہ یا عورت کے بال یا اس کے جسم کے اور کسی عضو پر نظر
ڈالے تو خدا کے لئے سزاوار ہے کہ وہ ان منافقین کے ساتھ دوزخ میں
ڈالے جو دنیا میں مسلمانوں کی شرمگاہوں کا تجسس کرتے تھے، ایسا آدمی
سے نہ اٹھے گا جب تک خداوند عالم اسے رسوا نہ کردے اور خدا اس کی

شرمگاہ کو ناظرین پر ظاہر کر دے گا۔

(۴۵) فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جس نے اپنی آنکھوں کو مطلق چھوڑ دیا ہر طرف نظر ڈالی اس نے اپنے دل کو تعب میں ڈالا اور جس نے پے در پے خطائیں کیں اس کی حسرتیں دونا ہو گئیں۔

(۴۶) فرمایا حضرت رسول خدا نے نظر ایک زہر آلود تیر ہے شیطان کے تیروں میں سے۔

(۵۲) زبان

(سورہ ق) جب بیان کریں گے تو وہ دونوں فرشتے جو اُس کے داہنے بائیں ہمیشہ رہنے والے ہیں کوئی بات ایسی نہیں لکھیں گے جو اس کے نامۂ اعمال میں نہ ہو وہ تیرے سخت محافظ ہوں گے۔

(۴۷) فرمایا حضرت رسول خدا نے انسان کی راحت زبان کے روکنے میں ہے۔

(۴۸) طلاقت لسان راس المال ہے۔

(۴۹) سکوت لسان انسان کے لئے سلامتی ہے۔

(۵۰) بلا گویائی کی سپردگی میں ہے۔

(۵۱) انسان پر بلا اس کی زبان کی وجہ سے نازل ہوتی ہے۔

(۵۲) زبان کا فتنہ تلوار کے فتنہ سے زیادہ سخت ہے۔

(۵۳) فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے زبان کی مار تلوار کی مار سے زیادہ سخت ہے۔

(۵۴) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے انسان کی نجات زبان

کے محفوظ رکھنے میں ہے۔

(۵۵) جناب رسولِ خدا نے فرمایا اے علیؑ جس کی زبان سے لوگ خائف رہیں وہ اہلِ نار سے ہے۔

منقول ہے کہ نوح علیہ السلام ایک کریہ المنظر کتے کی طرف سے گزرے فرمایا یہ کتا کس قدر بد صورت ہے یہ سن کر وہ کتا دو زانو ہو بیٹھا اور غصہ میں کہنے لگا اگر تم خلقت خدا پہ راضی نہیں ہو تو مجھے بدل دو حضرت نوح یہ سن کر اس درجہ نادم ہوئے کہ چالیس سال روتے رہے تب خدا نے کہا کہ اے نوح کب تک روئے جاؤ گے میں نے تمہاری توبہ قبول کی پس نوح ایک لغزش مغفورہ پر جو ان کے نفس معصوم سے ہوئی تو اتنا روئے تو اے غافل انسان تو اپنے گناہان کبیرہ اور نفس نافرمان پر کبھی نہیں روتا۔

(۵۶) فرمایا آنحضرت نے اپنی زبان اپنے شکم اور اپنی فرج کو ناروا استعمال سے بچاؤ تاکہ مستحق جنت ہو۔

(۵۷) فرمایا آں حضرت نے جس نے راہ خدا میں زیادتی سے روپیہ خرچ کیا اور زیادہ گوئی سے زبان کو روکا اُس کو خوش خبری ہو۔

(۵۸) جس نے اپنی زبان کو روکا عزت پائی۔

(۵۹) بے شک خدا ہر قائل کی زبان کے پاس ہے۔

(۶۰) جو شخص دُنیا میں ذو لسانین بنا خدا روز قیامت آگ کی دو زبانیں اس کے لئے پیدا کریگا (دو زبانوں والا وہ ہے جو دشمنوں سے ملتا ہو اور ہر ایک سے اس کے موافق مزاج بات کہتا ہے دوسرے سے دوسرے کے موافق یا ایک کی بات دوسرے سے کہتا ہے یا

ایک کو دوسرے کے خلاف بھڑکاتا ہے۔

(۴۶۱) جو شخص چالیس روز خدا کا مخلص بنا رہے گا اس کے دل سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری ہوں گے۔

(۴۶۲) جب تک کسی بندہ کا قلب راستی اختیار نہ کرے اس کا ایمان قائم نہیں رہ سکتا اور دل اس وقت تک مستقیم نہیں ہو سکتا جب تک زبان مستقیم نہ ہو۔

(۵۳) تقیہ

ہر زمانہ میں زیادہ تر لوگ مشرک و گمراہ رہتے ہیں اور اہل ایمان سے ان کو خصومت قلبی ہوتی ہے لہذا خداوند عالم نے خوف کے وقت مسلمانوں کو تقیہ کا حکم دیا یعنی اقوال و افعال میں حق سے سکوت کرنے کا تاکہ ان کی جان و مال و آبرو دشمنوں سے محفوظ رہے۔ اگر تقیہ نہ ہوتا تو دین الٰہی پر سخت مصیبت آتی اور اہل ایمان تباہ و برباد ہو جاتے۔

(سورۂ آلِ عمران) مومنوں کو اپنا دوست مومنوں کو بنانا چاہیے کافروں کے دوست نہیں اور جو کافروں کو دوست بنائیگا اس کا تعلق کسی معاملہ میں خدا سے نہیں۔ ہاں ایسے وقت کفار سے دوستی کا اظہار کر سکتے ہیں جب کہ ان سے پورا پورا خوف ہو۔ خدا تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ کی طرف تمہاری بازگشت ہے۔

(سورہ النحل) ایمان کے بعد اللہ سے کون کفر کریگا مگر وہی جس پر ظلم کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو۔

(۴۶۳) فرمایا حضرت رسولخدا نے اس مومن کی مثال جس کیلئے تقیہ نہیں

اس جسم کی سی ہے جس کے سر نہیں اور اس مومن کی مثال جو اپنے مومن بھائی کی رعایت نہیں کرتا اس شخص کی سی ہے جس کے تمام حواس صحیح ہوں مگر وہ اپنی عقل سے کام نہ لے آنکھ سے دیکھے نہیں کان سے سنے نہیں زبان سے اپنی حاجت بیان نہ کرے اور اظہار محبت کے ساتھ اپنی ذات سے سختیوں کو دور نہ کرے اپنے ہاتھوں سے اپنی کوئی شے نہ لے اپنے پیروں سے کسی چیز کی طرف نہ چلے پس درحقیقت وہ ایک گوشت کا لوتھڑا ہے کہ جس کے تمام منافع فوت ہو گئے ہیں اور مصائب کا آماجگاہ بن گیا ہے اس طرح جو بندہ مومن اپنے برادران ایمانی کے حقوق سے جاہل ہے وہ بھی ان کے حقوق کا فوت کرنیوالا ہے وہ مثل اس پیاسے کے ہے جو ٹھنڈے پانی کا کنواں کھودتا ہے مگر اس سے پانی نہیں پیتا یا مثل اس صاحب حواس آدمی کے ہے جو اپنے کسی دوست سے امر مکروہ کے دفع کرنے میں یا کسی محبوب شے کے لینے کی سعی نہیں کرتا۔ بس ایسے شخص کو تم یہ سمجھو کہ تمام نعمتیں اس سے سلب ہو گئی ہیں اور وہ ہر آفت میں مبتلا ہے۔

(۴۶۴) فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے تقیہ مومنین کے بہترین اعمال سے ہے کیونکہ وہ اس سے اپنے نفس کو بھی ظلم سے بچاتا ہے اور اپنے بھائیوں کو بھی اور حقوق اخوان کا ادا کرنا اشرف اعمال متقین ہے جو ملائکہ مقربین کی محبت کو کھینچنے والا اور حور العین کو شائق بنانے والا ہے۔

(۴۶۵) فرمایا امام حسین علیہ السلام نے تقیہ سے اللہ نے امت کی اصلاح چاہی پس تقیہ کا ثواب مثل ثواب اعمال امت ہے اور ترک کرنیوالے کی سزا امت کے ہلاک کرنے والے کی سزا ہے کیونکہ تقیہ کا تارک ان ہلاک کرنے میں شریک ہے اس میں شک نہیں کہ حقوق اخوان کا پہچاننا خدا کا

دوست بنانے والا اور پیش خدا تقرب بڑھانے والا ہے اور ان حقوق کا ترک خدا کی عداوت کا سبب ہے اور اس کے نزدیک رُتبہ کم کرنے والا ہے۔

(۴۶۶) فرمایا امام حسین علیہ السلام نے اگر تقیہ نہ ہوتا تو ہمارا دوست ہمارے دشمن سے پہچانا نہ جاتا اور اگر حقوقِ اخوان کی معرفت نہ ہوتی تو بُرائیوں سے کسی ایک پر عذاب نہ ہوتا بلکہ سب کو ملا کر عذاب نہ ہوتا خداوند عالم فرماتا ہے جو مصیبت تم پر پڑی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی حاصل کردہ ہے خدا تمہارے بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

(۴۶۷) فرمایا حضرت علیؑ بن الحسینؑ نے خدا مومنین کا ہر گناہ روزِ قیامت معاف کر دیگا سوائے دو گناہوں کے ایک ترک تقیہ (کیونکہ اس سے آئندہ ترویج دین کا سلسلہ رُک جاتا ہے یعنی جو شخص دشمنانِ دین کے سامنے اظہارِ حق کر دیگا اور وہ اس کے جانی دشمن ہو جائیں گے اور پھر تعصّب میں آکر استیصال دین کرنے لگیں گے تو اس ایک شخص کی ناعاقبت اندیشی سے دین اور قوم کو عظیم الشان نقصان پہنچ جائیگا دوسرے حقوق اخوان کا ضائع کرنا۔

(۴۶۸) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السّلام نے تقیہ کا استعمال ہمارے برادران ایمانی کی حفاظت کی غرض سے ہے پس اگر وہ حفاظت کرے خائف کی تو خصال کرام میں سب سے اشرف ہے اور معرفت حقوق اخوان افضل صدقات زکوٰۃ وجہاد ہے۔

(۴۶۹) فرمایا امام علیہ السّلام نے جس نے تقیہ قبل ظہور ہمارے قائم کے ترک کیا وہ ہم میں سے نہیں۔

(۴۷۰) فرمایا حضرت نے تقیہ میرا دین ہے اور میرے آبا کا دین ہے۔

(۴۷۱) فرمایا حضرت نے جس کے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں۔

(۴۷۲) فرمایا حضرت رسولِ خدا نے تارک تقیہ مثل تارک صلوٰۃ ہے۔

(۴۷۳) فرمایا آنحضرت نے جس نے تقیہ میں منافقین کے پیچھے نماز پڑھی ہے گویا آئمہ کے پیچھے نماز پڑھی۔

(۴۷۴) فرمایا صادق آلِ محمدؐ نے جس نے ہماری باتوں میں سے ایک کو بھی افشا کیا گویا اس نے ہم کو عمداً قتل کیا نہ کہ خطاءً۔

(۴۷۵) فرمایا حضرت نے تقیہ کی ضرورت کو صاحبِ تقیہ خوب جان سکتا ہے کہ کس محل پر اس سے کام لینا چاہیئے۔

(۴۷۶) حضرت ابو عبداللہ علیہ السّلام نے راوی حدیث سے فرمایا اگر کوئی تمہارے سامنے علی علیہ السّلام کو گالی دے تو کیا اُس بدبخت کی ناک نہ کاٹ لوگے؟ اُس نے کہا ضرور میں اور میرے گھر والے ایسا ہی کریں گے فرمایا نہیں ایسا نہ کرو میں نے ایسے شخص کے منہ سے علیؑ پر سب وشتم کو سُنا ہے کہ میرے اور اس کے درمیان ایک ستون بیچ میں تھا مگر میں نے صبر کیا اور جب نماز سے فارغ ہوا تو اس کی طرف سے گزرا اور اُس پر سلام کیا اور مصافحہ کیا۔

(۴۷۷) حضرت ابو عبداللہ علیہ السّلام نے فرمایا وہ شیعیانِ علیؑ سے نہیں جو تقیہ نہیں کرتا۔

(۴۷۸) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السّلام نے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں بے شک تقیہ وسیع تر ہے اس چیز سے جو آسمان و دین کے درمیان ہے۔

(۴۷۹) فرمایا آنحضرت نے جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لے آیا وہ کبھی دولت باطلہ کا کام نہ کرے گا مگر تقیہ سے۔

(۴۸۰) فرمایا حضرت نے تم اپنے دین پر قائم رہو جو اُس کو چھپائیگا خدا اُس کو عزت دے گا اور جو اُس کو ظاہر کریگا خدا اس کو ذلیل کرے گا۔

(امام علیہ السّلام نے یہ حکم اس وقت کے متعلق دیا ہے جبکہ لفظ شیعہ زبان سے نکالنا جرم تھا اور فوراً ایسے شخص کو تہ تیغ کر دیا جاتا تھا۔

(۴۸۱) فرمایا حضرت نے جن کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے بہتری نہیں۔

(۴۸۲) فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے میرے پدر بزرگوار فرمایا کرتے تھے تمہارے باپ کے لئے کوئی شے تقیہ سے زیادہ ٹھنڈک پہنچانی والی نہیں بیشک تقیہ مومن کے لئے جنت ہے۔

(۴۸۳) فرمایا امام رضا علیہ السّلام نے جس کے لئے ورع نہیں اس کے لئے اسلام نہیں اور جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں۔

(۴۸۴) امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا تقیہ اس لئے ہے کہ خون نہ بہایا جائے اور جب اس کا خوف نہ ہو تو ضرورت نہیں۔

(۴۸۵) ابوبصیر نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ تقیہ دین خدا ہے۔ راوی نے کہا ہے کیا دین خدا ہے فرمایا واللہ دین خدا ہے کیا تم نے قرآن میں یہ آیت نہیں پڑھی قال یوسف ایھا العیر انکم لسارقون (اے قافلو والو بیشک تم چور ہو) جبکہ برادرانِ یوسف نے کچھ بھی نہ چرایا تھا دوسری قول ابراہیم نقل کیا گیا ہے قال انی سقیم (میں بیمار ہوں) حالانکہ وہ بیمار نہ تھے۔

(۴۸۶) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السّلام نے جب حضرت قائم منتظر کا وقت ظہور ہو تو تقیہ شدت سے ہو گا۔

(۴۸۷) فرمایا صادق آل محمد نے جس نے ہم اہل بیت کا راز افشا کیا خدا اس کو دوزخ میں تپتے ہوئے لوہے سے عذاب کرے گا۔

توضیح ۔ پہلی دو آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ معاذاللہ حضرت

ابراہیمؑ اور حضرت یوسفؑ نے جھوٹ بولا لیکن وہ جھوٹ نہ تھا بلکہ تقیہ تھا جو سب کے نزدیک وقت مصلحت روا رکھا گیا ہے حضرت یوسف کے بھائیوں کی حالت چوروں سے مشابہ تھی کیونکہ انھوں نے حضرت یوسفؑ کو حضرت یعقوبؑ سے چرایا تھا۔ لہٰذا ان کی اس حالت پر نظر رکھتے ہوئے حضرت یوسفؑ نے سارق کہا۔ حضرت ابراہیمؑ نے جو اپنے کو بیمار کہا تو اس کا مطلب یہ تھا کہ تمہارے کفر اور شرک کو دیکھ کر میرا دل بیمار ہے۔

توضیح دوم ۔ ہمارے مسلمان بھائی مسئلہ تقیہ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتے ہیں کہ شیعہ مذہب میں جھوٹ بولنا روا ہے جب مسئلہ کی حقیقت کو سمجھایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ اس آزادی کے دور میں اس کی ضرورت ہی کیا ہے۔ جواب یہ ہے کہ شیعیت کے دشمن ہر زمانہ میں موجود رہے ہیں پہلے کھلم کھلا تیغ آزمائی ہوتی تھی۔ اب ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلا جاتا ہے اور جہاں موقع ملتا ہے وہاں خونریزی کے لئے بے نقاب ہو کر بھی سامنے آجاتے ہیں۔ ہمارے آئمہ نے اسی لئے شد و مد سے تقیہ کی تاکید کی ہے۔ اگر تقیہ کی سپر نہ ہوتی تو بنی امیہ اور بنی عباس کے دور میں جس بری طرح شیعوں کا قتل عام کیا گیا آج ایک شیعہ بھی روئے زمین پر نظر نہ آتا۔

(۵۴) خوف

(سورۂ آلِ عمران) اگر تم ایمان والے ہو تو لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔

(سورۂ مائدہ) لوگوں سے مت ڈرو مجھ سے ڈرو۔

(سورۂ النحل) وہ اپنے رب سے خوف کرتے ہیں اور سوء حساب سے ڈرتے ہیں۔

(سورۂ القصص) اتراؤ مت خدا اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

(سورۂ النجم) کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو۔ ہنستے ہو روتے نہیں اور کھیل میں مشغول ہو۔

(۴۸۸) فرمایا جناب رسول خدا نے جو شخص جتنی خدا کی معرفت زیادہ رکھتا ہے اتنا ہی اس سے زیادہ ڈرتا ہے۔

(۴۸۹) فرمایا جناب رسولِ خدا نے جو خدا سے ڈرتا ہے اس سے ہر چیز ڈرتی ہے۔

(۴۹۰) مروی ہے کہ جب رسول اللہ نماز پڑھتے تھے تو آپ کا دل خوفِ خدا سے دیگ کی مانند جوش مارتا تھا۔ خدا فرماتا ہے وہ لوگ ہیں کہ جب ان کے سامنے خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل خوف سے کانپ جاتے ہیں۔

(۴۹۱) انس بن مالک سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ چار شخصوں پر ملائکہ کے مقابل خداوند عالم مباہات کرتا ہے اوّل مجاہدین، دوسرے متواضع فقرا تیسرے وہ مال دار جو بہت سا مال فقیروں کو دیتے ہیں اور پھر ان پر احسان نہیں رکھتے چوتھے وہ شخص جو تنہائی میں خوفِ خدا سے روتا ہے۔

(۴۹۲) فرمایا امیرالمومنین علیہ السّلام نے اپنے فرزندوں سے خدا

ڈرو اور یاد رکھو کہ اگر تم دُنیا کی نیکیاں بھی اکھٹا کر لو تو یہ ضرور نہیں کہ خدا ان کو منظور بھی کر لے اور خدا سے اُمید مغفرت کیئے رہو کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ اگر تم تمام دُنیا بدیاں جمع کر لو تو وہ تم کو عذاب ہی دے گا بلکہ تم کو بخش سکتا ہے۔

(۴۹۳) لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا خدا سے ڈرتے رہو اگر بقدر دو جہاں بھی نیکیاں کر لی ہوں تب بھی وہ عذاب دے سکتا ہے اور اس سے اُمید کیئے رہو اگر دو جہاں کے گناہ بھی سر دھرئیے ہوں تو بھی وہ رحم کرنیوالا ہے۔

(۴۹۴) امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا خدا سے اُمید کیئے رہو تم کو مصیبت پر جراٰت نہ ہوگی اور خدا سے ڈرتے رہو تم کو اپنی رحمت سے مایوس نہ کریگا۔

(۴۹۵) فرمایا حضرت نے نہیں امان پائی مگر اس نے جو خدا سے ڈرا۔

(۴۹۶) فرمایا حضرت نے خوف خدا میں رونا نار سے نجات کا سبب ہے۔

(۴۹۷) فرمایا حضرت نے خوفِ خدا میں رونا رحمت خدا کا باعث ہے۔

(۴۹۸) فرمایا حضرتِ رسولِ خدا نے جو کوئی مومن خوف خدا سے روئے گا خدا اُس کے گناہ بخش دے گا۔ اگرچہ وہ ستاروں اور قطرات بحر کی تعداد سے زیادہ ہوں پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا (کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔)

(۴۹۹) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السّلام نے اگر مومن کی اُمید و بیم کو وزن کیا جائے تو دونوں برابر ہوں گے۔

(۵۰۰) امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ خائف و راجی نہ ہو اور اُمید و بیم میں نہ ہوگا مگر جب تک اس چیز کا

جاننے والا ہو جس سے خوف اور اُمید کی جاتی ہے۔

(۵۰۱) فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے خدا سے اس طرح خوف کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگر تم اس کو نہیں دیکھتے تو وہ تو تم کو دیکھ رہا ہے اور اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ تم کو نہیں دیکھ رہا تو تم نے کفر کیا اور اگر یہ جانتے ہوئے کہ وہ تم کو دیکھتا ہے تم مخلوق سے چھپ کر گناہ کرو اور خدا پر وہ سب ظاہر ہوں تو تم نے سب دیکھنے والوں سے زیادہ ذلیل اسے سمجھا کیونکہ مخلوق سے تو تم کو پردہ ہوا اور خدا سے شرم نہ آئی۔

(۵۰۲) فرمایا حضرت رسُول خدا نے جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اس سے ہر شے ڈرتی ہے اور جو خدا سے خوف نہیں کرتا اس کو ہر شے ڈراتی ہے۔

(۵۰۳) فرمایا حضرت رسولخدا نے حرام ہے آگ اس آنکھ پر جو خوفِ خدا میں روئی ہو۔

(۵۰۴) فرمایا حضرت نے کوئی قطرہ زمین پر خدا کے نزدیک اس قطرۂ اشک سے زیادہ محبوب نہیں ٹپکا جو اندھیری رات میں کسی کی آنکھ سے ایسی حالت میں گرا ہو کہ کوئی اس کو خدا کے سوا دیکھنے والا نہ ہو۔

(۵۰۵) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی شے ایسی نہیں جس کا پیمانہ یا وزن نہ ہو سوائے اشک کے کہ اس کا ایک قطرہ آگ کے ایک دریا کو بجھا دے گا اگر کسی کی آنکھ میں آنسو ڈبڈبا آئے تو اس کا چہرہ روزِ قیامت غبار آلود نہ ہوگا اور ذلت نصیب نہ ہوگی اور اگر خوفِ خدا میں آنسو خسارہ پر بہہ جائے تو خدا اس پر نارِ جہنم کو حرام کر دیگا اور اگر کسی گروہ میں سے ایک شخص خوف خدا میں روئے گا تو سارے گروہ پر خدا رحم کریگا۔

(۵۰۶) امام جعفر صادق نے اپنے پدر بزرگوار سے نقل کیا ہے کہ فرمایا جناب رسُولِ خدا نے خوشخبری ہو اس صورت کے لیئے جس کی طرف خدا اس حالت میں دیکھے کہ اس کی آنکھ اپنے گناہ پر خوف خدا میں روئی ہو اور وہ کسی دوسرے کے گناہ پر اطلاع نہ رکھتا ہو۔

(۵۰۷) فرمایا جناب رسُول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے ابن مسعود غیب کی حالت میں خدا سے ایسا ڈرو گویا تم اُس کو دیکھ رہے ہو اگرچہ تم اس کو نہیں دیکھتے مگر وہ تم کو دیکھتا ہے خدا فرماتا ہے مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ جَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ادْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ۔

(۵۰۸) فرمایا آنحضرتؐ نے خداوند عالم فرماتا ہے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی کہ میں اپنے بندوں پر دو خوفوں کو نہ جمع کروں گا اور نہ دو امنوں کو۔ جب وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف ہوں گے تو میں قیامت میں ان کو ڈراؤں گا اور دُنیا میں مجھ سے ڈریں گے تو میں قیامت کے دن اُن کو بے خوف بناؤں گا۔

(۵۰۹) فرمایا حضرت نے ہر آنکھ قیامت کے دن رونے والی ہوگی مگر تین آنکھیں ایک وہ جو خوف خدا میں روئی ہوگی دوسرے وہ آنکھ جو محارم الٰہی سے بند رہے گی۔ یعنی حرام چیز کی طرف نہ دیکھا ہوگا تیسرے وہ آنکھ جو یادِ خدا میں جاگی ہوگی۔

(۵۱۰) فرمایا آنحضرتؐ نے جو اپنے گناہوں کو یاد کرکے اتنا روئے کہ اس کے آنسو ڈاڑھی تک بہ جائیں تو خدا اس کے رخسارہ پر آتش دوزخ کو حرام کر دیگا۔

(۵۱۱) فرمایا آنحضرتؐ نے جس کی آنکھ سے مثل پر مگس کے خوفِ خدا

میں آنسو نکل جائیگا روز قیامت خدا اس کو ہر خوف سے امان میں رکھے گا۔

(۵۱۲) فرمایا حضرت نے جب مومن کا دل خوف خدا سے گرفتہ ہو جاتا ہے تو اُس کی خطایئں اس طرح گرنے لگتی ہیں جیسے خزاں میں درخت سے پتے۔

(۵۱۳) امام حسن علیہ السّلام ایک ایسے جوان کی طرف سے گزرے جو ہنس رہا تھا فرمایا تو صراط پر سے گزر چکا ہے اُس نے کہا نہیں فرمایا پھر کیا تجھے اس کا علم ہے کہ جنّت میں جائے گا یا دوزخ میں نہیں، کہا نہیں فرمایا پھر یہ ہنسا کیسا کہتے ہیں کہ اس کے بعد کسی نے اُس جوان کو ہنستے نہ دیکھا۔

(۵۵) حُسنِ ظن

(سورۂ الحاق) جس کے داہنے ہاتھ میں کتاب اعمال ہو گی وہ کہے گا آؤ میری کتاب کو پڑھو میں گمان کرتا تھا کہ مجھے حساب دینا ہو گا پس ایسا شخص جنّت عالیہ کے اندر پسندیدہ عیش میں ہو گا۔

(سورۂ بقر) لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ اپنے خدا سے ملنے والے ہیں بہت سے کم گروہ بڑے گروہ پہ غالب آجاتے ہیں اور خدا صابروں کے ساتھ ہے۔

(۵۱۴) امام محمّد باقر علیہ السّلام سے مروی ہے کہ ہم نے کتاب علیؑ بن ابی طالب میں لکھا دیکھا کہ رسُولِ اللہ نے بر سرِ منبر فرمایا قسم ہے اُس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کسی مومن کو دُنیا و آخرت کی بہتری نہیں عطا کی گئی مگر اللہ کے ساتھ حسنِ ظن رکھنے والے اس سے اُمید کرنے والے۔ حسنِ خلق رکھنے اور غیبت مومنین سے بچنے والے سبب کے۔ قسم خدائے وحدہٗ لاشریک کی خدا نے کسی مومن کو بعد توبہ اور استغفار کے

معذب نہیں کیا مگر خدا کے ساتھ سوءِ ظن رکھنے اور خدا سے اُمید قطع کرنے۔ بد خلقی اختیار کرنے اور غیبت مومن کرنے والے کو۔ قسم خدا کی جس نے خدا سے حسنِ ظن رکھا خدا نے اُس کے ظن کو پورا کیا کیونکہ اللہ کریم ہے اس کے قبضہ میں نیکیاں ہیں اس کو حیا آتی ہے کہ کوئی بندۂ مومن اُس کی طرف حسنِ ظن رکھے اور وہ اس کی اُمید کو پورا نہ کرے۔ پس اے لوگو خدا کی طرف اچھا گمان رکھو اور اُس کی طرف راغب ہو۔

(۵۱۵) فرمایا حضرت نے جس نے خدا کی طرف اچھا گمان کیا خدا نے اُس کا گمان پورا کیا اور اس کو ایسا ہی بدلا ملا۔ بدگمانوں سے خداوند عالم فرماتا ہے یہ تمہارا وہی گمان ہے جو تم نے اپنے رب کی نسبت کیا تھا کہ اُس نے تم کو عبادت میں ڈالا ہے تم خاسرین میں سے ہو گئے۔

فرمایا حضرت رسُولِ خدا نے نہ مرے تم میں سے کوئی مگر اس وقت کہ خدا کے ساتھ حسنِ ظن رکھتا ہو۔ اللہ سے حسنِ ظن رکھنا جنّت کی قیمت ہے۔

(۵۱۷) فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السّلام نے کہ زمانہ حضرت موسیٰؑ میں دو شخص قید خانہ میں تھے جب وہ نکالے گئے تو ایک ان میں خوب موٹا تازہ تھا اور دوسرا دُبلا۔ حضرت موسیٰؑ نے موٹے تازے سے پوچھا اس فربہی کا سبب کیا ہے اُس نے کہا میرا حسنِ ظن اللہ کے ساتھ۔ دُوسرے سے پوچھا تیری لاغری کا سبب کیا ہوا۔ کہا اللہ کا خوف موسیٰؑ نے اپنے ہاتھ خدا کی طرف اُٹھا کر کہا پروردگارا میں نے دونوں کی بات چیت سُنی۔ اب تو ہی بتا کہ ان دونوں میں کون افضل ہے خدا نے وحی کی حسنِ ظن رکھنے والا۔

(۵۱۸) فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السّلام نے کہ روز قیامت ایک بندہ کو دوزخ میں جانے کا حکم دیا جائیگا پس وہ خدا کی طرف متوجہ ہو گا خدا

فرمائے گا اُسے لوٹا لاؤ پھر پوچھے گا اے میرے بندے تو کیوں متوجہ ہوا
وہ کہے گا اے میرے پروردگار کیا میرا گمان تیری طرف ایسا نہ تھا۔ خدا
پوچھے گا کیسا، وہ کہے گا۔
میرا گمان تیری نسبت یہ تھا کہ تو میری خطا کو بخش دے گا اور
مجھے جنت میں جگہ دے گا۔ خدا کہے گا۔ اے میرے ملائکہ قسم ہے اپنے
عزت و جلال کی اس نے میرے متعلق کبھی نیکی کا گمان نہیں کیا؟ اگرچہ اب
خوف نار سے اس نے میرے متعلق یہ گمان کیا مگر اسے اجر دو اور جنت میں
داخل کردو۔
(۵۱۹) فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے جس شخص نے خدا کی طرف حُسن ظن کیا
اس کا ظن ویسا ہوا اور جس نے سوء ظن کیا اس کا ظن ویسا ہوا۔

(۵۶) اخلاص

(سورۂ البینہ) لوگوں کو یہی حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس خدا کی خلوص سے
عبادت کریں جس کا دین ہے وہ حق کی طرف مائل ہوں نمازوں کو قائم
کریں زکوٰۃ ادا کریں یہی دین حق ہے۔
(۵۲۰) فرمایا جناب رسُول خدا نے خدا کی طرف سے دو حافظ ہر شخص
پر معین ہیں پس خدا ملائکہ سے کہتا ہے تم گواہ رہنا میں نے اپنے بندہ کو اس
وجہ سے بخش دیا کہ اس کے صحیفہ کے دونوں طرف نیکی ہے۔
(۵۲۱) جابر نے امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا
حضرت رسُول خدا نے کہ فرشتہ نامہ اعمال لے کر اوّل روز نازل
ہوتا ہے اور پھر اوّل شب وہ اس میں اعمال کو لکھتا ہے لہٰذا تم کو

چاہیئے کہ اس کے اوّل و آخر میں نیکی کرو تاکہ خدا تمہارے درمیانی گناہ
معاف کر دے وہ کہتا ہے اُذکُرُونِی اَذکُرکُم تم مجھے یاد کرو میں تمھیں
یاد کروں گا اور یہ بھی فرماتا ہے وَلَذِکرُ اللہِ اَکبَر خدا کا ذکر سب سے بڑا ہے۔
(۵۲۲) امام جعفر صادق علیہ السّلام نے آیہ حنیفاً مسلماً کی تفسیر
میں فرمایا خالصاً مخلصاً لا یشوبہ شیٔ یعنی خدا کی عبادت ایسے
خلوص سے کرو کہ اس میں کسی شئے کا شائبہ ہی نہ ہو پھر فرمایا حضرت نے
جو خدا سے خلوص رکھتا ہے خدا ہر شے کو اس سے ڈراتا ہے یہاں تک کہ حشرات
الارض، جنگل کے درندے اور فضا کے پرندے اس سے ڈرتے ہیں۔
(۵۲۳) فرمایا جناب رسُول خدا نے خدا تمہاری صورتوں اور تمہارے
اعمال کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے قلوب اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے۔
(۵۲۴) فرمایا حضرت رسُول خدا نے صدق نیکی کی طرف ہدایت کرتا ہے
اور نیکی جنت کی طرف۔
(۵۲۵) وہ جھوٹا نہیں جو آدمیوں میں اصلاح کی غرض سے جھوٹ بولے
یا بدی سے روکے۔
(۵۲۶) فرمایا امام جعفر صادقؑ نے لوگوں کی کثرت نماز و روزہ و حج و
نیکی اور شب بیداری کو نہ دیکھو بلکہ ان کی راست گفتاری اور ادائے
امانت پر نظر کرو۔

(۵۷) اجتہاد

(العنکبوت) جن لوگوں نے ہمارے بارہ میں کوشش کی ہے ہم ان
کو اپنے راستوں کی طرف ہدایت کریں گے۔

(والنازعات) جو اپنے رب کے مواخذے سے خوف کریگا اور نفس کو خواہش سے روکے گا تو جنّت اُس کا مقام ہے۔

(۵۲۷) فرمایا حضرت رسولخدا نے ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر (نفس) کی طرف لوٹے۔

(۵۲۸) فرمایا حضرت نے جس کا علم اس کی خواہش پر غالب آیا وہ علم نافع ہے اور جس نے اپنی خواہش کو قدموں کے نیچے ڈالا شیطان اس کے سایہ سے بھاگتا ہے۔

(۵۲۹) فرمایا حضرت نے خدا کہتا ہے کہ جو بندہ میری اطاعت کریگا میں اس کو غیر کی سپرد نہ کروں گا اور جو میری نافرمانی کریگا میں اُس کو اُسی کے حال پر چھوڑ دوں گا اور مطلق اس کی پروا نہ کروں گا کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوا۔

(۵۳۰) فرمایا امام محمد باقر علیہ السّلام نے خدا کہتا ہے مجھے قسم ہے اپنی عزت و بلندی کی جو بندہ اپنی خواہش پر میری خواہش کو ترجیح دیگا میں اُسے غنی کر دونگا۔ اور آخرت کے بارے میں اس کو صاحب ہمت بنا دوں گا اور جو اس سے ضایع ہوگیا ہے اُسے پورا کر دوں گا۔ اور آسمان و زمین اس کے رزق کے ضامن ہوں گے اور ہر تجارت میں اس کا مددگار ہوں گا۔

(۵۳۱) فرمایا حضرتؐ نے میری اُمت تین قسم کی ہے ایک گروہ انبیا سے مشابہت رکھتا ہے دوسرا ملائکہ سے اور تیسرا بہائم سے جو انبیا سے مشابہ ہیں ان کی تسبیح و تہلیل و تکبیر ہے جو بہائم سے مشابہ ہیں ان کی ہمت کھانا پینا سونا ہے۔

(۵۸) تزویج

(سورۂ نور) اپنی بیوہ عورتوں اور صالح غلام اور کنیزوں سے

نکاح کرو اگر تم فقیر ہو تو اللہ اپنے فضل سے مالدار بنا دیگا۔ اللہ بڑی وسعت والا ہے اور بڑا جاننے والا ہے۔

(سورۂ نساء) نکاح کرو جو پسند آئے تم کو عورتوں میں سے دو۔ تین اور چار تک لیکن اگر تم کو یہ خوف ہو کہ ان کے درمیان عدل نہ کر سکو گے تو صرف ایک سے نکاح کرو اور اپنی کنیزوں کو اپنے تصرف میں رکھو۔

(۵۳۲) فرمایا حضرت رسُولِ خدا نے جس نے شادی کی اس نے نصف دین کی حفاظت کی پس نصف باقی میں اس کو اللہ سے ڈرنا چاہیئے۔

(۵۳۳) فرمایا حضرت رسُولِ خدا نے نکاح میری سُنّت ہے پس جس نے میری سُنّت سے نفرت کی وہ مجھ سے نہیں۔

(۵۳۴) فرمایا حضرت رسولخدا نے باہم نکاح کرو تاکہ تمہاری تعداد بڑھے میں روزِ قیامت سب اُمتوں کے سامنے تم پر فخر کروں گا اگرچہ وہ حمل ساقط شدہ ہی ہو۔

(۵۳۵) ایسی عورت سے محبت کرو جو زیادہ بچے پیدا کرنیوالی ہو۔

(۵۳۶) فرمایا آنحضرت نے زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورت سیاہ رنگ کی بہتر ہے۔ خوبصورت بانجھ سے۔

(۵۳۷) کتخدا سونے والا افضل ہے خدا کے نزدیک اس صایم النہار اور قایم اللیل سے جو ناکتخدا ہو۔

(۵۳۸) فرمایا آنحضرت نے آسمان کے دروازے رحمت الٰہی کے ساتھ چار موقعوں پر کھلتے ہیں اوّل مینہ برسنے کے وقت دوسرے جب کوئی فرزند اپنے والدین کے چہرہ پر نظر ڈالتا ہے۔ تیسرے در کعبہ کھلتے وقت چوتھے نکاح کے وقت۔

(۵۳۹) حضرت نے ایک شخص عکاف نامے سے پوچھا کیا تیری بی بی ہے کہا نہیں۔ فرمایا کوئی کنیز ہے، کہا نہیں، فرمایا تو مالدار بھی ہے۔ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو شادی کر ورنہ تیرا شمار گنہگاروں میں ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ شادی کر ورنہ تو نصاریٰ کے راہبوں میں شمار ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا تیرا شمار اخوان الشیاطین میں ہوگا۔

(۵۴۰) فرمایا حضرت امام حسنؑ نے دو سو بی بیاں رکھ سکتے ہو مگر ایک وقت میں چار ہی عقد میں رہیں گی۔

(۵۴۱) فرمایا آنحضرت صلعم نے اے جوانوں جو تم میں استطاعت عقد رکھتا ہو اس کو شادی ضرور کرنی چاہئے اور جو اس پر قادر نہ ہو اُس کو چاہیئے کہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ خواہشات کو روکتا ہے اور نکاح کے لئے صرف یہی شرف کافی ہے کہ وہ سنت نبوی اور عادت مصطفوی ہے۔

(۵۴۲) فرمایا آنحضرت نے بدترین تم میں وہ لوگ ہیں جنھوں نے شادی نہیں کی ایسے لوگ اخوان الشیاطین ہیں۔

(۵۴۳) فرمایا آنحضرتؐ نے میری اُمت کے نیک لوگ عیالدار ہیں اور بدترین لوگ نکاح نہ کرنے والے۔

(۵۴۴) فرمایا آنحضرتؐ نے زید بن ثابت صحابی سے نکاح کرو کیوں کہ تزویج میں برکت ہے اور پاک دامنی کا سبب ہے مگر بارہ قسم کی عورتوں سے عقد نہ کرنا۔

۱۔ ہنقصہ (پوشیدہ ہنسنے والی۔)

۲۔ عنفصہ (کھِل کھِلا کر ہنسنے والی)

۳۔ شہبیرہ (زیادہ سِن والی)

۴۔ ملقلقہ (کثیر الحیض)

۵۔ مذیومہ (جس نے ایک شوہر کو ترک کر دیا ہو۔

۶۔ مذمومہ (مذمت کی ہوئی۔

۷۔ حنانہ (بہت بخشش کرنے والی۔

۸۔ منانہ (بہت احسان رکھنے والی۔

۹۔ (میلی کچیلی رہنے والی۔

۱۰۔ بذبرہ (بیہودہ گو)

۱۱۔ لمبی ٹھوڑی والی۔

۱۲۔ لفوتا (جو دوسرے شوہر سے بچہ رکھتی ہو)

ایک اور روایت میں دو قسم کی عورتوں سے اور منع کیا گیا ہے اور امبرہ (لمبی اور دُبلی) دوسرے نبیرہ (بدخو)

(۵۴۶) فرمایا حضرت رسُولِ خدا نے اُس کی تزویج حور العین سے کر دے گا اور ان تمام خطوط کے بدلے جو اُس معاملہ میں لکھے گئے ہوں گے ایک سال کی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔

(۵۹) خدمتِ عیال

(۵۴۷) امیر المومنین علیہ السّلام سے مروی ہے کہ ایک روز جناب رسولخدا ہمارے یہاں تشریف لائے۔ فاطمہؑ اُس وقت ہانڈی کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں اور میں تنور صاف کر رہا تھا فرمایا اے ابوالحسنؑ میری بات سنو اور جو کچھ میں کہتا ہوں حکم خدا سے کہتا ہوں۔ جو اپنے گھر کے کاروبار میں اپنی عورت کی مدد کرے گا تو خدا اس کے ہر موئے بدن کے عوض ایسے

ایک سال کی عبادت کا ثواب عطا کریگا جس کے دنوں میں روزہ رکھا ہو اور راتوں کو عبادت کی گئی ہو اور خدا اس کو صابرین کا ثواب بھی بخشے گا اور داؤد و یعقوب و عیسیٰ علیہم السّلام کا ثواب عطا فرمائیگا۔ اے علیؑ جو شخص اپنے اہل و عیال کی خدمت سے شرم نہ کرے گا خدا اُس کے ہر قدم پر ایک حج و عمرہ کا ثواب عطا فرمائے گا اور بقدر اس کے جسم کی رگوں کے جنّت میں شہر عطا فرمائے گا اے علیؑ ایک گھڑی اپنے گھر کا کام کرنا بہتر ہے ہزار برس کی عبادت ہزار حج ہزار عمرہ۔ ہزار غلام آزاد کرنے ہزار جہاد کرنے اور ہزار مریضوں کی عیادت کرنے ہزار جمعہ پڑھنے ہزار جنازوں کی مشایعت کرنے ہزار بھوکوں کو کھانا کھلانے ہزار برہنوں کو لباس پہنانے ہزار گھوڑے راہ خدا میں دینے اور ہزار دینار اونٹ مساکین کو صدقہ دینے توریت و زبور و قرآن کے پڑھنے ہزار قیدی آزاد کرنے ہزار اونٹ مساکین کو دینے سے ایسا آدمی دُنیا سے نہ اُٹھے گا جب تک اپنا مکان جنّت میں نہ دیکھ لے۔ اے علیؑ جو کوئی خدمت عیال سے دریغ نہیں کرتا وہ بے حساب جنّت میں داخل ہو گا۔ اے علیؑ خدمت عیال گناہان کبیرہ کا کفارہ ہے۔ خدا کے غضب کو فرو کرنے والا کام اور حورالعین کا مہر ہے اس سے درجات و حسنات میں زیادتی ہے۔ اے علیؑ خدمت عیال وہی کرتا ہے جو صدیق و شہید ہو یا وہ جسے خدا دُنیا و آخرت میں بہتری دینا چاہتا ہو۔

(۶۰) جماع کے مستحبات

۵۴۸) فرمایا حضرت رسُولِ خدا نے اے علیؑ جب تم اپنی عروس کے پاس جاؤ تو اپنے جوتے اُتار دو اور دونوں پیروں کو دھوؤ۔ اپنے دروازہ سے مکان کی آخری حد تک پانی چھڑک دو۔ ایسا کرنے سے خدا تمہارے گھر سے ستّر قسم کی فقیری

کو دور رکھے گا۔ اور رحمتیں نازل کریگا جو عروس کے سر پر سایہ فگن ہوں گی اور تم اس کو مکان کے ہر گوشہ میں پاؤ گے۔ تمہاری عروس جنون برص اور جذام سے محفوظ رہے گی اور جب تک اس گھر میں رہے گی تکلیف نہ اُٹھائے گی۔

اے علیؑ اپنی عروس کو چار چیزوں کے کھانے سے روکو اوّل دودھ، دوسرے سرکہ تیسرے کشنیز چوتھے کچّا سیب۔ امیرالمومنینؑ نے پوچھا آپ ان چیزوں سے کیوں منع فرماتے ہیں فرمایا دودھ رحم کو سرد کر دیتا ہے اور سرکہ کھانے کی حالت میں عورت اگر حائض ہوتی ہے تو پھر کبھی طاہر نہیں ہوتی اور کشنیز حیض کو روک دیتا ہے اور اس پر ولادت سخت ہو جاتی ہے اور ترش سیب حیض کو قطع کرتا ہے۔

اے علیؑ اپنی زوجہ سے تین وقتوں میں مجامعت نہ کرو اوّل ماہ، وسط ماہ اور آخر ماہ کیونکہ اس سے بچہ کیلئے جنون، جذام اور فساد خون پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اور بعد ظہر بھی مجامعت نہ کرو ورنہ بچہ احوّل (بھینگا) پیدا ہو گا اور شیطان انسان کے اس عیب سے بہت خوش ہوتا ہے۔ اے علیؑ وقت جماع کلام نہ کرو۔ ورنہ لڑکا گونگا پیدا ہو گا۔ مرد کو وقت جماع عورت کی شرمگاہ پر نظر نہ کرنی چاہیئے کہ یہ بچہ کے اندھا پیدا ہونے کا سبب ہو سکتا ہے۔ ایسی حالت میں بھی عورت سے جماع نہ کرنا چاہیئے جبکہ کسی غیر کی عورت کی خواہش دل میں ہو ورنہ بچہ مخنث زدہ پیدا ہو گا اور جب زن و شوہر جنب ہوں تو قرآن نہ پڑھیں ورنہ آسمان سے آگ نازل ہو گی اور جلا دے گی۔ وقت ہم بستری مرد اور عورت دونوں کے پاس علیحدہ کپڑا ہونا چاہیئے ایک کپڑا استعمال نہ کریں کیونکہ یہ عمل باہمی عداوت میں ہوتا ہے ممکن ہے کہ طلاق تک نوبت آجائے بحالت قیام بھی جماع نہ کیا جائے ورنہ لڑکے کے بول

(زیادہ پیشاب کرنیوالا) پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ عید الفطر کی شب میں مجامعت نہ ہو کہ بچے کے جلاد یا قتال پیدا ہونے کا خوف ہے۔ دھوپ میں بھی جماع نہ کرو ورنہ ہمیشہ تنگی و سختی رہے گی۔ مابین اذان واقامت بھی نہ ہو ورنہ بچہ خوں ریزی پر حریص ہوگا۔

زن حاملہ سے بغیر وضو مجامعت نہ کی جائے ورنہ بچہ بے بصیرت وبخیل ہوگا۔ نصف شعبان میں بھی ہم بستر نہ ہو ورنہ لڑکا بدنصیب ہوگا اور اس کے چہرے پر بال ہوں گے۔

زوجہ کی بہن کے تصور میں مجامعت نہ کیجائے ورنہ لڑکا ظالم ہوگا شب میں مجامعت کی جائے تو لڑکا حافظ کتاب اللہ اور قسمت الٰہی پر راضی ہونے والا پیدا ہوگا۔ ماہ رجب کے ایک دو دن باقی رہنے پر بھی جماع نہ کیا جائے ورنہ لڑکا سرکش پیدا ہوگا۔ شب سہ شنبہ میں جماع کرنے سے جو لڑکا پیدا ہوگا توحید و رسالت کا مقر ہوگا۔ رحیم القلب سخی غیبت جھوٹ اور بہتان سے پاک وصاف ہوگا۔ شب پنجشنبہ میں جماع سے جو لڑکا پیدا ہوگا شیطان اس کے قریب نہ جائیگا اور خدا اس کو دنیا و آخرت کی سلامتی بخشے گا شب جمعہ میں مجامعت سے پیدا ہونے والا بچہ فقیہ و عالم دین ہوگا اور روز جمعہ بعد عصر کے جماع سے جو بچہ پیدا ہوگا کیا بعید ہے کہ ابدال سے ہو (ایک قوم ہے صالحین کی جن سے دنیا خالی نہیں رہتی جب ایک مرجاتا ہے تو خدا اس کی جگہ دوسرا بھیج دیتا ہے) رات کو اوّل ساعت میں جماع نہ کرو ورنہ لڑکا ساحر پیدا ہوگا اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دیگا اے علیؑ میری وصیّت کو یاد رکھنا جیسا کہ میں نے جبرئیلؑ سے یاد رکھا ہے۔

(۶۱) طلب فرزند

(۵۴۹) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السّلام نے جو یہ چاہتا ہے کہ اُس کے یہاں پسر پیدا ہو اس کو وقت جماع اپنا داہنا ہاتھ ناف کے داہنی طرف رکھ کر

سورۂ انا انزلنا سات مرتبہ پڑھنا چاہئے اور اس کو ہر روز صبح و شام ستّر مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ استغفر اللہ اور نو مرتبہ سبحان اللہ العظیم اور دس مرتبہ اَستَغفِرُ اللّٰہ اِنَّ اللّٰہ کانَ عَلَیکُم غفّاراً یُرسِلِ السّمآءَ عَلَیکُم مِدْرَاراً وَیُمْدِدْکُم بِاَموالٍ وَّبَنِینَ وَیَجعَل لَّکُم اَنهاراً پڑھنا چاہئے۔

(۶۲) اولاد

(سورۂ تغابنؔ) ایمان والو تمہاری ازواج اور تمہاری اولاد تمہاری دشمن ہے پس تم ان سے بچتے رہو اگر تم ان سے درگزر کرو گے اور ان کی خطاؤں کو بخش دو گے تو بے شک اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے بے شک تمہارے اموال اور اولاد فتنہ ہیں اور اللہ کے پاس اجر عظیم ہے۔

(۵۵۰) فرمایا جناب رسولِ خدا نے ہماری اولاد ہماری جگر کے ٹکڑے ہیں ان میں سے بچے ہمارے حاکم ہیں (یعنی بچّوں کا جس چیز کو دل چاہتا ہے وہ ہم ان کو دیتے ہیں پس اگر ہم ان کی خواہشوں کو پورا کردیتے ہیں تو خیر ورنہ وہ ہم پر اسی طرح عتاب کرتے ہیں جیسے امرا اپنے ماتحتوں کو کرتے ہیں لیکن جب وہ بڑے ہوجاتے ہیں اور اپنی خواہشوں کو ہم سے پورا ہوتا نہیں دیکھتے تو ہمارے دشمن ہوجاتے ہیں) اور ان میں سے بڑے ہمارے دشمن ہیں اگر زندہ رہتے ہیں تو ہم کو فتنہ میں ڈالتے ہیں اور اگر مرجاتے ہیں تو ہم کو غم دیتے ہیں۔

(۵۵۱) فرمایا جناب رسولخدا نے پانچ آدمی ایسے ہیں کہ مرنے کے بعد ان کا ثواب ان کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ ایک وہ جس نے درخت بویا، دوسرا جس نے کنواں کھودا، تیسرا جس نے مسجد بنائی چوتھا جس نے قرآن لکھا

پانچواں جس نے فرزند صالح چھوڑا۔

(۵۵۲) جب آدمی مرجاتا ہے تو اُس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین شخصوں کے اوّل وَلدٌ صالح جس کے لیے دعا کرے دوسرے عالم جس سے لوگ فائدہ حاصل کریں تیسرے وہ صدقہ جو جاری رہنے والا ہو۔

(۵۵۳) فرمایا آں حضرت نے اولاد ماں باپ کو بزدل بنانے والی ہے بخیل بنانے والی ہے مال جمع کرانے والی ہے۔

(۵۵۴) فرمایا آنحضرت نے خدا رحم کرے ان ماں باپ پر جو حصول نیکی میں اپنی اولاد کی مدد کرے۔

(۵۵۵) فرمایا حضرت نے لڑکیاں محنت ہیں اور لڑکے نعمت ہیں اور اللہ تعالیٰ جنت کو محنت کے بدلے عطا کرتا ہے نہ کہ نعمت کے بدلے بیشک خدا کی نعمت ہے لڑکوں کا زندہ رہنا اور لڑکیوں کا ہونا نعمت ہے۔

(۵۵۶) فرمایا آنحضرت نے لڑکیوں کا پیدا ہونا مکرمات سے ہے۔

(۵۵۷) امام محمد باقر علیہ السّلام نے اپنے آباء طاہرین سے نقل فرمایا ہے کہ جو اپنی اولاد کو پہلے بھیجدے گا تو باذن خدا اس کو دوزخ میں جانے سے روکیں گے۔

(۵۵۸) فرمایا حضرت رسولخدا نے جو بندہ مومن اپنی تین نابالغ اولاد مرنے سے پہلے بھیجدے گا یا زن مومنہ کے لئے ایسا اتفاق ہوگا تو وہ بچے نار دوزخ اور اپنے والدین کے درمیان حجاب ہو جائینگے۔

(۵۵۹) ابوذر سے مروی ہے کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا جو ماں باپ اپنی نابالغ اولاد کو پہلے سے بھیجدیں گے خدا اپنی رحمت سے انکو داخل جنت کریگا۔

(۵۶۰) فرمایا آنحضرت نے ایک لڑکا جو شخص پہلے سے بھیجدے وہ افضل ہے

ان ستر لڑکوں سے جو اُس کے بعد باقی رہیں اور قائم آلِ محمدؐ کو پائیں۔

(۵۶۱) ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا جس گھر میں لڑکیاں ہیں اس میں ہر روز بارہ رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں گی اور ملائکہ ہمیشہ اس گھر کی زیارت کرتے رہیں گے اور ان کے ماں باپ کے لئے ہر روز ایک برس کی عبادت کا ثواب لکھیگا۔

(۵۶۲) انس سے مروی ہے کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا جو شخص دو کنیزوں کو ان کے بالغ ہونے تک نفقہ دیگا میں اور وہ جنت میں اتنے فاصلے سے ہوں گے جتنا انگشت سبابہ اور انگشت وسطیٰ میں ہے۔

(۵۶۳) مروی ہے کہ جناب رسولخدا نے ایک لڑکے کی طرف نظر کی اور فرمایا افسوس ہے آخر زمانہ کی اولاد پر ان کے آباء کی طرف سے، لوگوں نے پوچھا کیا اس سے مُراد آبائے مشرکین ہیں فرمایا نہیں آبائے مومنین ہیں وہ لوگ اپنے فرائض کو کچھ بھی نہ جانتے ہوں گے جب وہ اپنی اولاد کو تعلیم دیں گے تو بجائے دینی تعلیم کے دنیوی تعلیم دیں گے اور تھوڑے سے متاع دنیا پر راضی ہو جائیں گے میں ان سے بَری ہوں اور وہ مجھ سے۔

(۵۶۴) فرمایا آنحضرت نے چار باتیں مرد کی سعادت میں داخل ہیں زوجہ صالحہ اولاد ابرار احباب صالح اچھے شہر میں رہنا۔

(۵۶۵) فرمایا آنحضرت نے ہمارے دو ریحانہ ہیں حسنؑ و حسینؑ۔

(۵۶۶) فرمایا حضرت رسولخدا نے اپنے بیٹے کا نام رکھو تو اس کا اکرام کرو اور مجلس میں اس کو جگہ دو اور اُس کے چہرے کو بُرا نہ سمجھو۔

(۶۳) صلہ رحم

(۵۶۷) فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رحم اور باہمی تعلق عرش سے

متعلق ہے باہمی تعلق رکھنے والا مکافات کرنے والا نہیں بلکہ وہ ہے کہ اگر رحم منقطع ہو گیا ہو تو اس کو وصل کر دے۔

(۵۶۸) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس کو چار خصلتوں میں سے ایک بھی ہو گی وہ داخلِ جنت ہو گا۔ اوّل والدین سے نیکی کرنا دوسرے صلہ رحم تیسرے اچھی ہمسائیگی چوتھے حسن خلق۔

(۵۶۹) فرمایا حضرت رسولِ خدا نے میں تم کو بتاؤں کہ اہلِ دنیا اور آخرت میں بہترین اخلاق والے کون ہیں اوّل جو ظالم کو معاف کر دے دوسرے جو رحم مقطوع کو وصل کر دے تیسرے اس کو عطا کرے جس نے اسے محروم کیا ہے۔

(۵۷۰) فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے صلہ رحم کرو اگرچہ سلام ہی سے ہو۔

(۵۷۱) حضرت علی علیہ السلام نے جناب رسالت مآب سے نقل کیا ہے جو شخص صلہ رحم کرے گا اور اس کی عمر کے صرف تین برس باقی ہوں گے تو اس کو تیس ۳۰ برس تک زندہ رکھے گا اور جو کوئی قطع رحم کریگا تو اگر اس کی عمر کے تیس ۳۰ باقی ہوں گے تو اس کو خدا تین برس میں بدل دے گا پھر حضرت نے اس آیت کو پڑھا یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَ یُثْبِتُ وَ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَاب۔ خدا جس بات کو چاہتا ہے محو کر دیتا جس کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اسی کے پاس اُمّ الکتاب ہے۔

(۵۷۲) فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو میرے لیے ایک خصلت کا ضامن ہو گا میں اس کے لئے چار کا ضامن ہوں گا اور جو کوئی صلہ رحم کا ضامن ہو گا۔ میں ضامن ہوں گا اس کے اہل کی محبت اس کے مال کی کثرت اور اس کے طول عمر اور اس کے جنت میں داخل ہونے کا۔

(۵۷۳) فرمایا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صلہ رحم سب سے

زیادہ ثواب دلانے والی نیکی ہے اور بغاوت سب سے زیادہ بدی دلانے والی ہے۔

(۶۴) اخلاق

ایک بار حضرت رسولِ خدا سے پوچھا گیا اعمال میں کون عمل افضل ہے۔ فرمایا حسن خلق۔

(۵۷۵) علی ابن موسیٰ رضا نے اپنے آبائے طاہرین سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسولِ خدا نے کہ تم حسن خلق اختیار کرو کہ صاحب حسن خلق کا ضرور جنت میں جائے گا۔

(۵۷۶) امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت رسولِ خدا نے اکمل از روئے ایمان وہ ہے جو ان میں از روئے خلق حسن ہے مسلم وہ ہے جس کے زبان اور ہاتھ سے لوگ سالم ہیں۔

(۵۷۷) فرمایا جناب رسولِ خدا نے اگر انسان یہ جان لے کہ حسن خلق کیسی اچھی چیز ہے تو البتہ یہ جان لے گا کہ وہ حسن خلق کی طرف محتاج ہے۔ حسن خلق گناہوں کو اس طرح گھلا دیتا ہے جیسے پانی نمک کو۔

(۵۷۸) کسی نے حضرت رسولِ خدا سے پوچھا کہ کیا چیز کثرت سے داخلِ جنت ہو گی فرمایا تقویٰ اور حسن خلق۔

(۵۷۹) فرمایا حضرت رسولِ خدا نے حسن خلق رحمت خدا کی ایک زمام ہے جو صاحب خلق کی ناک میں پڑی ہوئی ہے اور اس کا دوسرا سرا ایک فرشتہ کے ہاتھ میں جو اس کو نیکی کی طرف کھینچتا ہے اور نیکی اس کو جنت کی طرف کھینچتی ہے اور بدخلقی عذاب خدا کی نکیل ہے اس کے صاحب کی ناک میں اور یہ نکیل شیطان کے ہاتھ میں ہے جو اس کو شر کی طرف کھینچتا ہے اور

شہر اُس کو دوزخ کی طرف لے جاتا ہے۔

(۵۸۰) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے فرمایا صلہ رحم اور حُسن خلق ایمان میں زیادتی پیدا کرنے والے ہیں۔

(۵۸۱) فرمایا حضرت رسُول خدا نے حُسن خلق بد عمل کو اسی طرح برباد کرتا ہے جیسے سرکہ شہد کو۔

(۵۸۲) امیر المومنین علیہ السّلام سے پوچھا گیا زیادہ رنج میں کون ہے فرمایا جو خلق میں سب سے بُرا ہو۔

(۵۸۳) فرمایا حضرت نے صحیفہ مومن کا عنوان حُسن خلق ہے۔

(۵۸۴) فرمایا حضرت رسُولِ خدا نے لوگ حُسن خلق کی وجہ سے صایم کا درجہ پائیں گے۔

(۵۸۵) میزان میں روز قیامت حُسن عمل سے وزنی کوئی شے نہ ہوگی۔

(۵۸۶) فرمایا امیر المومنین علیہ السّلام نے حُسن خلق بہترین ساتھیوں میں سے ہے

(۶۵) رزق

(سورۂ ہود) کوئی زمین پر چلنے والا ایسا نہیں جس کا رزق اللہ پر نہ ہو۔

(۵۸۷) فرمایا حضرت رسُولِ خدا نے بندہ کا رزق اُس کی موت سے زیادہ اس کا طلبگار ہے۔

(۵۸۸) فرمایا حضرت رسُولِ خدا نے رزق بندہ کو اسی طرح ڈھونڈتا ہے جیسے اُس کی موت۔

(۵۸۹) فرمایا حضرت نے اگر تم میں سے کوئی اپنے رزق سے بھاگے تو وہ موت کی طرح تمہارے پیچھے بھاگے گا۔

(۵۹۰) آنحضرت نے ابوذر سے فرمایا اگر آدمی اپنے رزق سے اس

طرح بھاگے جیسے موت سے تو رزق اسی طرح اُسے پالے گا جیسے موت اس کو پالیتی ہے۔

(۵۹۱) فرمایا جناب امیر علیہ السّلام نے دُنیا کی حرص چھوڑ دو اور عیش کی طمع مت کرو مال کو جمع نہ کرو کیونکہ تم کو کیا معلوم کس کے لئے جمع کر رہے ہو تم کو تو یہ بھی نہیں معلوم اپنے گھر میں مروگے یا کسی دوسری جگہ۔ رزق مقسوم ہے آدمی کی کوشش اس میں بیکار جو طمع کرتا ہے وہ فقیر ہے اور جو قناعت کرتا ہے وہ غنی ہے۔

(۶۶) زہد

(سورۂ یونس) حیاتِ دُنیا کی مثال اُس پانی کی سی ہے جسے ہم نے آسمان سے نازل کیا اور اس میں نباتِ ارض مخلوط ہوگئی جس کو آدمی اور چوپائے کھایا کرتے ہیں تا اینکہ جب زمین اپنی سب زینت دکھا چکی اور اہلِ ارض نے یہ خیال کر لیا کہ ہم اس سے نفع حاصل کرنے پر قادر ہیں تو ہمارا حکم رات یا دن میں جاری ہونا شروع ہوا اور ہم نے اس تمام سبزی کو کھا دیا اور وہ ایسی ہوگئی گویا کہ تھی ہی نہیں ہم اپنی نشانیاں لوگوں کے سامنے پیش کیا کرتے ہیں۔

(۵۹۲) امام رضا علیہ السّلام نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے فرمایا حضرت رسُولِ خدا نے کہ ایک روز جبریل امینؑ میرے پاس آئے اور کہا خدا فرماتا ہے کہ اگر تم چاہو تو تمام مکّہ کے پہاڑ تمہارے لئے سونا بنا دوں حضرت نے سر آسمان کی طرف اُٹھا کر فرمایا اے میرے رب میں چاہتا ہوں کہ ایک دن مجھے سیر کر اور دو روز بھوکا رکھ۔ تاکہ جب سیر ہوں تو تیری حمد کروں اور جب بھوکا ہوں تو تجھ سے سوال کر دوں۔

(۵۹۳) جابر ابن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت رسولِؐ خدا نے فرمایا اے علیؑ جس پر دُنیا و آخرت دونوں پیش کی جائیں اور وہ دُنیا چھوڑ کر آخرت کو

اختیار کرے تو اُس کے لئے جنت ہے اور جو شخص دُنیا کو اختیار کرے گا اور آخرت کو سُبک سمجھے گا وہ دوزخی ہے۔

(۵۹۴) فرمایا امیر المومنین علیہ السّلام نے جس شخص میں چھ خصلتیں جمع ہوں گی وہ نہ جنت سے مطلب رکھے گا نہ دوزخ سے بھاگے گا۔ اوّل جس نے خدا کو پہچانا اور اُس کی اطاعت کی دوسرے جس نے شیطان کو پہچانا اور اُس کی نافرمانی کی تیسرے جس نے دُنیا کو پہچانا اور اُس کو ترک کیا چوتھے جس نے آخرت کو پہچانا اور اس کو طلب کیا پانچویں جس نے باطل کو پہچانا اور اس سے پرہیز کیا چھٹے جس نے حق کو پہچانا اور اس کا اتباع کیا۔

(۵۹۵) جبریل امینؑ ایک روز حضرت رسُولِ خدا کے پاس آئے اور عرض کیا اے محمدؐ جب تک چاہو زندہ رہو مگر ایک دن مرو گے ضرور جس چیز کو چاہو پسند کرلو اس حیثیت سے کہ تم اسے چھوڑنے والے ہو اور جس کو چاہو دوست رکھو اس حیثیت سے کہ تم اسے چھوڑنے والے ہو اے محمدؐ جان لو کہ انسان کا بہترین کام رات کا قیام ہے اور عزت اس کی لوگوں سے بے پرواہ ہونے میں ہے۔

(۵۹۶) محمدؐ بن علیؑ سے پوچھا گیا از روئے قدر سب سے بڑا آدمی کون ہے فرمایا جو اُس کی پرواہ نہیں کرتا کہ دنیا کس کے ہاتھ میں ہے جس نے اپنے نفس کو بزرگ بنایا دُنیا اس کی نظر میں ذلیل ہوگئی اور جس نے اپنے کو ذلیل کیا دُنیا اُس کی نظر میں بڑی بن گئی۔

(۵۹۷) فرمایا حضرت علیؑ نے جو جنت کا مشتاق ہوا اس نے خیرات کی طرف جلدی کی اور جو دوزخ سے ڈرا اُس نے شہوت سے کنارا کیا جس نے موت کا خیال کیا اُس نے لذات کو ترک کیا اور جس نے زہد اختیار کیا اس نے مصائب کو آسان سمجھا۔

(۵۹۸) فرمایا علی بن الحسین علیہ السّلام نے تعجب ہے اس شخص پر جس نے دارِ فنا کو اختیار کیا۔

(۵۹۹) فرمایا امیر المومنین علیہ السّلام نے زہد میں تین حروف ہیں ز سے مُراد ترکِ زینت ہ سے ترکِ ہوس اور د سے مُراد ترکِ دُنیا۔

(۶۷) فقراء

(سورۂ بقر) دینداری ان فقراء کے لئے ہے جو راہ خدا میں ممنوع من التصاف ہیں۔ (مرض، حاجت یا خوف سے) اور زمین پر چلنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ترک سوال کی وجہ سے جاہل ان کو اغنیا سمجھتے ہیں تم ان کی پیشانی دیکھ کر ان کو پہچان لوگے وہ الحاح کے ساتھ لوگوں سے سوال نہیں کرتے۔

(سورۂ انعام) ان لوگوں کو سامنے سے مت ہٹاؤ جو اپنے رب کو صبح وشام پکارتے ہیں اور اس کے ثواب کو طلب کرتے ہیں۔

(۶۰۰) جناب رسُولِ خدا سے سوال کیا گیا فقر کیا شے ہے۔ فرمایا اللہ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے پھر پوچھا فقر کیا ہے، فرمایا خدا کی ایک کرامت ہے۔ پھر پوچھا فقر کیا ہے، فرمایا ایک ایسی شے ہے جسے خدا نے بجز نبی مرسل یا مومن کریم اور کسی کو عطا نہیں کیا۔

(۶۰۱) فرمایا آنحضرت نے فقر قتل سے زیادہ سخت ہے (جب کہ خدا سے قطع تعلق کرکے صرف بندوں تک احتیاج ہو۔)

(۶۰۲) فرمایا جناب رسُولِ خدا نے خداوندعالم نے حضرت ابراہیم کو وحی کی میں نے تم کو پیدا کیا اور نارِ نمرود میں مبتلا کیا پس اگر میں تم کو فقر میں مبتلا کرتا اور صبر کو تم سے ہٹا لیتا تو تم کیا کرتے۔ عرض کی خداوندا فقر میرے لئے

نارِ نمرود سے سخت ہوتا۔ فرمایا قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں نے آسمان و زمین میں کوئی شے فقر سے زیادہ سخت پیدا نہیں کی۔ عرض کی خداوندا جو کسی بھوکے کو کھانا کھلائے اُس کی جزا کیا ہے فرمایا اُس کی جزا مغفرت ہے اگرچہ اُس کے گناہوں سے آسمان و زمین کا درمیان پُر ہو۔

آنحضرت نے فرمایا اگر میری اُمت کے فقرا پر خدا کی نظرِ رحمت نہ ہوتی تو قریب تھا کہ فقر کفر ہو جاتا کیونکہ فقرا، پر قضائے امور ہیں جب تنگی واقع ہوتی ہے اور ہر طرف سے مصائب ہجوم کرتے ہیں تو وہ فتنہ میں پڑ جاتے اور ہر مذہب کی طرف دوڑنے لگتے ہیں اور وہ باتیں کہنے لگتے ہیں جو مومنین کی شان کی لائق نہیں ہوتیں ایک صحابی نے دریافت کیا یا رسولؐ اللہ کیا جزا ہے اس مومن کی جو اپنے فقر پر صبر کرے فرمایا جنت میں ایک غرفہ ہے یاقوت سُرخ کا جس کی طرف اہل جنت اسی طرح دیکھا کرتے ہیں جس طرح اہل ارض نجوم فلک کی طرف اس میں سوائے نبی فقیر یا شہید فقیر یا مومن فقیر دوسرا شخص داخل نہ ہو گا۔

(۶۰۳) فرمایا امیرالمومنین علیہ السّلام نے امام حسن علیہ السّلام سے کہ مت ملامت کرو انسان کو طلب روزی پر کیونکہ جس کی روزی معدوم ہوتی ہے اس سے خطائیں زیادہ ہوتی ہیں۔ فقیر حقیر ہوتا ہے کوئی اُس کی بات نہیں سُنتا کوئی اس کے مقام کو نہیں پہچانتا اگر فقیر سچا بھی ہوتا ہے تو لوگ اُسے جھوٹا جانتے ہیں اگر زاہد ہوتا ہے تو لوگ اُس کا نام جاہل رکھتے ہیں۔ جو فقر میں مبتلا ہوا وہ چار خصلتوں میں مبتلا ہوا۔ ضعف یقین میں۔ نقصان علم میں نقصان عمل میں۔ رقت دین میں۔ قلت حیا میں۔ پس ہم ایسے فقر سے پناہ مانگتے ہیں۔

(۶۰۴) فرمایا امیرالمومنین علیہ السّلام نے فقر بمنزلہ شہادت ہے جس کو خدا چاہتا ہے دیتا ہے۔

(۶۰۵) جناب رسولخداؐ سے مروی ہے کہ جس کا حصّہ دُنیا میں زیادہ ہوا اُس کا حصّہ آخرت میں کم ہوا اگرچہ وہ کریم ہو۔

(۶۰۶) ایک بار فقرا نے حضرت رسولخداؐ نے کہا کہ جنّت تو اغنیا کے حصّہ میں آئے گی کیونکہ وہ حج و عمرہ کرتے ہیں صدقہ دیتے ہیں اور ہم اس پر قادر نہیں فرمایا صبر کرو فقرا کے لئے تین باتیں ہیں کہ اغنیاء کو ان میں حصّہ نہیں ملا اوّل جنّت میں ایک غرفہ ہے جس کو اہلِ جنت اسی طرح دیکھتے ہیں جیسے اہلِ ارض نجوم سما کو اس غرفہ میں سوائے نبی فقیر یا شہید فقیر یا مومن فقیر اور کوئی داخل نہ ہو گا۔ دوسرے فقرا پانچسو برس پہلے اغنیا سے داخل جنّت ہوں گے تیسرے غنی کہتا ہے سُبحانَ اللّٰہِ والحمدُ للّٰہِ ولَا الٰہَ اِلّا اللّٰہُ واللّٰہُ اکبر اور اسی طرح فقیر بھی کہتا ہے تو غنی ہرگز فقیر کا سا اجر نہیں پا سکتا اگر وہ دس ہزار درہم بھی راہِ خدا میں خرچ کر دے اسی طرح اور اعمال میں بھی فقیروں کا اجر اغنیا سے زیادہ ہے۔ اُن فقیروں نے کہا یا رسول اللہ ہم راضی ہو گئے۔

(۶۰۷) انس سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے میری اُمّت کے فقراء روزِ قیامت اس طرح کھڑے ہوں گے کہ ان کا لباس سبز ہو گا اور ان کے بالوں میں در و یاقوت پروئے ہوئے ہوں گے اور ان کے ہاتھوں میں نور کی چھڑیاں ہوں گی اور وہ منابر پر چڑھ رہے ہوں گے انبیاء جب اُن کی طرف سے گزریں گے تو کہیں گے کیا یہ لوگ ملائکہ سے ہیں ملائکہ جواب دیں گے یہ انبیاء سے ہیں وہ کہیں گے نہ ہم ملائکہ میں سے ہیں نہ انبیاء میں سے بلکہ فقرائے اُمّت محمّد مصطفےٰ ہیں۔ وہ پوچھیں گے کس وجہ سے تم نے یہ بزرگی حاصل کی وہ جواب دیں گے ہمارے اعمال بہت سخت تھے نہ ہم نے عمر بھر روزہ رکھا نہ راتوں کو عبادت کی تھی مگر نمازہائے پنجگانہ بجا لاتے رہے اور جب ذکر محمّد سُنتے تھے تو آنسو ہمارے

رخساروں پر جاری ہوتے تھے۔

(۶۰۸) فرمایا جناب رسولخدا نے کہ مجھ سے میرے رب نے کہا اے محمد جب تم کسی کو دوست رکھو تو تین چیزیں اُس میں دیکھ لو۔ اس کا قلب محزون ہو اُس کا بدن سقیم ہو اُس کا گھر متاعِ دنیا سے خالی ہو اور جب تم کسی سے عداوت رکھو تو تین چیزیں اس میں دیکھ لو اس کا قلب مسرور ہو اُس کا بدن صحیح ہو اور اس کا ہاتھ مالِ دنیا سے پر ہو۔

(۶۰۹) فرمایا آنحضرت نے جو آدمی گرسنہ اور محتاج ہو اور لوگوں سے اپنی حالت کو چھپائے اور خدا پر ظاہر کرے تو خدا کے لئے ضرور ہے کہ اُس کو ایک سال کا رزق حلال عطا فرمائے۔

(۶۱۰) فرمایا آنحضرت نے فقر موت اکبر ہے۔

(۶۱۱) فرمایا حضرت رسولخدا نے خداوندا مجھ کو مسکین زندہ رکھ اور مسکین مار مساکین کے زمرہ میں محشور کر۔

(۶۱۲) فرمایا آنحضرت نے فقرا اہلِ جنت کے بادشاہ ہیں تمام لوگ جنت کے مشتاق ہیں اور جنت فقرا کی مشتاق ہے۔

(۶۱۳) فرمایا آنحضرت نے فقر میرا فخر ہے۔

(۶۱۴) فرمایا حضرت نے فقیروں کے نزدیک عجیب ہے اور روزِ قیامت خدا کے نزدیک زینت ہوگا۔

(۶۱۵) جس شخص نے کسی مومن یا مومنہ کو ذلیل سمجھا یا اس سے فقر اور قلت مال دنیا پر حقیر جانا خدا اُس کو روزِ قیامت رسوا کرے گا۔

(۶۱۶) فرمایا حضرت نے انبیاء۔ اولیا اور تابعین انبیا، تین خصلتوں سے مخصوص ہیں بدن کی کمزوری، خوف سلطان اور فقر۔

(۶۱۷) فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو کوئی کسی فقیر مسلم سے ملے اور اس پر مالداروں سے کم تعظیم کے ساتھ سلام کرے تو خدا روزِ قیامت اپنا غضب اس پر نازل کریگا۔

(۶۱۸) ایک صحابی نے رسول اللہ سے اپنے فقر و سقم کی شکایت کی فرمایا صبح و شام پڑھا کرو لاحول ولاقوۃ الا باللہ توکلت علی الحی الذی لا یموت والحمد للہ الذی لم یتخذ لہ صاحبۃ ولا ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک وہ صحابی کہتے ہیں جب میں نے چند روز اس کو پڑھا خدا نے میرے فقر اور سقم کو دور کر دیا۔

توضیح

فقر تین قسم کا ہوتا ہے۔ اول بندوں کی طرف احتیاج نہ رکھنا۔ اس کے متعلق آنحضرت نے فرمایا۔ الفقر فخری۔ دوسرے خدا اور بندوں دونوں سے احتیاج وابستہ رکھنا۔ کاد الفقر ان یکون کفرا (قریب ہے کہ فقیری کفر بن جائے یعنی ممکن ہے کہ رفتہ رفتہ خدا سے ترک تعلق ہو کر صرف بندوں ہی تک احتیاج رہ جائے، تیسرے صرف بندوں ہی تک احتیاج کا رہنا آنحضرت نے فرمایا ہے۔ (الفقر سواد الوجہ فی الدارین (فقیری کا دونوں جہاں میں منہ کالا)

(۶۸) کتمان فقر

(۶۱۹) حضرت رسول خدا نے فرمایا اے علیؑ فقر خدا کی ایک امانت ہے اس کی مخلوق کے پاس جو اس کو چھپائے گا وہ مثل صایم قایم کے ہوگا اور جو ایسے شخص پر ظاہر کریگا جو اس کی تقضائے حاجت پر قادر ہو اور

وہ ایسا نہ کرے تو اُس نے اس کو قتل کیا۔ . . . (یہ قتل تلوار سے نہ ہوا بلکہ انکار قلب سے ہوا۔)

(۶۲۰) فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے روز قیامت خدا کی طرف سے ایک منادی ندا دے گا کہاں ہیں فقراء؟ اس وقت ایک گروہ کھڑا ہوگا ان کو جنت کی طرف لیجانے کا حکم دیا جائے گا۔ جب وہ باب جنت پر پہنچیں گے تو داروغہ جنت کہے گا قبل حساب کیسے داخل ہوتے ہو وہ کہیں گے ہم کو کچھ دیا ہی نہ تھا کہ حساب دیں خدا فرمائیگا اے میرے بندو تم نے سچ کہا ہے میں نے تم کو ذلیل کرنے کے لئے فقیر نہ بنایا تھا بلکہ اس دن حسنات کا ذخیرہ کرنے کے لئے اب تم اپنا اجر دیکھو جس نے تمہارے ساتھ نیکی کی ہو اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جاؤ۔

(۶۲۱) فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے جو مرضی الٰہی پر خوش رہ کر کسی شے کی تمنا کریگا خدا اُس کو وہ شے ضرور عطا کریگا۔

(۶۲۲) فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے فقر پیش خدا مثل شہادت کے محفوظ ہے وہ سوائے ان مومن بندوں کے جن کو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے اور کسی کو عطا نہیں کرتا۔

(۶۹) سخاو ایثار

(سورۂ الیل) لیکن جس نے عطا کیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور خصلت حسنیٰ کی تصدیق کی اس کو ہم عنقریب [illegible] جنت عطا فرمائیں گے [illegible] جس نے بخل کیا اور خدا سے بے پرواہی ظاہر کی اور خصلت حسنیٰ کی تکذیب کی عنقریب ہم اس کو تنگ بنا دیں گے (سورۂ حشر) وہ اپنے نفسوں

پر اپنا ایثار کرتے ہیں اگرچہ ان کو تنگ دستی عارض ہو جو لوگ اپنے نفس کو بخل سے دور پائیں گے وہی فلاح پانے والے ہیں۔

(۶۲۳) فرمایا حضرت رسولخدا نے جنت سخا کا گھر ہے۔

(۶۲۴) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السّلام نے سخی اور کریم وہ ہے جو راہِ خدا میں اپنا مال صرف کرے۔

(۶۲۵) فرمایا ابو عبداللہ نے جاہل سخی افضل ہے عالم بخیل سے۔

(۶۲۶) بروایت حضرت ابو عبداللہ فرمایا جناب رسولخدا نے جوان سخی گنہگار خدا کے نزدیک زیادہ محبوب ہے شیخ عابد و بخیل سے۔

(۶۲۷) فرمایا امام رضا علیہ السّلام نے سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے آدمیوں سے اور بعید ہے نار سے اور بخیل بعید ہے اللہ سے بعید ہے جنت سے بعید ہے آدمیوں سے اور قریب ہے نار سے۔

(۶۲۸) فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ مرد چار قسموں کے ہیں سخی، کریم، بخیل اور لئیم۔ سخی وہ ہے جو کھاتا ہے اور دیتا ہے۔ کریم وہ ہے جو خود نہیں کھاتا اور دوسروں کو دیتا ہے۔ بخیل وہ ہے جو خود کھاتا ہے اور دوسروں کو نہیں دیتا۔ اور لئیم وہ ہے جو نہ خود کھاتا ہے اور نہ اوروں کو دیتا ہے۔

(۶۲۹) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السّلام نے سخاوت ایک درخت ہے جنت میں جس کی شاخیں زمین تک لٹک رہی ہیں جس نے [illegible] کسی شاخ کو پکڑ لیا

(۷۰) بخل

(سورۂ بقرہ) ہم البتہ مبتلا کریں گے کچھ خوف، بھوک مالوں کی کمی،

جانوں کی کمی اور اولاد کی کمی میں اور بشارت دو ان صابروں کو جو وقت مصیبت
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون کہتے ہیں ان پر ان کے رب کی طرف سے صلوات ہے
اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

(سورۂ الملک) خدا نے موت اور حیات کو پیدا کیا تاکہ تم کو آزمائے کہ کون ان میں سے عمل احسن ہے۔

(۶۳۰) فرمایا حضرت رسولِ خدا نے جتنی مصیبت سخت ہوگی اتنی ہی جزا زیادہ ہوگی۔
خدا جب کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے تو ان کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے پس جو اس کو
راضی ہوتا ہے خدا اس سے راضی ہوتا ہے اور جو اس سے ناراض ہوتا ہے خدا اس سے ناراض ہوتا ہے۔

(۶۳۱) فرمایا حضرت امیرالمومنینؑ نے مصیبت کے وقت جزع انتہائی رنج ہے۔

(۶۳۲) فرمایا حضرت رسولِ خدا نے بلا ظالم کے لئے ادب ہے اور مومن کے
لئے امتحان انبیاء کے لئے درجہ ہے اور اولیاء کے لئے کرامت۔

(۶۳۳) فرمایا حضرت نے جس نے بلا میں صبر کیا اور نعمت میں شکر ادا کیا۔
اگر کسی نے ظلم کیا تو معاف کیا اور اگر کسی پر ظلم کیا تو اس سے معافی چاہی
تو ایسا شخص امن میں ہے اور ہدایت یافتہ ہے۔

(۶۳۴) فرمایا حضرت نے خدا اپنے ولی اور دوست کی غمخواری بلا کے ساتھ
اسی طرح کرتا ہے جس طرح مریض کی تیمارداری اس کے عزیز طعام سے کرتے ہیں اور
اللہ اپنے دوست کو دنیا سے اس طرح بچاتا ہے جیسے طبیب اپنے مریض کو طعام سے

(۶۳۵) فرمایا حضرت رسولِ خدا نے جب خدا ارادہ کسی قوم کو نیکی پہنچانے کا ہوتا
ہے تو ان کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔

(۶۳۶) فرمایا حضرت نے مومن و مومنہ کے جسم و مال و اولاد کے ساتھ
مرتے دم تک بلا رہے گی اور اس کی خطا اس کو ضرر نہ دے گی۔

(۶۳۷) فرمایا آنحضرت نے روز قیامت اہلِ محشر جب صاحبان بلا و مصیبت کے

ثواب کو دیکھیں گے تو اس کی خواہش کریں گے کہ چاہے ان کی جلدوں کو مقراضوں
سے کاٹا جائے مگر یہ ثواب ان کو مل جائے۔ خداوند عالم نے داؤد کو وحی کی اے
داؤد میرے بندوں سے کہدو جو میرے حکم پر راضی نہ ہو اور میری بلاؤں پر صابر
نہ ہو اس کو چاہیئے کہ میرے سوا اپنا دوسرا رب تلاش کرے۔

(۶۳۸) فرمایا آنحضرت نے آدمیوں میں سب سے زیادہ سخت بلائیں اٹھانے
والے اوّل انبیاء ہیں پھر اوصیا پھر امثل فالامثل ہر مومن بقدر اعمال مبتلا
کیا جاتا ہے پس جس کا دین صحیح ہوگا اور عمل اچھا ہوگا اس کی بلا بھی سخت ہوگی
اور جس کا دین کمزور اور عمل ضعیف ہوگا اس کی بلا بھی کم ہوگی۔ مومن پرہیزگار
کی طرف بلا اس تیزی سے بڑھتی ہے جیسے بارش نشیب ارض کی طرف۔ خدا
نے دنیا کو مومن کے ثواب پانے اور کافر کو عذاب دینے کی جگہ قرار نہیں دیا۔

(۶۳۹) فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے اسی بلا کو لوگوں سے چھپایا
جس میں لوگ مبتلا ہوتے ہیں اور خدا سے شکایت کی تو خدا کے لئے سزاوار
یہ ہے کہ اس کو اس بلا سے نجات دے۔

(۶۴۰) فرمایا حضرت رسالتمآب نے انسان بقدر محبت خدا کے مبتلائے
بلا کیا جاتا ہے۔

(۶۴۱) فرمایا حضرت رسولِ خدا نے خداوند عالم نے کہا ہے کہ میں جس بندہ
کو جنت میں داخل کرنا چاہتا ہوں اس کے جسم کو مبتلا کرتا ہوں پس اگر یہ
اس کے ذنوب کا کفارہ ہو جاتا ہے تب تو خیر ورنہ اس کی روزی تنگ کر دی
جاتی ہے۔ پس اگر یہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے تب تو خیر
ورنہ موت اس پر سخت کر دی جاتی ہے تاانیکہ وہ میرے پاس اس حال
میں آتا ہے کہ کوئی گناہ اس کے ذمہ نہیں ہوتا پھر اس کو جنت میں داخل

کر دیتا ہوں اور جس بندہ کو دوزخ میں ڈالنا چاہتا ہوں اس کا جسم صحیح رکھتا ہوں پس اگر یہ میرے مطلوب کے لئے پورا ہو جاتا ہے تب تو خیر ورنہ میں اس کو اپنے قہر و غلبہ سے بے خوف بنا دیتا ہوں پس اگر اس سے میرا مطلب پورا ہو جاتا ہے تب تو خیر ورنہ موت کو اس پر آسان کر دیتا ہوں تا انکہ وہ میرے پاس اس حالت میں آتا ہے کہ کوئی نیکی اس کے پاس نہیں ہوتی پس میں اس کو دوزخ میں داخل کر دیتا ہوں۔

(۶۴۲) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر خدا کسی بندہ کو جسم کے مرض میں مبتلا نہیں کرتا یا مصیبت اہل و مال وغیرہ میں نہیں پھانستا تو یہ اس کا احسان ہے اور اس غرض سے ہے کہ وہ راتوں کو کھڑے ہو کر اس کی عبادت کرے تاکہ اللہ اس کو اجر عطا کرے۔

(۶۴۳) فرمایا حضرت نے کوئی مومن ایسا نہیں کہ چالیس دن میں کسی دن وہ کسی مصیبت کے ساتھ یاد نہ کیا جاتا ہو چاہے وہ مصیبت اس کے مال میں ہو یا اولاد میں یا اس کی ذات میں یہ اس لئے ہے کہ اس کو اس پر اجر دیا جائے اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ کہاں سے ملا۔

(۶۴۴) فرمایا حضرت رسولخدا نے بندہ کے لئے پیش خدا ایک منزلت ہے جس کو وہ دو خصلتوں میں سے کسی ایک کے سوا نہیں پا سکتا یا مال کے جانے سے یا جسم کے کسی بلا میں مبتلا ہونے سے۔

(۶۴۵) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جنت میں ایک درجہ ہے جو بغیر جسم کے بلا میں پھنسے حاصل نہیں ہو سکتا۔

(۶۴۶) حضرت ابو جعفر سے مروی ہے کہ ایک بار حضرت موسیٰؑ جو اپنے گھر سے نکلے تو بنی اسرائیل میں سے ایک شخص سے ملاقات ہوئی تو وہ

آپ کو اپنے مقام پر لیگیا آپ وہاں ظہر کے وقت تک رہے اس کے بعد جب چلے تو آپ نے اس سے فرمایا تم یہاں بیٹھو میں آتا ہوں پھر آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہا۔ پروردگار میں اپنے ساتھی کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہاں سے چل دئے اور خدا سے جو چاہتے تھے مناجات کی جب لوٹے تو دیکھا ان کے ساتھی پر شیر نے حملہ کیا ہے اور اس کے پیٹ کو پھاڑ ڈالا ہے، جوڑ جوڑ علیحدہ کر دیا ہے اور خون پی لیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے یہ حال دیکھ کر عرض کی خداوندا میں تیرے سپرد کر گیا تھا اور تجھ سے بہتر قابل سپردگی اور ہو کون سکتا تھا۔ تو نے اپنے ایک بدترین کتے کو اس پر مسلط کر دیا کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔ ندا آئی اے موسیٰ تمہارے ساتھی کو جنت میں ایک منزلت ایسی ملی ہے جو بغیر اس طرح مرے مل ہی نہ سکتی تھی۔ اچھا اب اس کی طرف دیکھو اس وقت حضرت موسیٰ کے سامنے سے تمام پردے ہٹائے گئے آپ نے دیکھا کہ وہ ایک نہایت اعلیٰ مقام پر ہے عرض کی خداوندا اب میں راضی ہو گیا۔

(۶۴۷) ابو جعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب خدا کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو سخت بلاؤں میں اسے مبتلا کرتا ہے جب بندہ مصیبت کے وقت اسے پکارتا ہے تو خدا کہتا ہے اے میرے بندے تو مجھ سے سوال کر میں تیری مصیبت کو دور کرنے پر قادر ہوں مگر میں نے تجھے اس لئے مبتلا کیا ہے کہ تیرے لئے حسنات کا ذخیرہ مہیا کر دوں پس جو کچھ میں نے تیرے لئے ذخیرہ کر لیا ہے وہ بہتر ہے۔

(۶۴۸) فرمایا حضرت نے مومن مثل پلہ میزان کے ہے جس قدر اس کے ایمان میں زیادتی ہو گی اسی قدر اس کی بلاؤں میں زیادتی ہو گی۔

(۶۴۹) امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا تم اس وقت تک ہرگز مومن نہیں

ہوسکتے جب تک بلا کو نعمت اور (عیش) کو مصیبت خیال نہ کرو اس لئے کہ بلا میں صبر کرنا بزرگ تر ہے اس غفلت سے جو عیش میں ہوتی ہے۔

(۶۵۰) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا مومن دنیا میں بقدر اپنی دین کی محبت کے مبتلائے بلا کیا جاتا ہے۔

(۶۵۱) فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مومن وہ ہے کہ جو بلا کو نعمت اور رخار کو مصیبت خیال کرے کیونکہ دنیا کی بلا آخرت میں نعمت ہے، دنیا کا عیش آخرت میں محنت ہے۔

(۶۵۲) ابو جعفر سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی مومن گناہ کرتا ہے اور فقر میں مبتلا ہو جاتا ہے تو یہ بلا کے ذنوب کا کفارہ ہو جاتی ہے اور جب صرف کفارہ پورا نہیں ہوتا تو کسی مرض میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر اس سے پورا کفارہ نہیں ہوتا تو خوف سلطان میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر اس سے بھی پورا نہیں ہوتا تو اس پر دم نکلنے کے وقت سختی ہوتی ہے اور وہ خدا سے اس حال میں ملتا ہے کہ کوئی گناہ اس کے ذمہ باقی نہیں رہتا اور وہ جنت میں داخل کر دیا جاتا ہے کافر و منافق پر دم نکلنے کے وقت آسانی ہوتی ہے اور وہ خدا کی طرف اس حال میں لوٹتے ہیں کہ کوئی نیکی ان کے پاس نہیں اور وہ بحکم خدا دوزخ میں ڈال دیئے جاتے ہیں۔

(۶۵۳) فرمایا حضرتؑ نے جتنا کسی کا ایمان زیادہ ہو جاتا ہے اتنا ہی اس کی معیشت میں تنگی ہوتی جاتی ہے۔

(۶۵۴) فرمایا امام موسٰی کاظمؑ نے مومن کی مثال میزان کے دو پلّوں کی سی ہے جس قدر اس کے ایمان میں زیادتی ہوگی اسی قدر اس کے ابتلا

میں زیادتی ہوگی اور وہ خدا کی طرف اس حال میں بازگشت کریگا کہ کوئی خطا اس کی نہ ہوگی۔

توضیح۔ (از مترجم) عموماً لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ دنیا میں جو مصیبت بھی آتی ہے وہ کسی گناہ کی بنا پر آتی ہے مگر یہ قاعدہ کلیہ نہیں جیسا کہ احادیث مذکور بالا سے معلوم ہوتا ہے اگر ابتلا کا کلیہ صدور ذنوب پر موقوف ہوتا۔ تو حضرات انبیاء و اولیاء جو معصوم عن الخطا ہیں کبھی کسی بلا میں مبتلا نہ ہوتے حالانکہ سب سے زیادہ بلائیں انھیں حضرات پر نازل ہوتی رہیں لہذا معلوم ہوا کسی مومن کا کسی مصیبت میں پھنسنا اس غرض سے بھی ہوتا ہے کہ خدا اس کے مراتب میں اضافہ فرمائے چونکہ بغیر ترجیح کسی کو کوئی مرتبہ عظمٰی عطا فرما دینا عدل الٰہی کے خلاف ہے اور دوسروں پر اتمام حجت نہیں ہوتا مقربان بارگاہِ ایزدی نہایت خندہ پیشانی سے مصائب و آلام کو برداشت کرتے ہیں اور ہر حال میں مرضی الٰہی کو مقدم جانتے ہیں۔ لہذا ان کے مدارج کا اضافہ ترجیح بلا مرجح قرار نہیں پاتا ہم اس کو ایک دو مثال سے واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا کہ جو کسی پر مصیبت آئے وہ کسی گناہ ہی کی وجہ سے ہو۔ بچہ جب تک پوری طرح چلنے پر قادر نہیں ہوتا۔ ماں باپ اس کو چلانے کی کوشش کرتے ہیں اور بار بار وہی عمل اس سے کراتے ہیں جو اس کی تکلیف کا باعث ہوتا ہے یہ کیوں کیا بچہ کا کوئی قصور ہے نہیں محض اس لئے کہ وہ ان مصائب کو جھیل کر آئندہ اچھی طرح چلنے پھرنے لگے اور دنیوی کام انجام دینے کے قابل بن جائے۔

دوسری مثال۔ ایک شہسوار اپنے گھوڑے سے سخت سے سخت محنت لیتا ہے۔ خندق کدواتا ہے۔ میدان میں اتنا دوڑاتا ہے کہ وہ

پسینہ پسینہ ہوجاتا ہے۔ یہ کیوں؟ کیا گھوڑے کا کوئی قصور ہے؟ محض اس لئے کہ وہ میدان جنگ میں استقلال سے کام کرنے کے قابل ہوجائے اور اس کی جھجک نکل جائے کیونکہ بغیر مصائب کو برداشت کئے وہ ایک جنگی گھوڑا نہیں بن سکتا اور اس کے فضائل اور مدارج میں اضافہ کی صورت پیدا نہیں ہوسکتی۔

تیسری مثال۔ ایک سُنار سونے کو اس لئے نہیں تپاتا کہ اس کے نزدیک سونے کا کچھ قصور ہے بلکہ اس غرض سے کہ وہ آگ میں تپنے کے بعد چمک اُٹھے گا اور اس قابل ہوسکے گا کہ لوگوں کی نظر خواہش اس پر پڑنے لگے گی۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان پر مصائب تین طرح سے واقع ہوتے ہیں اوّل بغرض ازدیاد مناصب دوسرے بغرض کفارہ ذنوب۔ تیسرے خود اسکی ذات بہت سے مصائب میں مبتلا ہونے کا سبب بنتی ہے چنانچہ جب کوئی قانون طب کی مخالفت کرتا ہے یا غفلت سے اپنے معاملات میں کام لیتا ہے تو اسباب صحیح اور تدابیر صادقہ کے منقطع ہوجانے سے وہ مصائب و آلام کا شکار ہوجاتا ہے اور اکثر اوقات اس کے مصائب دوسروں کی طرف منجر ہوجاتے ہیں چنانچہ کم سن بچے جو امراض و اسقام میں مبتلا ہوتے ہیں ان کا تعلق ایک بڑی حد تک والدین کی غفلت و رزی سے ہوتا ہے۔

(۷۱) صبر

(سورۂ آلِ عمران) خدا صابرین سے محبّت رکھتا ہے۔

(سورۂ الانفال) صبر کرو۔ خدا صابرین کے ساتھ ہے۔

(سورۂ مزمّل) بے شک خدا صابرین کو بے حساب اجر دیتا ہے۔

(۶۵۵) امام رضا علیہ السّلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت علی بن الحسین نے صبر کا ایمان سے وہی تعلق ہے جو سر کا جسم سے جس کو صبر نہیں اُس کے لئے ایمان نہیں۔

(۶۵۶) فرمایا علی علیہ السّلام نے کہ فرمایا جناب رسُولِ خدا نے صبر تین طرح کا ہوتا ہے۔ صبر مصیبت پر۔ صبر طاعت پر۔ صبر معصیت پر۔ یعنی قوت شہوانیہ سے نفس کا مقابلہ کرنا۔ پس جو شخص مصیبت پر صبر کریگا خدا اس کو ایسے تین سو درجوں کا ثواب عطا فرمائے گا جن میں سے ایک درجے کو دوسرے درجے سے اتنا ہی فاصلہ ہوگا جو مابین آسمان و زمین ہے اور جو آدمی طاعت پر صبر کرے گا اُس کو چھ سو ایسے درجوں کا ثواب ملے گا جن میں سے ایک درجہ کا فاصلہ دوسرے سے بقدر فاصلۂ عرش و زمین ہوگا جو معصیت پر کرے گا۔ خدا اُس کو سات سو ایسے درجوں کا ثواب دیگا جن میں سے ایک کے درمیان وہ فاصلہ ہوگا جو دوگنا ہوگا انتہائی عرش اور زمین کے فاصلے سے۔

(۶۵۷) فرمایا امیر المومنین نے یاایہا النّاس صبر کو اختیار کرو کیونکہ صبر جس کے لئے نہیں اس کے لئے دین نہیں۔

(۶۵۸) فرمایا حضرت نے اگر تم نے صبر کیا تو مقادیر الٰہیہ تم پر جاری ہوں گی اور تم ماجور رہوگے۔ ورنہ تم ثواب سے محروم رہوگے۔

(۶۵۹) فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے صبر اور ایمان میں وہی تعلّق ہے جو سر اور جسم میں جس طرح سر کٹ جانے سے جسم باقی نہیں رہتا اسی طرح صبر جانے سے ایمان کا خاتمہ ہوتا ہے۔

(۶۶۰) فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ فرمایا پروردگار عالم نے جب میرے بندوں میں سے کسی بندے کے بدن و مال یا اولاد پر مصیبت آتی ہے اور وہ صبرِ جمیل سے اس کا استقبال کرتا ہے تو مجھے حیا آتی ہے کہ اس کے لئے روز قیامت میزان کو نصب کروں اور اس کے نامۂ اعمال

کو نشر کروں۔

(۶۶۱) امام محمد بن علی علیہ السلام سے پوچھا کہ صبر کیا ہے فرمایا وہ چیز جس میں شکایت نہ کی جائے پھر فرمایا کہ شکایت میں فائدہ ہی کیا ہے وہ دوست کو محزون کرنے والی اور دشمن کو خوش کرنے والی چیز ہے۔

(۶۶۲) فرمایا امیر المومنین علی ابن ابی طالب ؑ نے صبر حسن۔ خلق۔ نیکی اور علم اخلاق انبیاء سے ہیں۔

(۶۶۳) فرمایا حضرت نے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ نہ قائم رہے گا ملک مگر قتل اور جور سے اور نہ قائم ہوگی مالداری مگر بخل سے اور نہ قائم ہوگی صحبت مگر اتباع خواہشات اور استخراج من الدین سے (یعنی ان باتوں سے جو دین سے خارج کرنیوالی ہیں پس جو ایسا شخص اس زمانہ میں ہو کہ صبر کرے فقر پر حالانکہ وہ مال پر قادر ہو اور صبر کرے ذلت پر حالانکہ وہ عزت پر قادر ہو۔ اور صبر کرے لوگوں کے بغض پر حالانکہ وہ محبت پر قادر ہو تو خدا اُس کو پچاس صدیقوں کا ثواب عطا فرمائیگا غالباً حضرت کی مُراد اسی زمانے سے ہوگی جس میں سلطنت کا قیام قتل اور جور سے ہے اور مالداری کا قیام بخل سے ہے کوئی کسی کا پرسانِ حال نہیں بظاہر قوم پرستی کی تمام دُنیا میں آگ لگی ہوئی ہے مگر حقیقتاً ہر انسان اپنے فائدہ کا جویا ہے۔ اسی طرح آج کل کی صحت کا دار و مدار اتباع خواہشات و شہیات پر ہے مثلاً شراب پینا۔ نو ایجاد باجے بجانا، تماشا گاہوں میں جانا وغیرہ وغیرہ جو اس زمانے کی تفریح گاہیں اور صحت بخش اثرات ہیں۔

(۶۶۴) فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص مومنین میں سے کسی بلا میں مبتلا ہو اور اس پر صبر کرے تو اس کو ہزار شہیدوں کا اجر ملتا ہے

(۶۶۵) فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت بلا بے قراری ظاہر کرنا اور مصیبت ہے۔

(۶۶۶) فرمایا حضرت نے ہر نعمت جنت کے سامنے چھوٹی ہے اور ہر بلا دوزخ کے مقابلہ میں کم ہے۔

توضیح۔ (ماخوذ از موعظ حسنہ علامہ ہروی مرحوم) صبر کے معنی ہیں کف النفس عما لا ینبغی یعنی نفس سے وہ باتیں صادر نہ ہوں جو مناسب نہیں ہیں۔ صبر کے یہ معنی سمجھنا غلط ہیں کہ انسان مصائب و شدائد و بلیات میں چپ چاپ خاموش بیٹھا رہے اور کچھ نہ بولے کیونکہ نصوص آیات اس کی نفی کرتی ہیں۔ دیکھو قصہ حضرت یعقوب ؑ جس وقت بن یامین کو حضرت یوسف ؑ نے اپنے پاس رکھ لیا اور برادرانِ یوسف ؑ نے حضرت یعقوب ؑ سے یہ حال بیان کیا تو حضرت یعقوب ؑ نے فرمایا "فصبر جمیل" یعنی میرا صبر جمیل ہے یا میں صبر جمیل کرتا ہوں۔ اور ان کے پشت پھرتے ہی فرمایا یا اسفیٰ علیٰ یوسف ہائے یوسف پر (یا) حرف ندا ہے اور اسفیٰ میں الف حرف ندبہ ہے اور یہ بآواز بلند رونے اور فریاد کرنے کو کہتے ہیں لہٰذا یہ لفظ دلالت کرتا ہے کہ حضرت یعقوب ؑ باآواز بلند روئے اور پھر اس کو صبر جمیل فرمایا پس معلوم ہوا کہ رونا اور اپنے حزن و ملال کو پروردگار کے سامنے عرض کرنا عین صبر نہیں بلکہ صبر جمیل ہے چنانچہ اس آیت میں حضرت یعقوب سے متعلق قول ہے قَالُوا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتّٰى تَكُونَ حَرَضًا اَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ قَالَ اِنَّمَا اَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ۔ یعنی اس رونے پر بیٹوں نے کہا کہ تم برابر یوسف کو یاد کیے جاؤ گے یہاں تک کہ عشق میں

گھل کر لاغر قریب ہلاکت یا ہلاک ہو جاؤ آپ نے فرمایا کہ سوائے اس کے نہیں کہ میں اپنی پریشانی اور اپنے حزن و ملال کی اپنے اللہ ہی سے شکایت کرتا ہوں اور میں من اللہ وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

پس رونا اور اپنے خدا سے اپنی تکالیف کا ذکر کرنا بے صبری نہیں بلکہ عین صبرِ جمیل ہے۔

اسی طرح حضرت ایوب کا رونا مشہور ہے مگر حضرت کو قرآن پاک میں صابر کہا گیا ہے لہذا اگر رونا خلاف صبر ہوتا یا بُرا کام ہوتا تو انبیاء سے ہرگز صادر نہ ہوتا کیونکہ ان کا ہر فعل فعلِ خیر ہوتا ہے نہ کہ شر۔

معنی بے صبری۔ بے صبری اور اصل یہ ہے کہ جب انسان پر کوئی مصیبت پڑے تو وہ خدا پر اعتراض کرے کہ تو نے ایسا کیوں کیا یا تو نے بُرا کیا یا مجھ پر ظلم کیا یا سوائے خدا کے کسی دوسرے سے شکایات کرے یعنی فعل فاعل پر اعتراض کرنے کا نام بے صبری ہے۔ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے قصے سے پوری تصدیق ہوتی ہے قال لہ موسیٰ ھل اتبعک علی ان تعلمنِ مما علمت رشداً (یعنی حضرت موسیٰ نے کہا کیا اس شرط پر تمہارے ساتھ چلوں کہ تم مجھے وہ باتیں سکھا دو جو تم کو منجانب اللہ تعلیم ہوئی ہیں قال انک لن تستطیع معی صبراً (حضرت خضر نے جواب دیا کہ تم میرے ساتھ صبر کی استطاعت نہیں رکھتے یعنی تمہارے وجود میں وہ طاقت ہی نہیں کہ تم صبر کر سکو وکیف تصبر علیٰ ما لم تحط بہ خبراً (اور تم [illegible] اس بات پر صبر کر سکتے ہو جس پر تمہارا علم احاطہ نہیں رکھتا قال ستجدنی ان شاء اللہ صابراً و لا اعصی لک امراً۔ کہا ان شاء اللہ تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں کسی

امر میں تمہاری مخالفت نہ کروں گا۔ پس حضرت موسیٰ نے کشتی پر سوراخ کرنے پر اعتراض کیا تو حضرت خضر نے جواب دیا الم اقل لک انک لن تستطیع معی صبراً (کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر کی استطاعت ہی نہیں رکھتے) اور پھر جب قتل غلام پر اعتراض کیا تو پھر حضرتِ خضر نے یہی فرمایا۔

اس سے معلوم ہوا کہ بے صبری فاعل کے فعل پہ اعتراض کا نام ہے اور نتیجہ ہے لاعلمی کا۔ انسان کو جس بات کا علم نہ ہو اُس پر صبر نہیں کر سکتا۔

(حسی مثال) جراح جس وقت فصد کھولتا ہے یا کسی عضو کو کاٹتا ہے۔ اگر وہ شخص اس بات کا عالم ہے کہ اس عمل سے اس کو کس قدر فائدے حاصل ہوں گے اور کیسے کیسے مفید نتائج مرتب ہوں گے اور یہ معمولی سی تکلیف ہمیشہ کے آرام کا باعث ہوگی تو وہ اس تکلیف پر صبر کرتا ہے۔ اور خوشی سے عضو کٹوا تا ہے برخلاف اس کے جو انسان اس سے ناواقف ہے وہ صبر نہ کر سکے گا اور اس کو گوارا نہ کرے گا۔ لہذا بے صبری دلیل بے خبری ہے۔

صبر دراصل تمام صفات کمالیہ انسانیہ کو شامل ہے ایمان، اعمال صالحہ، وصیت للحق سب اس کے تحت میں ہیں اور صبر محض ابتلات ہی کے مقام میں ظاہر نہیں ہوتا کہ جو ابتلات میں ثابت قدم رہے وہی صابر ہے بلکہ شجاعت بھی صبر کے تحت میں داخل ہے اگرچہ بظاہر ایک دوسرے میں مغائرت معلوم ہوتی ہے مگر خدا نے فرمایا ہے ولنبلونکم حتی نعلم المجاھدین منکم والصابرین یعنی ہم تمہاری آزمائش کریں گے تاکہ معلوم ہو کہ کون جہاد کرتا ہے اور کون جہاد میں ثابت قدم و صابر رہتا ہے پس یہاں جہاد میں ثابت قدم رہنے کو صبر کہا گیا ہے۔ شجاعت کرائم اخلاق سے ہے مگر قرآن میں اس کا کہیں ذکر ہی نہیں ہے وجہ اس کی یہی ہے کہ شجاعت

میں صبر ہے جس نے جہاد کیا اور اس پر صبر کیا گریز نہ کی تو وہ صابر ہے اور
جو شجاع و ثابت قدم نہ رہا بھاگ گیا۔ وہ نامرد و بے صبر ہے۔
بہر حال شجاعت عین صبر ہے مشقتوں کا برداشت کرنا صبر ہے۔ بار ہائے
سنگین کا متحمل ہونا صبر ہے کسی امر کے انتقام میں مستقل قدم رہنا صبر
ہے۔ جرأت و حوصلہ صبر ہے۔ صبر جمیل محل ابتلات میں ظاہر ہوتا ہے اور
صبر حسن کا تعلق وفات سے ہوتا ہے۔

(۷۲) حلم و کظم غیظ

(آلِ عمران) وہ غصے کے پینے والے اور آدمیوں کو بخشنے والے ہیں
اور اللہ محسنین کو دوست رکھتا ہے۔

(الفرقان) اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے اور
جب ان سے جاہل مخاطبہ کرتے ہیں تو وہ سلام کرتے ہیں۔

(۶۶۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے معاف
کیا اور اصلاح کی پس اس کا اجر اللہ پر ہے۔

(۶۶۸) فرمایا حضرتؐ نے جو ایسی حالت میں غصہ کو پی جائے جبکہ
اس کے جاری کرنے پر قادر ہو تو خدا اس کو روز قیامت تمام لوگوں کے
سامنے بلائیگا کہ جس حور کو چاہے اپنے لئے پسند کرلے۔

(۶۶۹) فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے حلیم کے لئے اس کی خصلت
حلم کا پہلا عوض یہ ہے کہ لوگ جاہل کے مقابل اس کے مددگار ہوتے ہیں۔

(۶۷۰) فرمایا جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز قیامت ایک
منادی ندا کریں گے جن لوگوں کا اجر اللہ پر ہے وہ جنت میں داخل ہو جائیں۔

پوچھا جائے گا وہ کون لوگ ہیں؟ جواب ملیگا لوگوں کو بے حساب بخشنے والے۔

(۶۷۱) فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے غصہ کو پی لیا ایسی
حالت میں جب کہ وہ اس کے جاری رکھنے پر قادر ہو تو خدا اس کو حلۂ کرامت پہنائے گا۔

(۷۳) توکل

(سورۂ طلاق) جو شخص خدا پر توکل کرے گا پس خدا اس کے لئے کافی ہے
بے شک خدا اپنے امر کا حد تک پہنچانے والا ہے اور خدا نے ہر شے کا ایک
اندازہ قرار دیا ہے۔

(سورۂ مائدہ) اگر تم مومن ہو تو پس خدا ہی پر توکل کرو۔

(آل عمران) بے شک خدا متوکلین کو دوست رکھتا ہے۔

(۶۷۲) فرمایا جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر تم خدا
پر پورا پورا توکل کروگے تو وہ تم کو اس طرح رزق پہنچائے گا جیسے پرندے
کو پہنچاتا ہے کہ صبح کو خالی بطن اٹھتا ہے اور شام کو شکم سیر ہو کر اپنے آشیانہ
میں جاتا ہے۔

(۶۷۳) فرمایا حضرت نے جو یہ چاہتا ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ قوی
ہو جائے تو اس کو خدا پر توکل کرنا چاہیئے۔

(۶۷۴) فرمایا جناب امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب نے جو آدمی خدا پر
اعتماد کرتا ہے اور جو اس پر توکل کرتا ہے وہ اس کے کاموں کو پورا کردیتا ہے

(۶۷۵) فرمایا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو لوگوں
میں سب سے زیادہ پرہیزگار بننا چاہتا ہے اس کو خدا پر توکل کرنا چاہیئے۔

(۶۷۶) فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام جو آدمی خدا پر توکل نہیں کرتا وہ

غالب نہیں ہوتا اور جو آدمی خدا سے تمسک کرتا ہے اسے کبھی شکست نہیں ہوتی۔

توضیح ۔ عام طور پر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ توکل ہاتھ پہ ہاتھ دھر کر بیٹھ جانے اور دنیوی معاملات سے بالکل قطع تعلق کرنے کا نام ہے۔ مگر یہ سخت دھوکا اور کھلی غلطی ہے دُنیا عالم اسباب ہے اور ہر سبب خدا ہی کا پیدا کیا ہوا ہے پس کوئی وجہ نہیں کہ انسان تمام اسباب کو چھوڑ کر اپنے آپ کو بیکار کرلے اور پھر خدا اس سے راضی رہے اگرچہ خدا اس یہ [illegible] پاؤں ہلائے اور کسب معیشت کیئے اعلیٰ سے اعلیٰ [illegible] رہ سکتا ہے مگر وہ کبھی ایسا کرتا نہیں کیونکہ ایسی حالت میں بہت [illegible] ہیں جو معاشرتی اور جسمانی فوائد ہیں وہ گم ہو جاتے ہیں پس توکل کے صحیح معنی یہ ہیں کہ بطریق حلال اسباب و وسائل کے ذریعہ سے اپنی معاش کو پیدا کرے اور اس کے ساتھ ہی یہ اعتقاد رکھے کہ یہ جو کچھ اس کو پہنچا ہے خدا ہی کی طرف سے پہنچا ہے بدون اس کی ... رضی کے دُنیا کے کسی وسیلہ اور سبب میں یہ طاقت نہیں کہ ایک دانہ اس کے لئے فراہم کر سکے جو لوگ محض اپنی تدابیر کے شیفتہ ہو کر اور اسباب و علائق کو روزی کا سبب حقیقی جان کر خدا کی طرف سے بے پرواہ ہو جاتے وہ حد توکل سے باہر ہیں۔

یہ ضرور ہے کہ خداوند عالم ہماری روزی کا ضامن ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہر روز ایک دستر خوان ہمارے یہاں بھیجے کا ضامن ہے بلکہ اسکی ضمانت یہ ہے کہ وہ ہماری تمام غذائیں پیدا کردے۔ درختوں میں پھل پکا دے کھیتوں میں غلہ اگاتے اب رہا اپنی روزی کا اس کے دستر خوان قدرت سے حاصل کرنا ... تو ہماری سعی کوشش پر موقوف ہے ہم بطریق حلال حاصل کریں چاہے بطریق حرام چاہے یہ خیال کریں کہ خدا نے آئندہ ملے یا نہ ملے اپنے گھر میں بہت سا ذخیرہ کریں اور دیگر بنی نوع کو ان کے حقوق سے محروم کردیں یا خدا پہ توکل کر کے

روز کی روزی روز حاصل کریں اور ذخیرہ کی فکر نہ کریں۔

(۷۴) اخوت

(الحجرات) مومنین آپس میں بھائی ہیں۔ پس تم اپنے بھائیوں کے درمیان اصلاح کرو اور اللہ سے ڈرو شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔

(۶۷۷) فرمایا جناب رسولخداؐ نے مومن مومن کا بھائی ہے۔

(۶۷۸) فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک فرشتہ ایک شخص کیطرف سے جو ایک گھر کے دروازے پہ کھڑا تھا گزرا اور اس سے کہا کہ اے عبد خدا تو اس گھر کے دروازے پہ کیوں کھڑا ہے اس نے کہا اس کے اندر میرا بھائی ہے میں چاہتا ہوں کہ اُسے سلام کروں۔ فرشتہ نے کہا آیا تمہارے اور اس کے درمیان قرابت ہے یا تم اس سے کوئی حاجت رکھتے ہو اُس نے کہا نہ میری اس سے کوئی قرابت ہے اور نہ کوئی حاجت صرف اخوت اسلامی ہے جس کا مجھے لحاظ ہے میں محض خالصاً لوجہ اللہ اس کے سلام کو آیا ہوں۔ فرشتے نے کہا میں تمہارے خدا کا قاصد ہوں وہ تم پر سلام بھیجتا ہے اور کہتا ہے تم نے چونکہ محض میرے خیال سے یہ ارادہ کیا ہے لہذا میں نے جنت کو تجھ پر واجب کردیا۔

(۶۷۹) فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے جو ہماری زیارت پر قادر نہ ہو اُس کو چاہیئے کہ اپنے اخوان الصالحین کی زیارت کرے خدا اس کو ہماری زیارت کا ثواب عطا فرمائیگا اور جو ہم سے ملنے پر قادر نہ ہو اس کو چاہیئے کہ اپنے اخوان الصالحین سے ملے خدا اس کو ہم سے ملنے کا ثواب عطا کرے گا۔

(۶۸۰) فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے جیسے کوئی شخص قدر خدا اور قدر انبیاء کے جاننے پہ قادر نہیں اسی طرح اس بندۂ مومن کی قدر شناسی

پر بھی قادر نہیں جو اپنے برادر مومن سے مل کر مصافحہ کرتا ہے۔ خدا ان دونوں
کی طرف دیکھتا ہے اور گناہ اس طرح دونوں سے بھاگتے ہیں جس طرح سخت
آندھی میں درختوں سے پتے۔

(۶۸۱) فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے جس نے اپنے برادر مسلم کی زیارت
کی۔ خدا اس کی زیارت کرتا ہے (یعنی اس پر نظر محبت رکھتا ہے۔)

(۷۵) عدل

(سورۃ النحل) خدا حکم دیتا ہے کہ عدل کا احسان کا۔ ذوی القربیٰ
کے حقوق ادا کرنے کا اور منع کرتا ہے بدکاری اور برائی اور بغاوت سے اور
وہ تم کو نصیحت کرتا ہے شاید کہ تم اسے یاد رکھو۔

(سورۃ النساء) جب لوگوں کے درمیان حکم ہو تو عدل کے ساتھ حکم کرو۔

(۶۸۲) فرمایا جناب رسولِ خدا نے ایک گھڑی کا عدل بہتر ہے
ساٹھ برس کی عبادت سے۔

(۶۸۳) فرمایا جناب رسولِ خدا نے تم میں سے ہر ایک راعی (نگہبان)
ہے اور تم میں سے ہر ایک مسئول (سوال کیا ہوا) ہے یعنی ہر ایک سے
عدل کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

(۶۸۴) فرمایا جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے
رعایا کے ساتھ نیکی کرو کیونکہ وہ تمہارے قیدی ہیں کہا گیا ہے کہ عدل
کفر کے ساتھ باقی رہ سکتا ہے لیکن جور و ظلم ایمان کے ساتھ باقی نہیں
رہ سکتا۔

---

(۷۶) عمر

(سورۃ الحج) اے لوگو اگر تم بعث کے متعلق شک میں ہو (تو ذرا خیال
کرو) کہ ہم نے تم کو اوّل مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ بنایا پھر علقہ بنایا جو
تمام بھی تھا اور ناقص بھی (یعنی بچہ پورا بھی پیدا ہوتا ہے اور حمل بھی
ساقط ہو جاتا ہے) تاکہ ہم تم پر اپنی قدرت کو ظاہر کر دیں۔ ہم ارحام
میں ایک معین مدت تک جن کو چاہتے ہیں قائم رکھتے ہیں اور پھر ہم نے تم کو
طفل کی صورت میں باہر نکالا پھر تم اپنے حد بلوغ کو پہنچے۔ پس تم سے بعض تو
وفات پا گئے تاکہ سمجھنے کے بعد (سٹھیا کے) خاک بھی نہ سمجھ سکیں۔

(۶۸۵) ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ فرمایا
آنحضرت نے کہ بندہ حکم خدا سے چالیس برس تک تو اچھی حالت میں رہتا ہے اور
اور جب چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے تو خداوند عالم اپنے ملائکہ کو کرام کاتبین
وحی کرتا ہے کہ میں نے اپنے بندہ کو ایک پوری عمر دے دی۔
پس اب تم سختی کرو اور محفوظ رکھو اور اب اس کے ہر چھوٹے بڑے عمل کو دیکھو۔

(۶۸۶) فرمایا جناب رسولخدا نے علی مرتضیٰ سے یا علیؑ جب کوئی بندہ چالیس
برس کا ہو جاتا ہے تو خدا اس سے بلائے جنون، جذام، برص کو
ہٹا دیتا ہے اور جب پچاس برس کا ہوتا ہے تو ساتوں آسمان کی مخلوق اس
کو دوست رکھنے لگتی ہے اور جب ساٹھ سال کا ہوتا ہے تو خدا اس کے
حسنات لکھتا ہے اور سیئات محو کر دیتا ہے اور جب ستر برس کا ہوتا ہے
تو خدا اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیتا ہے اور جب اسی برس کا ہوتا ہے
تو خداوند قیامت میں اس کو اہلبیت کا شفیع بنا دیتا ہے اور جب

تو نوے برس کا ہوتا ہے تو خدا اس کا نام اہل السماء کے سامنے امیر اللہ فی الارض
لکھتا ہے اے علیؑ تم حق کے ساتھ ہو اور حق تمہارے ساتھ ہے۔

(۶۸۷) فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے جب تم ساٹھ برس کے ہو جاؤ تو اپنے
نفس کو مُردوں میں شمار کرو۔

(۶۸۸) فرمایا جناب رسُول خدا نے اے چالیس برس والو تمہاری کھیتی قریب
کٹنے کے پہنچ گئی اے پچاس برس والو سوچو کہ تم نے پہلے کیا بھیجا اور آخر میں کیا رہ گیا۔
اے ساٹھ برس والو! حساب کے لئے حاضر ہو اب تمہارا کوئی عذر نہ سُنا
جائے گا۔ اے ستر برس والو! مرنے کے لئے اپنے نفوس کو آمادہ کرو۔

(۶۸۹) فرمایا حضرت عبداللہ نے کہ خداوند عالم ستر برس والوں سے حیا
کرتا کہ ان کو عذاب دے۔

(۶۹۰) فرمایا جناب ابو عبداللہ نے ایک بوڑھا روز قیامت لایا جائیگا
اور اس کا نامہ اعمال گناہوں سے پُر ہو گا پس وہ اسے دیکھ کر کہے گا پروردگار
مجھے دوزخ میں ڈال دے۔ خدا کہے گا اے شیخ مجھے حیا آتی ہے کہ تجھے عذاب دوں
کیوں کہ تو دُنیا میں نماز پڑھا کرتا تھا۔ اے فرشتو اس میرے بندے کو جنت میں لیجاؤ۔

(۷۷) عصا

(سورۃ طٰہٰ)۔ اے موسیٰؑ یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے کہا یہ میری
لاٹھی ہے کہ میں اس پر تکیہ کرتا ہوں اور اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں
اور اس سے میری حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔

(۶۹۱) حضرت ابو عبداللہ سے مروی ہے کہ جناب رسُول خدا نے فرمایا
جو شخص سفر کو نکلے اور اس کے پاس لکڑی کا عصا ہو اور ان آیات کو پڑھے۔

القصص ولما توجہ الخ
تو وہ شخص ہر درندے چور اور بچھو وغیرہ سے اپنے گھر واپس آنے تک محفوظ و
مصئون رہے گا۔ اور اس کے ساتھ ۷۷ فرشتے اس کے لئے استغفار کرنے
والے ہوں گے تا آنکہ وہ گھر واپس آ کر اس عصا کو اپنے ہاتھ سے رکھ دے۔
فقر ایسے شخص سے دور رہے گا۔ شیطان اس کے قریب نہ آ سکے گا۔

(۶۹۲) فرمایا حضرتؑ نے کہ حضرت آدمؑ ایک بار سخت مرض میں مبتلا ہوئے
اور اس سے ان کا دل بہت گھبرایا۔ جبریل امین سے اس کی شکایت کی انہوں
نے کہا اے آدمؑ ایک لکڑی بادام کی تو اس کو سینے سے لگاؤ۔ حضرت آدمؑ نے ایسا ہی
کیا اللہ نے ان کی وحشت کو دُور کر دیا۔ پھر حضرت نے فرمایا جو شخص زمین کو طے
کرتا ہے اُس کو یہ عصا ضرور اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔

(۶۹۳) فرمایا جناب رسُول خدا نے جو آدمی سفر یا حضر میں از روئے تواضع
عصا لے کر جائے گا خدا ہر قدم پر ہزار حسنات اُس کے نام لکھے گا اور ہزار گناہ محو
کرے گا۔ اور ہزار درجہ بلند کریگا۔

(۷۸) ناخن ترشوانا

(سورہ المص) اے بنی آدم اپنے کو زینت دو مسجد کے وقت (یعنی ہر نماز کے وقت)
انگلیوں میں درد ہو گا اور جو روز یکشنبہ ترشوائے گا اس سے برکت دُور ہو جائیگی
اور جو روز دوشنبہ کتروائے گا وہ حافظ و کاتب و قاری ہو گا اور جو روز سہ شنبہ
قلم کرائے گا اس کے ہلاک ہونے کا خوف ہو گا اور جو روز چہارشنبہ قلم کرائے گا وہ
بد خُلق ہو گا اور جو روز پنجشنبہ قلم کرائے گا اس کو درد سے نجات ملے۔ و شفا
حاصل ہو گی اور جو روز جمعہ قلم کرائیگا اس کے مال اور عمر میں زیادتی ہو گی۔

(۶۹۴) فرمایا حضرت رسُول خدا نے جو کوئی یوم شنبہ اپنے

ناخون ترشوائے اس کو چاہیئے کہ داہنے ہاتھ سے شروع کرے اور اول انگشت
سبابہ (انگوٹھے کے پاس کی انگلی کا ناخون ترشوائے۔ پھر انگشت خنصر (چھنگلیا) کا
پھر ابہام (انگوٹھے کا) پھر انگشت وسطیٰ (بیچ کی انگلی) پھر انگشت بنصر (بیچ
کی انگلی سے ملی ہوئی) کا اور بائیں ہاتھ میں اول بنصر کا ناخن ترشوائے پھر
ابہام کا پھر خنصر کا پھر سبابہ کا۔

(۶۹۵) فرمایا امام جعفر صادق ؑ نے روز جمعہ ناخن ترشوانے سے جذام۔
جنون برص اور کورچشمی سے محفوظ رکھتا ہے اس دن ناخن بنوانے کی ضرورت
نہ ہو توان کو کم از کم زور زور سے گھس ہی دینا چاہیئے اور ایک روایت
میں ہے کہ چھری یا قینچی کو چلا دینا چاہیئے۔

(۶۹۶) فرمایا امام جعفر صادق ؑ نے کہ جمعہ کو ناخن بنوانا مونچھیں ٹھیک
کرانا ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک امان ہے۔

(۶۹۷) فرمایا جناب رسول خدا نے جو روز جمعہ اپنے ناخن بنوائے اور
مونچھیں درست کرائے اور اپنا سر پانی سے دھوئے تو ہزار فرشتے
اس کے لئے استغفار کریں گے اور خدا سے اس کی مغفرت کے شفیع ہونگے۔

(۶۹۸) حضرت ابو عبد اللہ ؑ نے اپنے آباء طاہرین سے روایت
کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا ؐ نے جو روز جمعہ ناخن بنوائے گا خدا
اس کی انگلیوں کو درد سے علیحدہ رکھے گا اور ان میں دوا کو داخل کریگا۔

(۶۹۹) فرمایا جناب رسول خدا نے جو روز پنجشنبہ ناخن بنوائے گا
اور مونچھیں ٹھیک کرائیگا وہ داڑھوں کے اور آنکھ کے درد سے محفوظ رہے گا۔

(۷۰۰) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جو آدمی روز پنجشنبہ ناخن بنوائے
گا اور ایک ناخن بنوانے کیلئے چھوڑ دے گا خدا اس سے فقر کو دور رکھے گا۔

(۷۰۱) بروایت حضرت ابو عبد اللہ ؑ فرمایا جناب رسول خدا نے
ناخن بنوانا بڑی بیماری کو روکتا ہے اور رزق میں زیادتی کا سبب بنتا ہے۔

(۷۰۲) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ ؑ نے جو شخص ہر جمعہ کو ناخن بنوائے
اور مونچھیں کٹوائے اور کہے بسم اللہ وباللہ وعلیٰ سنۃ رسول اللہ تو
ہر تراش کے عوض ایک ایسے غلام آزاد کرنے کا ثواب ملیگا جو اولاد اسمٰعیل ؑ سے ہو۔

(۷۰۳) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جو شخص نیا کپڑا قطع کرے اور سورۂ
انا انزلناہ ۳۶ مرتبہ پڑھے اور تنزل الملٰئکۃ پر پہنچے تو تھوڑا سا پانی
لے کر کپڑے پر چھڑک دے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور خدا سے دعا کرے
اور اپنی دعا میں کہے الحمد للہ الذی کسانی من الریاش ما اتجمل
بہ فی الناس واؤدی بہ فرضی واستر بہ عورتی اللّٰھم
اجعلنا ثیاب یمن وبرکۃ اسعیٰ فیھا لمرضاتک واعمر فیھا
مساجدک وصلی فیہ مخلصا اللہ اور جب تک وہ لباس کہنہ
ہوگا رزق میں وسعت رہے گی۔

(۷۹) زینت

(۷۰۴) فرمایا جناب رسول خدا ؐ نے عفاف (پاکدامنی) روح کی زینت ہے۔
تواضع زینت حسب ہے۔ فصاحت زینت کلام۔ عدل زینت ایمان ہے
سکینہ زینت عبادت ہے۔ حفظ زینت روایت ہے اور حفظ احتجاج
زینت علم ہے اور حسن ادب ہے۔ زینت عقل اور کشادہ روئی زینت
حلم ہے اور ایثار زینت زہد ہے اور بذل موجود زینت قناعت ہے اور
ترک احسان زینت نیکی ہے اور خشوع زینت نماز ہے اور غیر ضروری چیزوں کا ترک
زینت دماغ ہے۔

۸۰ فرض خدا انسان پر

(۵۰۵) فرمایا جناب رسولِ خدا نے ایمان شرک سے طاہر کرتا ہے۔ نماز کبر سے پاک کرتی ہے۔ زکوٰۃ سبب رزق ہے۔ روزہ ایک ابتلا ہے مخلوق کے اخلاص کے لئے۔ حج سے تقویت دین ہے۔ جہاد سے عزت اسلام ہے امر بالمعروف میں عوام کے لئے مصلحت ہے۔ نہی عن المنکر سے احمقوں کا زجر ہوتا ہے۔ صلہ رحم تعداد کو بڑھانے والا ہے۔ قصاص سے جانوں کی حفاظت ہے اور حدود کے قائم کرنے میں محارم کی بزرگی ہے شراب ترک کرنے میں حفاظت عقل ہے۔ سرقہ کا ترک کرنا سبب ہے خفت سے دوری کا حفاظت نسب ہے ترک لواطہ میں اور کثرت نسل بھی ہے۔ گواہی دینا انکار کرنے والوں پر قوت حاصل کرتا ہے کذب کو ترک کرنا سچائی کی بزرگی ہے۔ سلام کرنا خوف سے امان دلانے والا ہے امامت میں نظام اُمت ہے۔ طاعت میں تعظیم امامت ہے۔

(۵۰۶) امام حسن علیہ السلام نے فرمایا اخلاق مومنین سے ہے۔ دین کو قوت دینا نرمی سے کلام کرنا۔ علم میں عقل سے کام لینا اور علم میں حلم دکھانا۔ عبادت کا قصد کرنا۔ لالچ سے پرہیز کرنا۔ نیکی میں استقامت اختیار کرنا۔ دشمن پر ظلم نہ کرنا۔ محبت کرنے والے سے بُرائی نہ کرنا۔ جو اپنے لائق نہو اس کی خواہش نہ کرنا۔ جو اپنے حقوق ہیں ان سے انکار نہ کرنا۔ چغل خوری سے بچنا۔ منہ پر کسی کا عیب ظاہر نہ کرنا۔ نماز میں خشوع کرنا۔ عیش میں شاکر ہونا۔ بلا میں صابر رہنا۔ اس شے پر قانع ہونا جو

غیظ کی طمع نہیں دلاتی۔ اگر کوئی آدمی ان کو ترک نہ کریگا تو خدا اس سے بدلہ لینے والا ہے۔

(۸۱) طلب حاجات

(۵۰۷) فرمایا امیر المومنین نے میں نے قدر و منزلت کو طلب کیا مگر علم کے سوا کسی دوسری چیز میں نہ پایا علم حاصل کرو وہ تمہاری قدر دونوں جہان میں بڑھادے گا۔ میں نے کرامت کو ڈھونڈا مگر سوائے تقویٰ اور کسی دوسری چیز میں نہ پایا۔ پس تم پرہیزگاری اختیار کرو تاکہ بزرگ ہو جاؤ۔ میں نے فراغبالی کو ڈھونڈا پس اسے سوائے قناعت اور کسی چیز میں نہ پایا۔ پس تم استغنا حاصل کرو۔ میں نے راحت کو ڈھونڈا مگر بجز لوگوں سے میل جول ترک کرنے کے اور کہیں نہ پایا۔ پس عیش دین قائم رکھتا ہے تو دُنیا کو چھوڑو۔ لوگوں سے مخالفت ترک کرو۔ دونوں جہان میں آرام سے رہو گے اور عذاب سے امان پاؤ گے۔ خدا کی اطاعت کرو سالم رہو گے میں نے خضوع کو ڈھونڈا مگر قبول حق کے سوا کسی چیز میں نہ پایا پس تم بھی حق کو قبول کرو۔ یہ تم سے تکبر دُور کر دیگا۔ میں نے عیش کو ڈھونڈا مگر ترک خواہش کے سوا اور کسی چیز میں نہ پایا۔ پس خواہش کو چھوڑ دو تاکہ تمہارا عیش خوشگوار ہو۔ میں نے مدح کو ڈھونڈا مگر سوائے سخاوت اور کسی چیز میں نہ پایا۔ پس تم سخی ہو تمہاری تعریف ہوگی۔ میں نے دُنیا و آخرت کی نعمت کو ڈھونڈا مگر سوائے اُن خصلتوں کے جن کا ذکر کیا اور کہیں نہ پایا۔
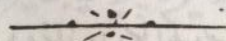
(۸۲) وہ بیس خصلتیں جو فقر کو پیدا کرتی ہیں

(۷۰۸) فرمایا جناب رسولِ خدا نے بیس ۲۰ خصلتیں جو فقر کو پیدا کرتی ہیں ۱۔ جنابت میں بستر سے اُٹھ کر پیشاب نہ کرنا ۲۔ جنابت کی حالت میں کھانا ۳۔ کھاتے وقت ہاتھ نہ دھونا ۴۔ لہسن اور پیاز کا جلانا۔ ۵۔ گھر کی چوکھٹ پر بیٹھنا ۶۔ رات کو کپڑے سے جھاڑو دینا ۷۔ روٹی کے ٹکڑے کی اہانت کرنا ۸۔ مقام استنجا (پاخانہ) میں اعضا کا دھونا ۹۔ دامن یا آستین سے دھوئے ہوئے اعضا کو خشک کرنا ۱۰۔ پیالے اور برتن بغیر دھوئے ہوئے رکھنا ۱۱۔ پانی کے برتن بغیر منہ ڈھکے رکھنا ۱۲۔ مکڑی کے جالے کو گھر سے دُور نہ کرنا ۱۳۔ نماز کو ذلیل سمجھنا ۱۴۔ مسجد سے نکلنے میں جلدی کرنا ۱۵۔ علی الصباح بازار کو جانا اور عشا کے بعد لوٹنا ۱۶۔ فقرا سے احسان چاہنا ۱۷۔ فقرا پر احسان جتانا ۱۸۔ اولاد پر لعن کرنا۔ ۱۹۔ جھوٹ بولنا ۲۰۔ بدن پر کپڑے کو سینا ۲۱۔ منہ سے چراغ کو گل کرنا۔ اور ایک حدیث میں ہے حمام میں پیشاب کرنا ڈکاروں کے ساتھ کھانا۔ درخت کنیر کی شاخ سے خلال کرنا مغرب اور عشاء کے درمیان سونا قبل طلوع شمس خواب کرنا۔ رد کرنا ایسے سائل کا جو رات میں آئے اور ذکر خدا کرے۔ غناء (راگ) کا کثرت سے سننا۔ جھوٹ کا عادی ہو جانا معیشت میں تقدیر کا خیال چھوڑ دینا۔ کھڑے ہو کر کنگھی کرنا۔ جھوٹی قسم کھانا۔ قطع رحم کرنا۔

پھر حضرت نے فرمایا کہ کیا اب میں تم کو وہ خصلتیں بتاؤں جن سے رزق میں زیادتی ہوتی ہے ۱۔ دو نمازوں کا ایک ساتھ ادا کرنا یعنی ایک نماز

کے بعد مصلےّ پر اتنی دیر وظائف پڑھنا کہ دوسری نماز کا وقت آجائے اور بعد نماز صبح تعقیب پڑھنا اور بعد عصر تعقیب پڑھنا صلہ رحم کرنا۔ راگ سے دُور رہنا۔ امانت کا ادا کرنا۔ خدا سے استغفار کرنا۔ برادر مومن کی مواسات وہمدردی کرنا۔ صبح طلب رزق میں اُٹھنا۔ سچ بات کہنا۔ حرص کو چھوڑ دینا۔ بیت الخلاء میں کلام نہ کرنا۔ منعم کا شکر ادا کرنا۔ جھوٹی قسم سے پرہیز کرنا۔ کھانے سے پہلے وضو کرنا۔ خوان سے گرے ہوئے طعام کو کھانا۔ خدا کی تسبیح ہر دن میں ۳۰ مرتبہ کرنا۔ ان باتوں کے عمل میں لانے والے کے رزق میں خدا زیادتی عطا فرماتا ہے اور ستر قسم کی بلاؤں سے بچاتا ہے۔

(۸۳) ابتداءِ خلقتِ دُنیا

(سورۂ بقر) خدا نے تمہارے لئے ان تمام چیزوں کو پیدا کیا جو زمین پر ہیں پھر آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا اور سات آسمان بنا دیئے اور وہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔

(۷۰۹) فرمایا جناب رسولِ خدا نے کہ موسیٰ علیہ السّلام نے خداوند عالم سے درخواست کی کہ وہ ان کو ابتدائے عالم کا حال بتائے پس خداوند عالم نے وحی کی اے موسیٰؑ تم نے میرے علم کے متعلق سوال کیا۔ عرض کی خداوندا میں اس اَمر کے جاننے کو بہت دوست رکھتا ہوں۔ فرمایا اے موسیٰؑ میں نے دنیا کو دس لاکھ برس میں دس مرتبہ پیدا کیا اور پچاس ہزار برس میں وہ ہر بار خراب ہو گئی پھر میں نے از سر نو اس کو بسایا اور ان میں ایک مخلوق کو مثل بقر وغیرہ پیدا کیا جو میرا رزق کھاتے اور میرے

غیر کی عبادت کرتے تھے پھر میں نے اُن کو ایک گھڑی میں مار دیا اور سب
دُنیا تباہ و برباد ہو گئی اور پچاس ہزار برس یہ برباد رہی پھر میں نے اس میں دریا
پیدا کیا جو پچاس ہزار برس اس حالت میں رہا کہ کوئی اس سے پانی نہ پیتا تھا
پھر میں نے چوپائے کو پیدا کیا اور اس کو اس دریا پر مسلط کیا۔ پس
اس نے پانی پینا شروع کیا۔ پھر میں نے ایک ایسی مخلوق پیدا کی جو زنبور
سے چھوٹی تھی اور پشہ سے بڑی۔ پس میں نے اس مخلوق کو چوپائے پر
مسلط کیا جس نے اس کو کاٹا اور قتل کر دیا پھر دنیا پچاس ہزار برس
تک برباد پڑی رہی۔ اس کے بعد پھر میں نے از سرِ نو بسایا جو پھر پچاس برس
تک رہی۔ اب میں نے تمام دُنیا میں بانسوں کا جنگل پیدا کیا اور کچھوؤں
کو خلق کر کے اس پر مسلط کیا انھوں نے ان سب کو کھا لیا اور اس کی آبادی
خاک میں مل گئی اور دُنیا پھر پچاس ہزار برس آباد رہی۔ اس مرتبہ میں نے
۳۰ ہزار آدمی پیدا کیے اور ایک آدمی کو دوسرے سے ہزار برس کا فاصلہ
تھا پس ان سب کو میں نے اپنی قضا قدر سے فنا کر دیا پھر میں نے اس
دنیا میں لاکھ شہر سفید چاندی کے پیدا کیے اور ہر شہر میں ایک ایک لاکھ
گھر سونے کے بنائے اور ان کو ایسے رائی کے دانوں سے بھر دیا جو شہد
سے زیادہ لذیذ اور برف سے زیادہ سفید تھے پھر میں نے ایک اندھے پرند
کو پیدا کیا اور اس کی سال بھر کی غذا ایک دانہ رائی تھی۔ اس نے کھانا شروع
کیا۔ یہاں تک کہ وہ سب کھا گیا اور دنیا خراب ہو گئی اور پچاس ہزار برس
تک خراب پڑی رہی پھر میں نے اس کو آباد کیا اور ہزار برس تک آباد رہی
اس مرتبہ میں نے اپنی قدرت سے روز جمعہ وقت ظہر آدم کو پیدا کیا اور مٹی سے
سوائے اس کے کسی کو پیدا نہیں کیا اور میں نے اس کے صلب سے اپنے نبی محمدؐ کو خارج کیا۔

(۸۳) خوشنودی خدا کیلئے کسی سے محبت و بغض رکھنا

(سورۂ بقر) جو لوگ ایمان والے ہیں وہ خدا سے بڑی سخت محبت رکھتے ہیں۔

(سورۂ مائدہ) اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ۔
جو تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ انہی میں سمجھا جائیگا۔ خدا ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔

(سورۂ مجادلہ) تم اس قوم کو جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان لائے ہیں ہرگز
ان لوگوں کا دوست نہ پاؤ گے جو خدا اور رسُول کے مخالف ہیں اگرچہ ان کے آباو
ابنا آپس میں رشتہ دار اور بھائی بھائی ہوں۔

(۱۰۷) فرمایا جناب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ عرش کے گرد
کچھ نور کے منبر ہوں گے جن کے اوپر ایسی قوم ہو گی جن کے لباس اور چہرے
نورانی ہوں گے اگرچہ وہ انبیاء میں سے نہ ہوں گے مگر وہ انبیاء اور شہیدان
پر غبط کرتے ہوں گے۔ لوگوں نے کہا یا رسُول اللہ بتائیے وہ کون ہوں گے۔
فرمایا اللہ کی مرضی کے لئے باہم محبت کرنے والے۔ رضائے الٰہی کے لیے ایک
دوسرے کی زیارت کرنے والے ہوں گے ایک بار خدا نے حضرت موسیٰؑ سے پوچھا
اے موسیٰؑ تم نے کبھی کوئی کام میرے لئے بھی کیا ہے۔ عرض کی خدایا میں نے تیرے
لئے نماز پڑھی۔ روزہ رکھا صدقہ دیا۔ تیرا ذکر کیا۔ ندا آئی اے موسیٰؑ تمہاری
نماز دلیل عبدیت تھی۔ روزے گناہوں کی سپر تھے۔ صدقہ ظل رحمت تھا۔
ذکر نور تھا۔ پس تم نے ان میں سے میرے لئے کیا کیا؟ موسیٰؑ نے عرض کی
خداوندا اب تو ہی بتا دے کہ وہ کونسا عمل ہے جو خاص طور پر تیرے لئے
ہے فرمایا اے موسیٰؑ کبھی تم نے کسی دوست کو فقط میری وجہ سے دوست
رکھا ہے یا کسی دشمن کو میری وجہ سے دشمن رکھا ہے پس موسیٰؑ نے اس

وقت جانا کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ وقیع عمل اس کی خوشنودی کے خیال سے کسی کے ساتھ محبّت اور بغض کرنا ہے۔

(۷۱۱) فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر دو بندے خوشنودی خدا کے لئے آپس میں محبّت رکھتے ہوں ایک ان کا مشرق میں ہو دوسرا مغرب میں تو روز قیامت خدا ان کو جمع کر دے گا۔

(۷۱۲) فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے افضل ایمان راہ خدا میں محبّت و بغض کرنا ہے۔

(۷۱۳) فرمایا حضرت نے محبّت کی علامت ذکر خدا کا دوست رکھنا ہے اور بغض خدا کی علامت ذکر خدا سے بغض رکھنا ہے۔

(۷۱۴) انس سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے فی سبیل اللہ محبت کرنا اور بغض رکھنا فریضہ ہے۔

توضیح۔ مطلب ان احادیث کا یہ ہے کہ انسان اپنے ذاتی معاملات کی بنا پر کسی سے محبّت یا بغض نہ رکھے بلکہ اس بارہ میں خوشنودیٔ الٰہی کا خیال رکھتے ہوئے عمل کرے یعنی اس کی محبّت یا بغض خالصاً لوجہ اللہ ہونا چاہیئے پس جو لوگ اعمال صالح بجالائے ہوں احکام خدا اور رسول پر عمل کرنے والے ہوں۔ دیندار اور نیکوکار ہوں ان سے محبّت رکھے اور جو لوگ مرضی الٰہی کے خلاف کام کرنے والے اور دین سے منہ پھیرنے والے ہوں ان سے بغض رکھے چاہے ان سے کیسے ہی قریب تعلقات ہوں۔

(۸۴) حال مومن

خداوند عالم فرماتا ہے البتہ مبتلا کریں گے ہم تم کو کچھ خوف میں

بھوک میں، مالوں جانوں اور اولاد کی کمی میں۔

(۷۱۵) فرمایا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنّت ہے۔

(۷۱۶) فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے خدا نے اپنے دوست کو مصائب کا آماجگاہ بنایا ہے۔

(۷۱۷) فرمایا حضرت نے مومن تین حالتوں سے خالی نہیں رہتا بلکہ اکثر یہ تینوں اس پر جمع ہوتی ہیں یا تو اس کے ارکان منزل میں سے کوئی اذیت دے گا یا اس کو طلب حوائج میں کوئی دوسرا ستائے گا یا شیطان اس کو اذیت دیگا۔ اگرچہ وہ پہاڑ کی چوٹی پر کیوں نہ ہو۔

(۷۱۸) فرمایا حضرت نے اگرچہ کوئی مومن سمندر کے اندر کیوں نہ ہو۔ تب بھی خدا شیطان کو اس کے ستانے کی قدرت دے گا۔

(۷۱۹) فرمایا جناب رسولخدا نے اگر مومن سوراخ موش میں بھی گھس جائیگا تو خدا اس کے اذیت دینے والے کو وہاں اس پر قدرت دیگا۔

(۷۲۰) فرمایا حضرت نے جو کوئی مومن دنیا میں ہے اس کا اذیت دینے والا اس کے پڑوس میں ہے۔

(۷۲۱) فرمایا حضرت نے جب کبھی کوئی مومن یا نبی ہوا ہے یا اب ہے یا ہو گا اس کا ستانے والا اس کا رشتہ دار یا پڑوسی رہا ہے۔

(۷۲۲) فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام نے مومن چار خصلتوں سے جُدا نہیں ہوتا اول پڑوسی اس کو ستاتا ہے دوسرے شیطان اس کو بہکاتا ہے تیسرے منافق اس کے قدم بقدم چلتا ہے چوتھے مومن اس سے حسد کرتا ہے۔

(۲۲۳) فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے مومن خاص طور پر اپنے

اہلبیت کے لئے مصیبت اُٹھاتا ہے پس اگر اس کے اہلبیت نہ ہوں تو پھر سب سے زیادہ قریب والا ہمسایہ اور اس کے بعد اور دور والا۔

(۸۵) آئندہ زمانہ کی پیشین گوئیاں

(۲۴) فرمایا رسول اللہ نے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس میں لوگوں کے چہرے تو آدمیوں کے ہوں گے مگر دل شیطان کے سے وہ کاٹنے والی مکھیوں اور زنبوروں کی طرح لوگوں کا خون بہائیں گے وہ برائیاں کریں گے اور ان سے باز نہ آئیں گے اگر تم ان کا اتباع کرو تو تم کو شک میں ڈال دیں گے اور اگر ان سے بات کرو گے تو تم کو جھٹلائیں گے اگر ان سے چھپو گے تو تمہاری غیبت کریں گے۔ سنتِ نبوی ان کے لئے بدعت ہو گی اور بدعت سنت قرار پائے گی حلیم ان میں غادر ہو گا اور غادر ان کے درمیان حلیم ہو گا۔ مومن ان میں مستضعف ہو گا اور فاسق ان میں صاحب بزرگی ہو گا۔ ان کے لڑکے شوخ ہوں گے اور ان کی عورتیں چالاک۔ ان کے بوڑھے لوگ نہ امر بالمعروف کریں گے نہ نہی عن المنکر۔ ان سے التجا کرنا رسوائی ہو گی اور ان سے عذر کرنا ذلت ہو گی اور ان سے کسی ایسی چیز کا مانگنا جو ان کے قبضے میں ہو فقر ہو گا پس ایسے زمانے میں خدا ان کو بارش سے محروم کر دیگا اور ان میں سے بدتر لوگوں کو ان پر مسلط فرمائیگا جو ان کو سخت عذاب میں مبتلا کریں گے۔ ان کے لڑکے اور لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیں گے۔ ان میں سے نیک رفع عذاب کے لئے دعا کریں گے مگر ان کی دعا قبول نہ ہو گی۔

(۲۵) فرمایا رسول اللہ نے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لوگوں

کے بطون (پیٹ) ان کے خدا ہوں گے عورتیں ان کی قبلہ ہوں گی۔ دین ان کا دینار قرار پائیں گے۔ اور متاع دنیا ان کا شرف ہو گا۔ ایمان کا صرف نام رہ جائیگا اور اسلام کی صرف صورت۔ قرآن پڑھیں گے مگر سمجھیں گے نہیں۔ مسجدیں ان کی آباد ہوں گی مگر قلوب ہدایت سے خالی ہوں گے۔ ان کے علماء دنیا کے بدترین لوگوں میں سے ہوں گے۔ اس وقت میں خدا ان کو چار مصیبتوں میں مبتلا کریگا۔ جور سلطان قحط زماں۔ ظلم احباب اور جور حکام۔ صحابہ نے یہ سُن کر تعجب کیا اور کہا یا رسول اللہ کیا یہ لوگ بتوں کے پوجنے والے ہوں گے فرمایا ہاں درہم ان کے لئے مثل ایک بت کے ہو گا۔

(۲۶) فرمایا آنحضرت نے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ میری امت کے لوگ مسجدوں میں حلقے بنا کر بیٹھیں گے اور اذکار دنیا اور حب دنیا کریں گے تم ان سے مجالست نہ کرنا اس لئے کہ ان کی حاجت خدا کی طرف نہ ہو گی۔

(۲۷) فرمایا آنحضرت نے ایک زمانہ میری امت پر ایسا آنیوالا ہے کہ لوگ علماء سے اس طرح بھاگیں گے جس طرح بکری بھیڑیئے سے بھاگتی ہے۔ خدا ان کو تین بلاؤں میں مبتلا کرے گا۔ اوّل ان کے مال سے برکت اُٹھا لے گا۔ دوسرے ان پر سلطان ظالم کو مسلط کریگا۔ تیسرے ان کو دنیا سے بلا ایمان اُٹھائیگا۔

(۲۸) فرمایا آنحضرت نے کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس میں اپنے دین پر صبر کرنے والے لوگ ایسے مضطر ہوں گے جیسے چنگاری ہاتھ میں رکھنے والے۔

(۲۹) فرمایا حضرت نے کہ ایک زمانہ میری امت میں ایسا آنے والا ہے۔ کہ میری امت کے امراء ظالم ہوں گے اور رعایا مطامع اور عام لوگ مکار ان کے تجار سود کھانے والے ہوں گے اور ان کی عورتیں دنیا کی زینت سے تعلق رکھیں گی اور ان کے لڑکے تزویج کی طرف مائل ہوں گے اس وقت میری امت کی

بیحد کساد بازاری ہو گی۔ ان کی موتیں صراط مستقیم نہ ہوں گی اور وہ اپنی قبروں میں خیر سے مایوس ہوں گے اور ان کی اعانت کی جائے گی پس ایسے زمانے میں لوگوں کا بھاگ جانا بہ نسبت قیام زیادہ بہتر ہوگا

(۳۰) فرمایا حضرت نے ایک زمانہ میری اُمت پر ایسا آنیوالا ہے کہ علماء کی شناخت نہ ہوگی مگر عمدہ لباس سے اور قرآن کو لوگ نہ پہنچائیں گے مگر اچھی آواز سے اور خدا کی عبادت نہ کریں گے مگر ماہِ رمضان میں ایسے لوگوں پر خدا ایسے بادشاہ کو مسلط کریگا جس کے پاس نہ علم ہوگا نہ علم نہ رحم۔

(۸۶) مواعظ

خداوند عالم فرماتا ہے ذکر خدا مومنوں کو نفع دینے والا ہے۔

(۳۱) فرمایا حضرتؐ نے تم کو نصیحت کے لئے ذکر موت کافی ہے اور فکر کے لئے ذکر آخرت۔ عبادت کے لئے ورع استغفار کے لئے ترک ذنوب دُعا کے لئے نصیحت۔ پس جس میں یہ خصلتیں ہوں گی تو ان میں سے ایک بھی سب سے پہلے زمرۂ انبیاء کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کو کافی ہے۔

(۳۲) حضرت علیؑ ابن الحسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان کے پاس آکر کہا کہ میں گنہگار ہوں اور اب معصیت پر صبر نہیں کر سکتا پس اب مجھے وعظ فرمایئے۔

فرمایا پانچ چیزوں کو کر پھر جو گناہ چاہے کئے جا۔ اوّل رزق خدا کو مت کھا پھر جو گناہ چاہے کر۔ دوسرے ایسی جگہ تلاش کر جہاں خدا تجھ کو نہ دیکھ سکے پھر جو گناہ چاہے کر۔ تیسرے جب ملک الموت تیری قبض روح کو آئے تو اپنے سے دفع کر پھر جو گناہ چاہے کر۔ چوتھے جب دوزخ میں ڈالنا

چاہے تو اس میں داخل نہ ہو پھر جو گناہ چاہے کر۔

(۳۳) فرمایا جناب رسُول خدا نے بڑی غفلتیں تین ہیں۔ غفلت نہ کر خدا سے غفلت صبح کی نماز سے طلوع شمس تک۔ غفلت دینی معاملات میں وقت مرگ تک

(۳۴) فرمایا جناب امیرالمومنین علیہ السّلام نے کہ میں تعجب کرتا ہوں اس بخیل سے کہ جس فقر سے وہ بھاگتا ہے وہ اس کی طرف جلدی آرہا ہے اور اس کے تمول کو ہٹانے والا ہے جس کو اس نے طلب کیا ہے پس وہ دنیا میں تو فقیروں کی طرح زندگی بسر کرتا ہے اور آخرت میں اغنیاء کا سا حساب دیتا ہے اور مجھے تعجب ہے اس متکبر سے جو کل ایک نطفہ تھا اور کل کو ایک مُردہ ہوگا اور مجھے تعجب ہے اس سے جو خدا میں شک کرتا ہے اور مخلوق خدا کو دیکھتا ہے اور تعجب کرتا ہوں اس شخص پر جو موت کو بھولا ہوا ہے حالانکہ لوگوں کو مرتے دیکھتا ہے اور تعجب کرتا ہوں اس سے جو آخرت کا انکار کرتا ہے حالانکہ دنیا کو دیکھتا ہے اور تعجب کرتا ہوں اس سے جو دار فنا کا آباد کرنے والا ہے اور دار البقا کو ترک کرنے والا ہے اور تعجب کرتا ہوں اس سے جو درد کے خوف سے کھانے کے قریب نہیں جاتا اور دوزخ کے خوف سے گناہوں سے نہیں بچتا۔

(۳۵) فرمایا امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ کسی شہر کی دیوار کے نیچے سے ایک تختی پائی گئی جس پر لکھا تھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ مجھے تعجب ہے اس پر جو موت کا یقین رکھتے ہوئے بھی خوش ہوتا ہے اور تعجب ہے اس شخص پر جو دوزخ کا یقین رکھتے ہوئے بھی ہنستا ہے اور تعجب ہے اس شخص پر کہ قضا و قدر پر یقین رکھتے ہوئے بھی محزون ہوتا ہے اور تعجب ہے اس پر جو دُنیا کو آزمانے اور اس کے انقلاب کے دیکھنے کے بعد بھی اس پر اطمینان کرتا ہے۔

اور تعجب ہے اس پر جو حساب کا یقین رکھتے ہوئے بھی گناہ کرتا ہے۔

(۷۳۶) فرمایا حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام نے کوئی صبح ایسی نہیں ہوتی جن میں اُمت کے اعمال نہ پیش کئے جاتے ہوں۔

(۸۷) دُعا

(سورہ بقرہ) جب میرا بندہ مجھ سے کوئی شے طلب کرتا ہے بس میں اس کے قریب ہوتا ہوں اور دُعا کرنے والے کی دُعا کو جب وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں۔

(سورہ مومن) تم مجھے پکارو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا جو لوگ میری عبادت سے تکبر کریں گے ہیں ان کو عنقریب جہنم میں ذلت کے ساتھ ڈالدونگا۔

(۷۳۷) فرمایا رسُول اللہ نے دُعا مومن کا ہتھیار ہے خدا ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو دُعائیں الحاح سے کرنے والے ہیں۔

(۷۳۸) فرمایا حضرت نے دُعا سے زیادہ کوئی شے خدا کے نزدیک بزرگ نہیں۔

(۷۳۹) فرمایا حضرت علی علیہ السّلام نے خدا کے نزدیک دُنیا کی سب چیزوں میں دُعا زیادہ محبوب ہے اور بہترین عبادتوں میں عفاف (پاکدامنی ہے)

پھر حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی مایعبؤبکم ربی لولا دعاءکم یعنی اگر تم دعا نہ کرو تو میرے معبود کو اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ پھر حضرت نے یہ دعا پڑھی

اللّٰھمّ اجعل خیراً اعمارنا ذخیراً عمالنا خواتمه وخیراً ایامنا یوم تلقاك فیه

حضرت بعد فریضہ ظہر اپنی ڈاڑھی ہاتھ میں لے کر اور اپنا بایاں ہاتھ اُٹھا کر یہ دُعا پڑھتے تھے یارب محمد وآل محمد صل علی محمد وآل محمد وعجل فرج محمد وآل محمد واعتق رقبتی من النار۔

جناب رسولخدا یہ فرمایا کرتے تھے انی اعوذ بك من سوء القضاء

وسوء القدر وسوء النظر فی الاھل والمال والاولاد اور پھر یہ بھی حضرت کی دعا تھی اللّٰھم انی اعوذ بك من غنا یطغینی وفقر یعمینی وھوی یرذینی وعمل یخزینی وجار یوذینی۔

اور یہ بھی فرماتے تھے اللّٰھم اجعلنا مشغولین بامرك امنین بوعدك لیسین من خلقك آلمین بك متوحشین من غیرك راضین بقضاءك صابرین علی بلاءك شاکرین علی نعماءك متلذذین بذکرك فرحین بکتابك مناجین ایاك اناء اللیل واطراف النهار مستعدین للموت مشتاقین الی القائه متبغضین للدنیا راغبین للآخرة واتنا علی رسلك ولا تخزنا یوم القیامة انك لا تخلف المیعاد۔

حضرت ابوذر یہ دعا کرتے تھے۔ اللّٰھم انی اسئلك الایمان بك والتصدیق بنبیك والعافیة من جمیع البلایا والشکر والعافیة والغنی عن اشرار الناس۔

فرمایا حضرت علی علیہ السّلام نے نزول بلا سے پہلے دعا کرو۔

(۸۷) اوقات دُعا

(۷۴۱) فرمایا حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام نے کہ پانچ وقتوں میں باب ہائے آسمان وا ہوتے ہیں۔ بارش کے وقت، اذان کے وقت، زحف کے وقت قرارت قرآن کے وقت زوال کے وقت، طلوع شمس کے وقت۔

(۷۴۲) فرمایا حضرت نے تین وقتوں میں انسان کو اپنی حاجت خدا سے بیان کرنی چاہئے۔ روز جمعہ۔ وقت زوال۔ ہواؤں کے چلتے

وقت آسمان کے دروازے وا ہو جاتے ہیں اور رحمت خدا نازل ہوتی ہے
یا رات کی آخری ساعت میں طلوع صبح کے قریب دُعا کرنی چاہیئے۔
(۴۴۳) فرمایا حضرت رسُولِ خدا نے اے میرے خدا رحمت نازل کر
میری اُمت پر صبح کے وقت اور حضرت جب بیت الشرف سے برآمد
ہوتے تھے تو یہ آیۂ اِنَّ فی خلق السمٰوٰت والارض الخ آیت الکرسی
سورہ اِنَّا اَنزلنا اور سورہ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔ کیونکہ ان
سورتوں کے پڑھنے سے دُنیا و آخرت کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔
(۴۴۴) اور صحیفۃ الرضا میں حضرت علی علیہ السّلام یہ خبر ہے کہ جب
تم کو کوئی حاجت پیش آئے تو چاہیئے کہ اس کی فکر میں روز پنجشنبہ وقت
صبح نکلو اور گھر سے نکلتے وقت ان سورتوں کو پڑھو جو اوپر مذکور ہوئیں۔

(۸۸) تاخیر اجابت دُعا

(۴۴۵) فرمایا جناب رسُول خدا نے جو کوئی بندہ مسلمان خدا سے دُعا
کرتا ہے خدا اس کی دُعا قبول کرتا ہے پس یا تو وہ خواہش دنیا ہی میں پوری
کرتا ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ کرتا ہے یا اس کے گناہوں کا کفارہ
بنا دیتا ہے۔
(۴۴۶) امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ بسا اوقات
بندوں کی دعاؤں کے قبول ہونے میں اس وجہ سے بھی تاخیر ہوتی ہے
کہ دعا کرنے والوں کو اور زیادہ بڑا اجر ملے اور خدا اس کی اُمید سے زیادہ
بخشش کرے۔
(۴۴۷) ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسُولِ خدا نے

جو بندۂ مومن خدا سے دعا کرتا ہے بشرطیکہ اس کا تعلق قطع رحم یا کسی
گناہ سے نہ ہو تو تین صورتیں واقع ہوتی ہیں یا اس کی دُعا قبول ہو جاتی
ہے یا آخرت کیلئے ذخیرہ ہوتی ہے یا اس سے کسی بُرائی کو دُور کر دیا جاتا ہے جو
اس کی دعا کے برابر ہو۔
(۴۴۸) حضرت ابو عبداللہ نے فرمایا جب کوئی خدا سے دُعا کرتا ہے
تو خدا فرماتا ہے اس کی رفع حاجت میں تاخیر کرو تاکہ اس کو دُعا کرنے کا
شوق اور زیادہ ہو۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو خداوند عالم فرمائیگا
کہ اے میرے بندے تو نے مجھ سے ایسی ایسی دُعا کی تھی پس میں نے
تیرا ثواب زیادہ کرنے کے لئے اس کے قبول کرنے میں تاخیر کی کیونکہ میں تیری
آواز کو سُننا محبوب رکھتا ہوں اور جب کوئی ایسا بندہ دُعا کرتا ہے
جس سے خدا کو محبت نہیں ہوتی کہتا ہے اے جبرئیل اس کی دُعا کو جلدی
پورا کر دے کیونکہ میں اس کی آواز کو سُننا نہیں چاہتا۔
توضیح۔ (مترجم) عدم استجابت دُعا کے چند سبب ہیں اوّل شرائط
دعا سے عدم واقفیت۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے کہا
کہ دو آئتیں قرآن میں ایسی ہیں کہ ان کا اثر مجھ پر ظاہر نہیں ہوتا۔ فرمایا
وہ کیا ہیں کہا اوّل اُدعُونی اَستَجِب لَکُم مجھ سے دُعا کرو میں تمہاری
دُعا قبول کروں گا۔ فرمایا کیا تیرا یہ خیال ہے کہ خدا خلاف وعدہ کرتا ہے۔
عرض کیا نہیں فرمایا پس جاننا چاہیئے کہ جو خدا کی اطاعت و فرمانبرداری
کرتا ہے اور طریق دُعا کو ملحوظ رکھ کر دُعا کرتا ہے اس کی دُعا قبول ہوتی
ہے۔ اس نے پوچھا طریق دُعا کیا ہے فرمایا وقت دُعا خدا کی حمد کر
پھر اس کی نعمتوں کو یاد کر پھر اس کا شکر ادا کر بعد اس کے محمدؐ و آل محمدؐ

پر درود بھیج پھر اپنے گناہوں کو یاد کر کے طلب مغفرت کر اس کے بعد اپنا مقصد بیان کر۔

پھر فرمایا دوسری آیت کونسی ہے عرض کی وما تنفق من شئ فہو یخلفہ (جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اس کا بدلہ پاتے ہو) میں نے خرچ کر کے کبھی بدلہ نہیں پایا۔ حضرت نے فرمایا پس جاننا چاہیئے کہ جو کوئی آدمی وجہ حلالی سے مال بہم پہنچاتا ہے اور اس کو راہ خدا میں صرف کرتا ہے۔ البتہ حق تعالیٰ اس کا عوض دے دیتا ہے۔

دوسرا سبب عدم استجابت دعا کا یہ ہے کہ جو مطلب کوئی بندہ خدا سے چاہتا ہے وہ علم الہٰی میں اس بندے کے لئے فساد کا سبب ہوتا ہے چونکہ بندہ عدم علم کی وجہ سے انجام امور کو بخیر و خوبی نہیں سمجھتا اس لئے خدا سے دعا کرتا ہے پس حکیم مطلق اپنے علم و حکمت کے اقتضاء سے اس کی حاجت کو پورا نہیں کرتا جیسا کہ مضمون آیت سے ظاہر ہوتا ہے عسیٰ ان تکرھوا شیأً وھو خیر لکم واللّٰہ یعلم وانتم لا تعلمون۔

بندہ کا حال اس بارے میں مثل اُس بیمار کے ہے جو عقل و علم سے بہرہ نہ رکھتا ہو اور ایک حاذق حکیم کی طرف رجوع کر کے اس سے لذیذ غذائیں کھانے کی التجا کرے اور حکیم اس کی حالت پر نظر کر کے اجازت نہ دے۔

تیسرا سبب تاخیر استجابت دعا کا زیادتی صلاح و پرہیز گاری ہے یعنی جب خدا اپنے کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو چاہتا ہے کہ اس کی مناجات کو سنتا رہے جیسا کہ حدیث سابقہ میں گزرا۔

منقول ہے کہ تین شخصوں کی دعا قبول نہیں ہوتی اوّل وہ کہ خدا نے اسے روزی عطا فرمائی ہو اور وہ اسے غیر راہ میں صرف کرے دوسرے

جو اپنی عورت پر ظلم کرے اور وہ اس کے لئے بد دعا کرے تیسرے بغیر کسی کوشش کے خدا سے طلب رزق کرے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک بات دعا کرتے وقت مقتضائے حکمت کے خلاف ہوتی ہے اور بعد دعا کے موافق مصلحت ہو جاتی ہے کیونکہ خداوند عالم کی مصلحتیں باعتبار اوقات و زمانہ کی تبدیلیوں اور تفاوت حالات اشخاص کے تبدیل ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض آیات بعض کی ناسخ ہیں اور بعض شریعتیں بعض کی۔

دفع اشکال ۔ کیا وجہ ہے کہ افسون، طلسمات و نقوش وغیرہ بہ نسبت ادعیہ ماثورہ کے زیادہ اثر کرنے والے ہیں جاننا چاہیئے کہ دنیا عالم اسباب ہے یعنی خداوند عالم نے اپنی حکمت و مصلحت کے اقتضا سے بعض چیزوں کو بعض کا سبب قرار دیا ہے پس جب کوئی سبب وجہ مخصوص کے ساتھ پایا جاتا ہے تو اس کا اثر صادر ہوتا ہے خواہ وہ مشروع ہو یا نامشروع مثلاً مقاربت مرد کی عورت کے ساتھ بعدم مانع باعث تولد طفل ہے خواہ یہ مقاربت بہ زوجہ نامشروع اسی طرح سرقہ اخذ مال کا سبب ہے اور شمشیر قطع کا پس خداوند عالم نے حالات بندگان پر نظر کر کے حکم دیا کہ ایک خاص وجہ پر اس جہان فانی میں تصرف کریں اور حد شرع سے تجاوز نہ کریں خواہ وہ موافق دلی تمنا کے اس کا فائدہ حاصل ہو یا نہ ہو۔ یہ ممکن ہے کہ افسون کسی امر کے حصول کا سبب ہو جائے جیسا کہ ربا یا سرقہ سبب حصول مال کا اور زنا حصول طفل کا ہو سکتا ہے مگر چونکہ خلافِ شرع حکم ہے لہٰذا کوئی عقلمند نفع دینوی کی وجہ سے خسران ابدی اور عقاب سرمدی کو اختیار نہیں کر سکتا۔ بغرض توضیح ہم کہتے ہیں کہ دنیا بمنزلہ ایک باغ ہے جو فواکہ و اشجار وغیرہ سے پُر ہے اور اس باغ کے

مالک نے اپنے غلاموں سے کہدیا ہے کہ جب تم کو اس باغ کے میووں کی
ضرورت ہو تو مجھ سے عرض کرو۔ اگر مصلحت جانوں گا تو تمہاری
ضرورت پوری کر دوں گا۔ اگر کوئی مفسدہ ہوگا تو پورا نہ کروں گا
لیکن عیوض میں اس کے دوچند انعام دوں گا لیکن اگر بدون میری اجازت
کے منتفع ہو گئے تو بالفعل کچھ مدت کے لئے تم سے اس بارے میں مواخذہ
نہ کروں گا البتہ اس مدت کے گزر جانے کے بعد طرح طرح کے عذابوں میں
مبتلا کروں گا پس سوائے ان لوگوں پر جو اپنے آقا کے حکم کے خلاف کریں
اور اس باغ سے ناجائز طور پر فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور کوئی
خلاف نہ کرے گا۔

(۸۹) انگشتری عقیق

(۵۰) ابن عباس سے مروی ہے کہ جبرئیل امین رسول اللہ پر نازل
ہوئے اور کہا اے محمد خداوند عالم نے بعد سلام فرمایا ہے کہ اپنے داہنے
ہاتھ میں عقیق کے نگین کی انگشتری پہنو اور اپنے ابن عم سے کہو کہ وہ بھی ایسی
ہی انگشتری پہنیں علی علیہ السلام نے پوچھا کہ یا رسول اللہ عقیق کیا ہے
فرمایا وہ یمن کا ایک پہاڑ ہے جس نے وحدانیت خدا اور میری نبوت اور تمہاری
اولاد کی امامت اور تمہارے شیعوں کے جنتی اور دشمنوں کے دوزخی ہونے
کا اقرار کیا ہے۔

(۵۱) فرمایا رسول اللہ نے عقیق کی انگوٹھی پہنو جب تک وہ ہاتھ
میں رہے گی فقر کو دور کرے گی اور داہنا ہاتھ زینت کے لئے زیادہ سزاوار ہے

(۵۲) فرمایا رسول اللہ نے عقیق کی انگوٹھی پہنو جب تک وہ ہاتھ

میں رہے گی کثرت غم سے نجات ملے گی۔

(۵۳) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو شخص مال واولاد
اور رزق میں زیادتی چاہتا ہے اس کو انگوٹھی پہننی چاہیے جس پر ماشاء اللہ
لاحول ولا قوۃ الا باللہ کندہ ہو۔

(۵۴) امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں نے ایک رات کو
حضرت عیسیٰ ع ابن مریم کو خواب میں دیکھا اور کہا اے روح اللہ میں انگشتری
پر نقش کرانا چاہتا ہوں پس کیا نقش کندہ کراؤں۔ کہا لا الٰہ الا اللہ الملک
الحق المبین کہ یہ غم دور کرتا ہے اور مروی ہے کہ عقیق کی انگوٹھی پہن
کر دو رکعت نماز پڑھنا افضل ہے ہزار ایسی رکعتوں سے جو بغیر ایسی انگوٹھی
پہنے ادا کی ہوں۔

(۵۵) حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا جو آدمی عقیق کی انگوٹھی پہنے
گا وہ محتاج نہ ہوگا۔

(۵۶) بیان کیا عبد الرحمٰن نے ایک روز حاکم شہر آل ابو طالب
کی طرف بمقصد سزا دینے کے روانہ ہوا اتفاقاً وہ حضرت عبد اللہ کی طرف
سے گزرا۔ آپ نے فرمایا۔ اس کے پیچھے عقیق کی انگوٹھی پہن کر جاؤ میں نے
ایسا ہی کیا پس اس سے کوئی امر مکروہ سرزد نہ ہوا۔

(۵۷) حضرت ابو جعفر ع سے مروی ہے کہ ایک شخص مجلود (جس کے
کوڑے لگائے گئے تھے) حضرت کی طرف سے گزرا۔ آپ نے فرمایا اس
کے پاس عقیق کی انگوٹھی ہوتی تو یہ سزا نہ پاتا۔

(۵۸) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے عقیق حرز ہے سفر میں

(۵۹) فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے عقیق کی انگوٹھی پہنو

تمہارے لئے باعثِ برکت ہوگی اور تم بلا سے امن میں رہو گے۔ فرمایا حضرت نے کہ ایک شخص نے رسُول اللہ سے شکایت کی کہ لوگوں نے اُسے راستے میں لوٹ لیا فرمایا اگر تم عقیق کی انگوٹھی پہنے ہوتے تو وہ ہر بُرائی سے تم کو بچاتی۔

(۷۶۰) فرمایا حضرت ابو جعفرؑ نے عقیق کی انگوٹھی پہنو جب تک وہ تمہارے ہاتھ میں رہے گی نیکیاں تمہاری طرف آنے کا انتظار کریں گی اور خدا کی طرف سے حفاظت ہوگی۔

(۷۶۱) حضرت ابو جعفر علیہ السّلام نے فرمایا جو شخص اپنی انگشتری کا نگین عقیق کا رکھتا ہو اور اس پر محمدؐ نبیؐ و علیؑ ولی کندہ کرائے وہ بُری موت سے محفوظ رہے گا اور فطری موت مرے گا۔

(۷۶۲) فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السّلام نے کوئی ہاتھ خدا کی طرف اس ہاتھ سے زیادہ محبوب نہیں اُٹھایا گیا جس میں عقیق کی انگشتری ہو۔

(۷۶۳) فرمایا حضرت امام رضا علیہ السّلام نے جس نے عقیق پہن کر تیر قرعہ مارا اس کو اچھا حصّہ ملا۔

(۷۶۴) فرمایا جناب امام حسن علیہ السّلام نے کہ جب موسیٰ علیہ السّلام نے طور سینا پر خدا سے کلام کیا اور نور رب زمین پر پڑا تو خدا نے اس سے عقیق کو خلق فرمایا اور یہ قسم کھائی کہ جس کے ہاتھ میں عقیق ہو گا اس کو عذاب نار نہ دوں گا اگر وہ علیؑ کو دوست رکھتا ہو گا۔

(۷۶۵) حضرت ابو عبداللہ علیہ السّلام نے فرمایا کہ مومن کو چاہیئے کہ پانچ قسم کی انگشتریاں پہنے اوّل یاقوت کی وہ افخر خواتیم یعنی سب انگشتریوں سے بہتر ہے۔ دوسرے عقیق کی کہ وہ خدا اور ہمارے نزدیک

زیادہ پسندیدہ ہے تیسرے فیروزہ کی وہ باعث تفریح مومنین و مومنات ہے اور بصر کو قوی کرنے والا اور سینہ کو کھولنے والا اور دل میں زیادہ قوت دینے والا ہے چوتھے جدید چین کی اہل شر کے شر کو دور کرنے والی ہے اور سرکش جنوں کو دفع کرنے والی ہے پانچویں سفید زکورہ (ایک قسم کا پتھر ہے جو چنگاری کی طرح چمکنے والا ہے) کسی نے پوچھا یا مولا اس کا کیا مرتبہ ہے فرمایا جو اس کو پہن کر اس کی طرف دیکھے گا خداوند عالم ہر نظر میں نبیین و صالحین کی زیارت کا اجر عطا فرمائے گا اگر ہمارے شیعوں پر خدا کی رحمت نہ ہوتی تو اس کا نگینہ کسی قیمت پر ڈھونڈے نہ ملتا مگر خدا نے اس کو اتنا سستا کر دیا کہ غنی اور فقیر سب پہنیں۔

(۷۶۶) فرمایا حضرت عبداللہ نے جس کے ہاتھ میں فیروزہ کی انگوٹھی ہو گی وہ محتاج نہ ہو گا۔

(۷۶۷) علی ابن مہریار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت موسیٰؑ ابن جعفرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی جس کے فیروزہ کی نگین پر اللہ الملک نقش تھا۔ میں اس کی طرف غور سے دیکھنے لگا فرمایا کیا تم ایسے پتھر کو دیکھتے ہو جو جبرئیلؑ نے رسُول اللہ کو ہدیہ دیا تھا اور رسُول اللہ نے علیؑ کو بخش دیا تھا۔ شاید تم اس کا نام جانتے ہوں گے میں نے عرض کیا فیروزہ ہے۔ فرمایا ہاں یہ اس کا نام فارسی زبان میں ہے مگر عربی میں اس کو ظفر کہتے ہیں۔

(۷۶۸) حضرت امیر المومنین علیہ السّلام نے فرمایا جزع یمانی کی انگوٹھی پہنو وہ سرکش شیطانوں کے کلیجے کاٹنے والی ہے۔

(۷۶۹) فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السّلام نے یاقوت کی انگوٹھی

پہنو کہ وہ فقر کو دُور کرتی ہے۔

(۷۷۰) فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے کس قدر اچھا ہے نگینہ بلور کا۔

(۷۷۱) فرمایا حضرت نے جس نے اپنی انگوٹھی کے نگینہ پر ماشاء اللہ لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ وَاَستغفِرُ اللّٰہ کندہ کرایا وہ فقر سے امان میں رہا۔

(۹۰) ضیافت کی فضیلت

(۷۷۲) فرمایا جناب رسولخدا نے جب تک میری اُمت امانت کو دوست رکھے گی حرام سے بچے گی اور مہمانداری کرے گی۔ نمازوں کو قائم کرے گی خیر اس میں رہے گی اور جب ان امور کو ترک کردیگی تو قحط کی بلا میں مبتلا ہوگی۔

(۷۷۳) فرمایا رسول اللہ نے جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان لایا اس کو مہمان کا اکرام کرنا چاہیئے۔

ضیافت تین دن اور تین رات ہوتی ہے۔ اگر اس سے زیادہ ہو تو صدقہ ہے مگر ایک دن اور ایک رات سے زیادہ نہ ہو۔ جب کوئی کسی مسلم کا مہمان ہو تو اس کو کوئی ایسی حرکت نہ کرنی چاہیئے جس سے اس کا میزبان بددِل و بے آرام ہو اور دق ہو کر اسے نکال دے۔

(۷۷۴) فرمایا امیر المومنین علیہ السّلام نے جو آدمی مہمان کے قدم کی چاپ کو سُن کر خوش ہو گا خدا اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔ اگرچہ ما بین زمین و آسمان اُن سے پُر ہوں۔

(۷۷۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہمان جنت کا رہنما ہے۔

(۷۷۶) فرمایا رسولخدا نے جب خدا کسی قوم کو نیکی پہنچانے کا ارادہ کرتا ہے تو ان کی طرف ایک ہدیہ بھیجتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ ہدیہ کیا ہے فرمایا مہمان اپنا رزق لے کر اس کے یہاں نازل ہوتا ہے اور جب جاتا ہے تو اپنے میزبان کے تمام گھر والوں کے گناہ دور کرا دیتا ہے۔

(۷۷۷) فرمایا رسول اللہ نے ایک رات مہمان کرنا ہر مسلم پر واجب ہے صبح کو چاہیئے اسے رکھے یا رخصت کردے۔ جس گھر میں مہمان داخل نہیں ہوتا اس میں ملائکہ بھی داخل نہیں ہوتے۔

(۷۷۸) ایک شخص نے رسول اللہ سے پوچھا کہ آیا مال میں زکوٰۃ کے سوا اور بھی کچھ حق ہے۔ فرمایا ہاں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ جب کوئی بھوکا سوال کرے تو اسے کھانا کھلائے جب برہنہ کپڑا مانگے تو اسے لباس پہنائے اس نے کہا یہ ڈر رہتا ہے کہ وہ شاید جھوٹ بولتا ہو۔ فرمایا یہ بھی تو خوف خدا ہونا چاہیئے کہ وہ سچ بولتا ہو۔

(۹۱) بغیر حاجت سوال کرنا

(۷۷۹) فرمایا رسول اللہ نے جس کے پاس تین دن کا کھانا ہو اور وہ لوگوں سے سوال کرے تو خدا روز قیامت اسے اس طرح محشور کریگا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا۔

(۷۸۰) فرمایا رسول اللہ نے جو اپنے پر سوال کا دروازہ کھولے گا خدا اس پر ستّر دروازے فقر کو کھول دے گا۔

(۷۸۱) فرمایا رسول اللہ نے بے ضرورت سوال کرنا سخت فقری

اور پریشان کن قرض میں مبتلا کرتا ہے۔

(۷۸۲) فرمایا حضرت نے جو شخص سوال سے رُکا وہ گناہوں سے بچا۔

(۷۸۳) فرمایا حضرت نے جس نے باوجود تمول سوال کیا وہ دردِ سر یا دردِ بطن مبتلا ہوگا۔

(۹۲) حق سائل

(سورۂ سَئَلَ سائل) وہ لوگ ہیں جن کے اموال میں سائل و محروم کا حق ہے۔

(۷۸۴) فرمایا رسول اللہ نے کہ سائل کا حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر آئے۔

(۷۸۵) بمقتل آل رسول میں ہے کہ ایک اعرابی امام حسین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا ابن رسول اللہ میں ایک دیت کامل کا ضامن ہوں اور اس کے ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا لہذا میں نے اپنے دل میں یہ خیال کیا ہے کہ اکرم الناس سے سوال کروں گا پس میں نے اہلِ بیت سے زیادہ اکرم کسی کو نہیں پایا۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ اے اعرابی میں تجھ سے تین سوال کرتا ہوں اگر تو نے ان میں سے ایک کا جواب دیا تو تہائی مال دوں گا اور اگر دو کا جواب دیا تو دو تہائی اور اگر سب کا جواب دیا تو کُل مال عطا کروں گا۔ اعرابی نے کہا یا ابن رسول اللہ آپ جیسا شخص مجھ سے سوال کرے۔ آپ اہلبیتؑ علم و شرف سے ہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا میں نے رسول اللہ سے سُنا ہے کہ نیکی بقدر معرفت ہوتی ہے اعرابی نے کہا اچھا پھر آپ کا جو دل چاہے دریافت

فرمایئے اگر ہوسکا تو جواب دونگا ورنہ آپ سے دریافت کروں گا۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ امام علیہ السلام نے فرمایا بتاؤ کونسا عمل سب سے افضل ہے۔ عرض کیا ایمان۔ پوچھا مہلکہ سے نجات دینے والی کیا چیز ہے عرض کیا خدا پر بھروسہ کرنا۔ پوچھا مرد کی زینت کیا ہے اعرابی نے عرض کیا علم اور اس کے ساتھ حلم۔ فرمایا اگر یہ نہ ہو تو عرض کیا مال مع مروت ہونا چاہیئے۔ فرمایا اگر یہ بھی نہ ہو عرض کیا فقر مع صبر ہونا چاہیئے فرمایا اگر یہ بھی نہ ہو۔ عرض کیا پس صاعقہ آسمان سے نازل ہونا چاہیئے تاکہ اسے جلادے کیونکہ وہ اسی کا سزاوار ہے۔ یہ سُن کر حضرت ہنس پڑے اور ایک ہزار دینار کا صُرّہ اس کو عطا فرمایا اور اس کے علاوہ ایک انگشتری دی جس کے نگینہ کی قیمت دوسو درہم تھی اور فرمایا اے اعرابی یہ دینار تو اپنے قرض خواہوں کو دینا اور اس انگشتری کو اپنے نفقہ میں خرچ کرنا۔ اعرابی نے اس کو لے کر کہا اَللّٰہُ یَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ

(۷۸۶) ایک شخص حضرت امیرالمومنینؑ کے پاس آیا اور کہا میں آپ سے چار مسئلے دریافت کرتا ہوں۔ فرمایا دریافت کرو چار کیا چالیس سہی۔ اس نے کہا صعب کیا ہے اور اصعب کیا ہے؟ قریب کیا ہے اور اقرب کیا ہے؟ عجب کیا ہے اور اعجب کیا ہے؟ اور واجب کیا ہے؟ اور اوجب کیا ہے؟ فرمایا حضرت نے صعب فوت ثواب ہے قریب ہر آنے والی شے ہے اور اقرب موت ہے عجب دُنیا ہے اور اعجب اس سے ہماری غفلت ہے۔ واجب توبہ ہے اور ترک ذنوب اوجب ہے۔

(۷۸۷) ایک شخص امیرالمومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں سات سو فرسخ سے چل کر آیا ہوں تاکہ سات کلمات کے متعلق آپ سے۔

سوال کروں ۔ فرمایا جو دل چاہے دریافت کرو ۔ اس نے کہا کون شے آسمان
سے بڑھی ہے کون شے زمین سے وسیع ہے ۔ کون شے یتیم سے زیادہ کمزور ہے ۔
کون شے آگ سے زیادہ جلانے والی ہے ۔ کون شے زمہریر سے زیادہ سرد
ہے ۔ کون سے بحر سے زیادہ غنی ہے ۔ کون شے پتھر سے زیادہ سخت ہے ۔
حضرت نے فرمایا کسی شخص پر بہتان لگانا آسمان سے بھی زیادہ بڑا ہے
اور حق زمین سے زیادہ وسیع ہے اور چغلخوروں کی چغلی یتیم سے زیادہ
کمزور ہے اور حرص آگ سے زیادہ جلانے والی ہے اور بخیل کے سامنے
حاجت لے جانا زمہریر سے زیادہ سرد ہے اور بدن قانع بحر سے زیادہ غنی
ہے اور قلب کافر پتھر سے زیادہ سخت ہے ۔

(۸۸) ایک اعرابی نے امیرالمومنین علیہ السلام سے کہا یا علیؑ تین
بیماریوں میں مبتلا ہوں ۔ علتِ نفس ، علتِ فقر ، علتِ جہل ۔ فرمایا علتِ
نفس کو طبیب پر پیش کر اور علتِ جہل کو عالم کے سامنے اور علتِ فقر
کا علاج مرد کریم سے کر ۔ اعرابی نے کہا اے امیرالمومنین آپ کریم بھی
ہیں اور عالم بھی ہیں اور طبیب بھی ۔

حضرت نے حکم دیا کہ بیت المال سے اسے تین ہزار درہم دیدیئے جائیں
اور فرمایا کہ ایک ہزار علتِ نفس میں خرچ کر اور ایک ہزار علتِ جہل اور ایک ہزار
علتِ فقر پر ۔

(۹۳) ردِّ سائل

(سورہ وَالضُّحٰی) لیکن سائل کو جھڑکو مت ۔

(۸۹) فرمایا رسولؐ نے سائل کو بغیر دیئے لوٹاؤ مت اگرچہ بکری
کا جلا ہوا ایک کھر کیوں نہ ہو ۔

(۹۰) فرمایا حضرت نے سائل کو رد نہ کرو اور کچھ ضرور دو اگرچہ
نصف چھوارا ہی کیوں نہ ہو ۔

(۹۴) حق ہمسایہ

(۹۱) فرمایا رسول اللہ نے ہمسایہ کے تین حق ہیں حق جوار ۔
حق قرابت ۔ حق اسلام ۔ ایک روایت ہے کہ چالیس ہاتھ تک ہمسایہ
میں شمار ہے ۔

(۹۵) کسب حلال

فرمایا خداوند عالم نے پاک مال کھاؤ اور اعمال صالح بجالاؤ ۔

(۲۹۲) فرمایا رسول اللہ نے طلب حلال فرض ہے ہر مسلم اور مسلمہ پر ۔

(۲۹۳) فرمایا حضرت نے جو طلب حلال کرکے سویا اس کے گناہ
سونے سے پہلے بخش دیئے گئے ۔

(۹۴) فرمایا حضرت نے عبادت کے جز و ہیں ان میں اول طلب
حلال ہے ۔

(۹۵) فرمایا حضرت نے عبادت کے دس جز و ہیں ان میں سے نو طلب حلال
کے متعلق ہیں ۔

(۹۶) ابن عباس سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ کسی شخص کو دیکھ
کر متعجب ہوتے تو فرماتے کہ یہ کیا پیشہ کرتا ہے اگر لوگ کہتے کہ کچھ بھی نہیں
کرتا تو فرماتے اس کی وقعت میری نظر سے گر گئی لوگ پوچھتے کیوں ، فرماتے
اس لئے کہ جب کوئی مومن کسی پیشہ کو اختیار نہیں کرتا تو اس کی گزر قرض پر ہو جاتی ہے ۔

(۷۹۷) فرمایا حضرت نے جس نے اپنے زور بازو سے کما کر کھایا وہ پل صراط پر سے برق خاطف کی طرح گذر جائے گا۔

(۷۹۸) فرمایا حضرت نے جس نے اپنے زور بازو سے روزی حلال کمائی اس کے لئے جنت کے دروازے کھل گئے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

(۷۹۹) فرمایا حضرت نے جو اپنے بازو سے کما کر کھاتا ہے خدا اس کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور کبھی اس کو عذاب نہ دیگا۔

(۸۰۰) فرمایا حضرت نے اپنے بازو سے کما کر کھایا وہ روز قیامت انبیاءؑ میں شمار ہوگا اور انبیاءؑ کا ثواب پائیگا۔

(۸۰۱) فرمایا حضرت نے جس نے دنیا کو حلال طریقے سے کمایا اور کسی سے سوال نہ کیا اور اپنے ہمسایہ پر اظہار شفقت کیا تو روز قیامت خدا اس کا چہرہ مثل چودھویں رات کے چاند کے روشن کر دے گا۔

(۹۶) دیہات

(سورۃ الحج) بہت سے گاؤں والے ہم نے ہلاک کر دیئے کیونکہ وہ ظالم تھے اب گاؤں خالی پڑے ہوئے ہیں۔ ان کے کنوئیں بیکار ہیں اور مضبوط قصر گرے ہوئے ہیں۔

(۸۰۲) فرمایا رسول اللہ نے علی علیہ السلام سے یا علیؑ گاؤں میں مت رہو کیونکہ وہاں کے بوڑھے جاہل ہوتے ہیں اور جوان شریر اور عورتیں بے حیا۔ عالم ان کے درمیان ایسا ہوتا ہے جیسے کتوں کے درمیان مردار۔

(۸۰۳) فرمایا حضرت نے جو دین خدا میں تورع اختیار نہیں کرتا خدا اس کو تین حالتوں میں مبتلا کرتا ہے یا تو اس کو جوان مارتا ہے یا بادشاہ

کی خدمت میں رکھتا ہے یا دیہات میں ساکن کرتا ہے۔

(۸۰۴) فرمایا حضرت نے دو باتیں شہروں میں ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور دو باتیں دیہات میں ہر شہر میں علم اور ظلم اور دیہات میں جہل اور عداوت ہے لیکن کبھی ظلم دیہات میں چلا جاتا ہے اور عداوت شہر میں آجاتی ہے پس شہر میں علم و عداوت جمع ہو جاتی ہے اور دیہات میں جہالت و ظلم۔

(۸۰۵) فرمایا حضرت نے چھ آدمی چھ باتوں کی وجہ سے بے حساب جہنم میں داخل ہوں گے ۔ امراء ظلم کی وجہ سے۔ عرب تعصب کی بنا پر کسان کبر سے تجار خیانت سے ۔ دیہاتی جہالت سے علما حسد سے۔

(۹۷) اکرام و اولاد نبی صلعم

(۸۰۶) فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے میری ذریت کی اعانت اپنے ہاتھ پاؤں زبان اور مال سے کی وہ میری شفاعت کا حقدار ہوگا۔

(۸۰۷) فرمایا حضرت نے چار آدمی میری شفاعت روز قیامت حاصل کریں گے اگرچہ دنیا بھر کے گناہ ان کے سر پر ہوں اول میری ذریت کا اکرام کرنے والا۔ دوسرے ان کی حاجتوں کو پورا کرنے والا تیسرے وقت اضطرار ان کے لئے کوشش کرنے والا۔ چوتھے قلب اور زبان سے ان سے محبت کرنے والا۔

(۸۰۸) فرمایا حضرت نے میری اولاد کا اکرام کرو اور میرے احباب کو اچھا جانو۔

(۸۰۹) فرمایا حضرت نے میری اولاد صالح کا تعلق خدا سے ہے اور اولاد طالح (غیر صالح) کا مجھ سے۔

(۸۱۰) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اولاد علیؑ سے بہت

زیادہ خلط ملط نہ کرو ورنہ ان کی مخالفت سب کی دشمنی کا سبب ہوگی بلکہ
ان کے ساتھ دلی محبت کرو تاکہ بعد میں تمہاری محبت قائم رہے۔

توضیح۔ مطلب حدیث آخر کا یہ ہے کہ اگر ان سے زیادہ خلط
ملط رکھو گے تو ان کی عزت و عظمت تمہارے دلوں سے زائل ہو جائے
گی بلکہ کیا بعید ہے کہ رات دن کی ہم نشینی بغض و نزاع کیطرف منجر ہو جائے۔

(۹۸) فتنہ عظیمہ کی پیشگوئی

(۱۱۸) جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں حجۃ الوداع میں
رسول اللہ کے ساتھ تھا جب حضرتؐ مناسک حج سے فارغ ہوئے
اور خانہ کعبہ کے بیرونی دروازے پر آئے تو آپؐ نے اس کی زنجیر کو
پکڑ کر باواز بلند ندا دی "ایھا الناس" یہ سنتے ہی تمام اہلِ مسجد
اور اہلِ شوق جمع ہو گئے۔ حضرتؐ نے فرمایا میری بات سنو کہ آج میں
تم سے وہ بات کرنے والا ہوں جو میرے بعد ہونے والی ہے جو لوگ اس
وقت موجود ہیں ان کو چاہیے کہ غائبین تک اس کو پہنچا دیں۔ پھر حضرت
اس قدر روئے کہ آپکے رونے سے تمام مجمع رو پڑا۔ جب گریہ کم ہوا تو آپؐ نے
فرمایا ایھا الناس خدا تم پر رحم کرے۔ آج تمہاری مثال اس پتے کی سی
ہے جس کا کانٹا نہ ہو اور یہ حالت ۱۴۰ برس رہے گی۔ اس کے بعد کانٹے بغیر
پتوں کے ہوں گے یہاں تک کہ اس وقت کے بادشاہ ظالم ہوں گے اور غنی
بخیل عالم مال کی طرف راغب ہوں گے اور فقیر جھوٹے ہوں گے' بوڑھے
بدکار اور بچے کم حیا والے اور عورتیں خوبصورت و مغرور اس کے بعد
حضرتؐ پھر روئے پس سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا

یا رسول اللہؐ یہ تو فرمایئے ایسا کب ہو گا۔ فرمایا اے سلمان جب تمہارے علماء
کم ہو جائیں گے اور قرآر دنیا سے اٹھ جائیں گے۔ تم زکوٰۃ دینا بند کر دو گے۔
منکرات کو ظاہر کرو گے۔ تمہاری آوازیں مسجدوں میں بلند ہوں گی اور دنیا
کو اپنے سروں کے اوپر اٹھاؤ گے اور علم کو اپنے قدموں سے پامال کرو گے۔
جھوٹ تمہاری بات ہوگی۔ غیبت تمہاری تفریح ہوگی۔ تمہارے بڑے
چھوٹوں پر رحم نہ کریں گے۔ تمہارے چھوٹے بڑوں کی عزت نہ کریں گے۔
ایسے وقت میں تم پر لعنت نازل ہوگی اور خوف تمہارے درمیان پھیل
جائیگا۔ دین تمہارے درمیان محض باتیں ہی باتیں ہوگا جب یہ خصلتیں تم میں پیدا
ہو جائیں تو عذاب الٰہی کی توقع کرو۔ یا تو سرخ آندھی آئے گی یا لوگ مسخ
ہو جائیں یا آسمان سے پتھر برسیں گے اور اس کی تصدیق کلام خدا سے
ہوتی ہے قُل ھُوَ القادرُ علٰے ان یبعثَ علیکم عذاباً من
تحتِ ارجلکم۔

یہ سن کر صحابہ کی ایک جماعت کھڑی ہوئی عرض کیا یا رسول اللہ یہ
تو فرمایئے ایسا کب ہو گا فرمایا جب لوگ نمازیں تاخیر کریں گے خواہشوں
کا اتباع کریں گے۔ قہوہ پئیں گے۔ ماں باپ کو گالیاں دیں گے حرام
کو غنیمت سمجھیں گے زکوٰۃ کو تاوان جانیں گے۔ مرد اپنی عورتوں کی اطاعت
کریں گے۔ اپنے ہمسایوں پر ظلم کریں گے۔ بزرگوں سے رحم جاتا رہے گا۔
چھوٹوں کی حیا کم ہو جائیگی اور لوگ بڑے بڑے مضبوط اور پائیدار مکان
بنوائیں گے اپنے غلاموں اور کنیزوں پر ظلم کریں گے۔ خواہش نفسانی
کی بنا پر گواہ لائیں گے ظلم کے ساتھ فیصلہ کریں گے۔ وفا کم ہو جائیگی۔
زنا زیادہ ہوگا۔ لڑکے اپنے والدین کو گالیاں دیں گے۔ بھائی بھائی سے

حسد کریگا شر کا، باہم خیانت کریں گے۔ مرد عورتوں کے لباس کو اپنی زینت قرار دیں گے عورتوں سے حیا کی نقاب اٹھ جائے گی۔ کبر آہستہ آہستہ ان کے دلوں میں اس طرح سرایت کر جائے گا جیسے زہر بدن میں اس وقت احسان کم ہو جائے گا جرائم ظاہر ہوں گے۔

بزرگیاں ذلیل سمجھی جائیں گی۔ لوگ مال کے ساتھ مدح کے طلبگار ہوں گے دنیا کے لہو ولعب میں پڑ کر آخرت سے بے پرواہ ہو جائیں گے۔ پرہیز گاری کم ہو جائیگی طمع زیادہ ہو جائیگی۔ ہرج مرج کی کثرت ہو گی۔ مومن ذلیل۔ منافق عزیز۔ مسجدیں اذان سے معمور ہوں گی۔ مگر دل ایمان سے خالی ہوں گے۔ قرآن کو سبک سمجھا جائیگا۔ پس اس وقت تم ان کے چہرے آدمیوں کے دیکھو گے اور قلوب شیاطین کے۔ ان کے کلام شہد سے زیادہ شیریں اور دل حنظل سے زیادہ کڑوے۔ وہ درحقیقت بھیڑیئے ہوں گے انسانی لباس میں چھپے ہوئے ہر روز خداوند عالم کہے گا اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ پھر فرمائیگا قسم ہے اپنی عزت وجلال کی اگر تم میں وہ نہ ہوتے جو میری عبادت خلوص سے کرتے ہیں تو میں ایک طرفۃ العین کے لئے کسی کو معصیت کی مہلت نہ دیتا اور اگر میرے پرہیز گار بندوں کی پرہیزگاری نہ ہوتی تو آسمان سے ایک قطرہ نہ برستا نہ درخت سے ایک پتا اگتا۔

تعجب ہے اس قوم کے اوپر جن کا معبود ان کے اموال ہیں۔ ان کی آرزوئیں طولانی ہیں اور عمریں کم ہیں وہ اپنے مولا کی مجاورت تو کہتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ اس آرزو کو وہ نہیں پہنچ سکتے مگر عمل کے ساتھ عمل تمام نہیں ہوسکتا مگر عقل کے ساتھ۔

(۲۱۸) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ سنہ ۶۱۰ھ میں ظلم اور قتل ہوگا اور سنہ ۶۲۰ھ میں دنیا ظلم وجور سے بھر جائیگی اس کے بعد علماء کی موت واقع ہو گی اور ایک کے بعد دوسرا باقی نہ رہے گا اور سنہ ۶۳۰ھ میں دریائے فرات کا پانی کم ہو جائیگا تا اینکہ لوگ ان کے کناروں پر کھیتیاں کریں گے سنہ ۶۴۰ھ میں ہانڈیوں کی برابر آسمان سے پتھر برسیں گے جن سے بہائم وو درندے مرجائیں گے سنہ ۶۵۰ء میں درندے ان پر مسلط ہوں گے سنہ ۶۶۰ھ میں سورج گرہن ہوگا آدھے جن اور آدمی جائیں گے سنہ ۶۷۰ھ میں جو مومن سے مومن پیدا نہ ہوگا۔

سنہ ۶۸۰ھ میں عورتیں مثل چوپاؤں کے ہو جائیں گی۔

سنہ ۶۹۰ھ میں دابۃ الارض (جناب امیر علیہ السلام کے ناموں میں سے ایک نام ہے) ظاہر ہوگا اور اس کے ساتھ عصائے آدم اور خاتم سلیمان ہوگی سنہ ۷۰۰ھ میں سورج سیاه اور تاریک نکلے گا اور ایک خبر میں ہے کہ سنہ ۶۸۰ھ میں ایک عورت نکلے گی جس کو سعیدہ کہتے ہیں اس کی ڈاڑھی اور مونچھیں مثل مردوں کے ہوں گی وہ مقام صجید (مصر کا ایک شہر ہے) سے دو لاکھ گھوڑے لے کر عراق کی طرف آئے گی (یہ قصہ طولانی ہے)

اور سنہ ۶۸۷ھ میں روم سے ایک شخص ظاہر ہوگا جس کو مرید کہیں گے اور سنہ ۷۰۰ھ میں انتظار یہ ظاہر ہوگا وہ ایک جھنڈا ہوگا بہت سے جھنڈوں کے ساتھ ہر صلیب کے نیچے ایک ہزار فرنگی اور نصرانی سوار ہوں گے (یہ قصہ بھی طولانی ہے) اور اسی زمانے میں ایک آدمی مکہ سے نکلے گا جس کا نام سفیان بن حرب ہوگا۔ اور ایک دوسری خبر میں ہے کہ اس کے خروج کے وقت ظہور قائم آل محمدؐ ہوگا۔ اور اس وقت آٹھ مہینے سے نہ دن کم ہوگا نہ زیادہ اور بروایت یحیٰی بن جنبیس حضرت عبداللہ سے مروی ہے

کہ سفیان کا معاملہ ایک ضروری امر ہے اور اس کا خروج رجب میں ہوگا۔

توضیح۔ ۸۱۲ کے تحت میں ظہور قائم آل محمدؐ کا ذکر نا غالب کاتب کا سہو ہے۔ درمیانی کچھ عبادت چھوٹ گئی ہے کیونکہ کسی اور حدیث سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ مذکورہ حدیث لائق اعتماد نہیں۔

(۹۹) سوال بحق محمدؐ و آل محمدؐ

(۸۱۳) ابو جعفرؑ سے مروی ہے کہ ایک بندہ ستّر خریف دوزخ میں رہا اور ایک خریف ستر سال کا زمانہ ہے پس اس نے خدا سے بحق محمدؐ و آل محمد علیہم السّلام رحمت کا سوال کیا۔ خدا نے جبرئیلؑ کو وحی کی کہ میرے بندہ کے پاس جا اور اس کو دوزخ سے نکال دے۔ جبرئیلؑ نے عرض کی خداوندا میں آگ میں کیونکر جاؤں۔ فرمایا کہ میں نے آگ کو حکم دے دیا کہ وہ تیرے لئے سرد ہو جائے عرض کی پروردگار وہ تیرا بندہ کہاں ہے۔ فرمایا قعر سمن (ایک وادی ہے اور بروایتے ایک عظیم الشان چٹان ہے ساتویں زمین کے نیچے پس جبرئیل یہ سُن کر وہاں گئے اور اس بندہ کو نکالا۔ خدا نے اس سے فرمایا میرے بندے کتنے دن نار میں رہا اس نے عرض کیا کہ میں شمار نہیں کر سکا۔ خدا نے فرمایا قسم ہے مجھے اپنی عزّت کی اگر تو اس واسطے سے سوال نہ کرتا تو میں تجھے ایک طولانی زمانے تک نار ہی میں رکھتا مگر میں نے اپنے نفس پر واجب کر لیا ہے کہ جو بندہ مجھ سے بحق محمدؐ و آل محمدؐ علیہم السّلام سوال کریگا میں اس کو بخش دوں گا۔

(۱۰۰) دشمنانِ آل محمدؐ علیہم السّلام

(۸۱۴) امام محمد باقر علیہ السّلام نے تفسیر و یوم القیامۃ تری الذین

کذبوا علی اللہ وجوھھم مسودۃ میں فرمایا کہ جو باوجود امام نہ ہونے کے آپ کو امام گمان کرے اس کو قتل کر دینا چاہیے۔ اگرچہ وہ علوی ہو۔ اگرچہ وہ علوی و فاطمی دونوں ہو۔

(۸۱۵) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جس نے باوجود عدم اہلبیت کے امامت کا دعویٰ کیا وہ کافر ہے۔

(۸۱۶) اسحٰق نے ابی الحسنؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے کہا کہ میں آپ پر فدا ہوں آپ ان دونوں کے بارے میں کچھ بیان فرمائیں۔ فرمایا اے اسحٰق اوّل بمنزلہ گوسالہ ہے اور ثانی بمنزلہ سامری۔ میں نے عرض کیا ذرا اور وضاحت فرمایئے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن کی طرف خدا نظر نہیں کرتا اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ میں نے عرض کی وہ کون ہیں فرمایا جس نے ادعائے امامت کیا حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے امام نہیں ہے۔ دوسرے جس نے امام من اللہ سے سرکشی کی تیسرے جس نے یہ گمان کیا کہ ان دونوں (فلاں) کے اسلام کے لئے کوئی راہ ہے میں نے کہا ان کے بارے میں اور وضاحت کیجئے۔ فرمایا اے اسحاق دوزخ میں ایک وادی ہے جس کو سقر کہتے ہیں اس نے جب سے پیدا ہوا ہے سانس نہیں لیا اگر اس کو بقدر چشم سوزن سانس لینے کی اجازت ہو جائے تو دنیا جل کر رہ جائے۔ تمام اہلِ نار اس وادی کی حرارت بدبو، نجاست اور اس چیز سے جو اس کے لئے مہیا کی گئی ہے بھی پناہ مانگتے ہیں اور اس پہاڑ میں ایک کھوہ ہے جس کی بدبو و نجاست وغیرہ سے اس پہاڑ والے پناہ مانگتے ہیں اور اس کنویں میں ایک سانپ ہے جس کی حرارت و نجاست اور دانتوں کے زہر سے بھی اس کنویں والے پناہ مانگتے ہیں اور اژدہے کے پیٹ میں سات صندوق ہیں جن کے اندر سات آدمی پہلی امتوں کے ہیں اور دو اس امت کے ہیں۔ میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ فرمایا امم سابقہ کے پانچ ایک

قابیل قاتل ہابیل دوسرا نمرود تیسرا فرعون چوتھا یہودیوں کا پیشرو پانچواں پولس
دین نصاریٰ کا بانی اور اس اُمت کے دونوں اعرابی یعنی علم غاصبین حق
محمد و آل محمد علیہم السلام۔

(۱۰۱) قتل

(سورۂ نساء) جس نے کسی مومن کو عمداً قتل کیا اس کی جزا جہنم ہے
جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر خدا کا غضب اور لعنت ہوگی۔ اور سخت عذاب
اس کے لئے مہیا ہوگا۔

(سورۂ بنی اسرائیل) اسی واسطے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ فرض
قرار دیا کہ جو آدمی کسی شخص کو بغیر دوسرے کے قتل کئے یا زمین میں فساد کئے
قتل کرے گا گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا۔

(۸۱۷) فرمایا جناب رسول خدا نے مومن کا قتل خدا کے نزدیک تمام دُنیا
کے زوال سے زیادہ بڑا ہے۔

(۸۱۸) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے وہ مومن اپنے دین
میں وسعت دیکھے گا جو کسی کے قتل کا مرتکب نہ ہوگا۔

(۸۱۹) فرمایا حضرت نے مومن کے قاتل کو کبھی ہرگز توبہ کی توفیق
نہ دی جائے گی اور خداوند عالم نے فرمایا ہے وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ
اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ۔

(۸۲۰) فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین کو کبھی ایسا
زلزلہ نہیں آتا جیسا کسی بے گناہ کے خون بہاتے وقت۔

(۸۲۱) فرمایا حضرت نے اگر تمام آسمانوں اور زمینوں کی مخلوق

کسی مومن کے قتل میں شریک ہو جائے تو خدا ان سب کو اوندھے منہ دوزخ
میں ڈال دے گا۔

(۱۰۲) سود

(سورۂ بقر) جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس طرح کھڑے ہوں گے
جیسے جنوں سے شیطان کسی کے پاؤں کو لڑکھڑا دیتا ہے اور خدا فرماتا ہے
اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ربا سے باقی رہا ہے اس کو چھوڑ دو اگر
مومن ہو اگر تم توبہ کرو تو تمہارے لئے راس المال کافی ہے نہ تم کسی پر ظلم
کرو نہ تم پر دوسرے ظلم کریں اور یہ بھی فرمایا خدا نے بیع کو حلال کیا اور
ربا یعنی سود کو حرام کیا ہے۔

(۸۲۲) فرمایا رسول اللہ نے دس شخصوں پر خدا کی لعنت ہے اول
سود کھانے والا دوسرے اس کا محافظ تیسرے اس کا کاتب چوتھے اس
کا شاہد پانچویں اس کا حلال کرنے والا چھٹے جس کے لئے حلال کیا گیا۔
ساتویں نیل گودنے والا نویں زکوٰۃ نہ دینے والا۔ دسویں مال حرام کھانیوالا۔

(۸۲۳) فرمایا رسول اللہ نے سود کے ستر جزو ہیں جن میں کا سب سے
چھوٹا وہی گناہ رکھتا ہے جو بیت اللہ میں اپنی ماں کیساتھ نکاح کرنے میں۔

(۸۲۴) فرمایا حضرت نے جس نے سود کھایا خدا اس کا پیٹ آتش
جہنم سے بھر دے گا۔ اگر اس کے سود کے ذریعہ کچھ مال حاصل کرے گا
تو جو عمل بھی اس سے کیا جائیگا خدا اس کو قبول نہ کریگا اور جب تک سود
کا ایک ایک قیراط (ایک چھوٹا سکہ) بھی باقی رہے گا خدا اور اس کے
ملائکہ کی لعنت اس پر رہے گی۔

(۸۲۵) فرمایا رسول اللہ نے بدترین مکاسب کسب ربا ہے۔

(۱۰۳) زنا

(سورۃ النور) زانی اور زانیہ میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو
اور اگر تم اللہ اور یوم آخر پر ایمان لائے ہو تو دین خدا کے بارے میں
کسی سے نرمی اور مہربانی نہ کرو اور مومنین کے ایک گروہ کو ان دونوں
کو سزا دیتے وقت گواہ بناؤ۔

(سورۃ سبحان الذی) زنا کے قریب نہ جاؤ کیونکہ وہ بدکاری
ہے اور برا راستہ ہے۔

(۸۲۶) فرمایا رسول اللہ نے نظر ایک زہر آلود تیر ہے شیطان کے
تیروں میں سے پس جس نے خوف خدا سے اس کو ترک کیا خدا اس
کو ایسا ایمان عطا فرمائیگا جس کی حلاوت وہ اپنے قلب میں پائے گا۔

(۸۲۷) فرمایا حضرت نے نہیں فریاد کی زمین نے اپنے رب سے کبھی
ایسی جیسی فریاد کی ہے اس وقت جب کہ اس پر کوئی زنا کرکے غسل کرتا ہے۔

(۸۲۸) فرمایا حضرت نے جس کسی نے مسلمان یا یہودی یا نصرانی یا مجوسی
آزاد عورت یا کنیز سے زنا کیا اور بے توبہ کئے مرگیا اور اپنی اس بدکاری
پر مصر رہا تو خدا اس کی قبر میں تین سو دروازے دوزخی سانپوں، بچھوؤں
اور اژدہوں کے کھولدے گا اور وہ روز قیامت تک جلتا رہے گا۔
جب اپنی قبر سے نکلے گا تو لوگ اس کی بدبو سے پناہ مانگیں گے پس وہ
وہ اپنی بدکاری اور ان اعمال سے جو دنیا میں کئے ہوں گے پہچانا جائے
گا تا آنکہ اس کو دوزخ میں ڈالنے کا حکم دیا جائے۔

(۸۲۹) فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول خدا نے

بچاؤ اپنے کو زنا سے کہ اس میں چھ خرابیاں ہیں تین دینوی اور تین اخروی۔
دینوی یہ ہیں کہ زناکار کے چہرے کی خوبی جاتی رہتی ہے اور اس کے رزق میں
کمی ہوجاتی ہے اور موت جلد آتی ہے اور اخروی تین یہ ہیں کہ اس سے سخت
حساب لیا جاتا ہے۔ اس پر خدا کا غصہ ہوتا ہے اور دوزخ ہمیشہ کے لئے
مسکن قرار پاتا ہے۔

(۸۳۰) فرمایا رسول اللہ نے آدمی کے ہر عضو کو زنا کی لذت آتی ہے،
آنکھ کا زنا نظر ہے۔ زبان کا زنا کلام ہے۔ کانوں کا زنا سننا ہے۔ ہاتھوں
کا زنا گرفت ہے اور پیروں کا زنا چلنا ہے اور فرج ان سب کی تصدیق
کرتی ہے اور تکذیب۔

(۱۰۴) لواط

(سورۃ النمل) لوط نے اپنی قوم سے کہا کیا تم بدکاری کے لئے آئے ہو حالانکہ
تم دیکھ رہے ہو یا تم اس لئے آئے ہو کہ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے حاجت
روائی کرو۔ تم ایک جاہل قوم ہو۔

(سورۃ   ) لوط نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ایسی بدکاری کے لئے
آئے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کی یا اس لئے آئے ہو کہ عورتوں
کو چھوڑ کر مردوں سے ہوس رانی کرو۔ تم اسراف کرنے والے ہو۔

(۸۳۱) فرمایا رسول اللہ نے جو عورت یا لڑکے کی یا مرد کی دبر میں لواط
کریگا خدا اس کو روز قیامت اس طرح محشور کرے گا کہ اس کے بدن
سے مردہ کی سی بدبو آتی ہوگی اور لوگوں کو اس سے سخت اذیت ہوگی
تا اینکہ اسی حالت میں وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

(۸۳۴) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مردوں سے لواطہ کرے گا اور بار بار کرے گا لوگ اس کے لئے دعائے بد کریں گے۔

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جس نے لواطہ کا ارادہ کیا اور لواطہ کے مقامات کو انجام دیا وہ لائط ہے اور جس نے وہ فعل شنیع کیا وہ کافر ہوا۔

(۱۰۵) غیبت

(سورۃ الحجرات) اے ایمان والو بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہو جاتے ہیں احوال مسلمین کا تجسس نہ کرو اور بعض بعض کی غیبت نہ کرو کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کریگا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تم اس سے ضرور کراہت کرو گے۔ اللہ سے ڈرو خدا بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(سورۃ ق) جو بات بولی جاتی ہے اس پر ایک سخت محافظ (کرام کاتبین) ہوتا ہے۔

(سورۃ النساء) خدا کسی کی بری بات کو پسند نہیں کرتا مگر اس شخص کی زبان سے جس پر ظلم کیا گیا ہو۔ خدا بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(سورۃ النور) جو لوگ اہل ایمان کی برائیوں کو ظاہر کرنا پسند کرتے ہیں ان کے لئے دنیا و آخرت میں سخت عذاب ہے۔

(سورۃ القلم) مت اطاعت کرو کسی جھوٹے قسم کھانے والے ذلیل غیبت کرنے والے چغلخور کی جو خیر سے روکنے والا ہو۔ ظالم کثیر الاثم اور بد خلق ہو اسپر طرہ یہ کہ زنیم بھی ہو (یعنی ایسا آدمی جو ایسی قوم کی ایک فرد آپ کو ظاہر کرے جس سے اس کا تعلق نہیں) — (زنا زادہ)

(۸۳۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص کے سامنے

کسی برادر مسلم کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی غیبت کو روکے تو خدا اس کی مدد کریگا۔ دنیا و آخرت میں اور جو برادر مسلم کو ذلیل کریگا خدا اس کو ذلیل کریگا دنیا و آخرت میں۔

(۸۳۶) فرمایا حضرت نے جو کسی مسلم یا مسلمہ کی غیبت کریگا خدا چالیس دن تک نہ اس کی نماز قبول کریگا نہ روزہ تاوقتیکہ وہ شخص اس کو بخش نہ دے جس کا اس نے گناہ کیا ہے۔

(۸۳۷) فرمایا حضرت نے جس شخص نے کسی مسلمان کی غیبت ماہ رمضان میں کی خدا اس کو روزہ کا اجر نہ دے گا۔

(۸۳۸) فرمایا حضرتؐ نے جس نے کسی مومن کی غیبت ان امور میں کی جو اس سے صادر ہوئے ہیں تو خدا کبھی دونوں کو جنت میں جمع نہ کرے گا۔ اگر ایسے امور میں کی ہے جو اس سے صادر نہ ہوئے ہوں تو ان دونوں سے حفظ مراتب کو قطع کر دیگا اور غیبت کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں چھوڑ دیا جائیگا۔

(۸۳۹) سعید بن جبیر نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے روز قیامت ایسا شخص خدا کے سامنے لایا جائیگا جس کے ہاتھ میں ایک ایسا اعمالنامہ ہوگا جس میں کوئی نیکی نہ ہوگی وہ کہے گا خداوندا یہ میری کتاب نہیں ہے کیونکہ اس میں تو اپنی اطاعت کا کچھ بھی نشان نہیں پاتا پس اس سے کہا جائیگا کہ تیرا معبود نہ کسی کو گمراہ کرتا ہے اور نہ کوئی بات بھولتا ہے تیرے اعمال صالح لوگوں کی غیبت کرنیکی وجہ سے سلب کر لئے گئے۔

ایک اور شخص روز قیامت لایا جائیگا جب اس کی کتب اس کے

ہاتھ میں دی جائیگی تو اس میں طاعات کثیرہ دیکھے گا پس کہے گا خدایا یہ میری کتاب نہیں کیونکہ میں نے ایسے نیک اعمال کیئے نہیں خدا فرمائے گا فلاں شخص نے تیری غیبت کی تھی پس ہم نے اس کے حسنات تیری طرف کو منتقل کر دیئے۔

(۸۴۰) فرمایا حضرتؑ نے جھوٹا ہے وہ جو اپنے کو حلالی زادہ کہتا ہے۔ حالانکہ وہ لوگوں کی غیبت کرتا ہے۔ لوگو غیبت سے بچو کیونکہ غیبت کو دوزخ کے کتوں کا کھاجا ہے۔

(۸۴۱) فرمایا حضرت نے جو مجلس غیبت سے آباد ہوئی وہ دنیا میں ضرور برباد ہوئی۔ لوگو اپنے کانوں کو غیبت کے سننے سے بچاؤ کیونکہ کہنے والا اور سننے والا دونوں اس گناہ میں شریک ہوتے ہیں۔

(۸۴۲) فرمایا حضرتؑ نے لوگو غیبت سے بچو کیونکہ غیبت زنا سے بھی زیادہ ہے کیونکہ زانی کی توبہ قبول ہو جاتی ہے اور صاحب غیبت کا گناہ بخشا نہیں جاتا تا وقتیکہ وہ نہ بخشے جس کی غیبت کی گئی۔

(۸۴۳) فرمایا عذاب قبر کا باعث چغلخوری، غیبت اور جھوٹ ہے۔

(۱۰۶) ایذائے مومن

(سورۂ احزاب) جو لوگ بے قصور مومنین و مومنات کو ستاتے ہیں وہ بہت بڑا بہتان اپنے سر دھرتے ہیں اور بڑا کھلا ہوا گناہ کرتے ہیں۔

(۸۴۴) فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے کسی مومن کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور وہ ملعون ہے۔ توریت، انجیل زبور اور فرقان میں ایک خبر ہے کہ اس پر

خدا اور ملائکہ کی لعنت ہے۔

(۸۴۵) فرمایا حضرت نے جو کسی مومن کی طرف ڈرانے کی نظر سے دیکھتا ہے خدا اس کو اس دن سے ڈراتا ہے کہ بجز اس کے ظل رحمت کے اور کہیں سایہ نہ ہوگا اور محشور کریگا اس کو چھوٹی چیونٹی کی صورت میں۔

(۸۴۶) فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ بیان کیا رسول اللہؐ نے جو کسی مومن کی نسبت ایسی دیکھی یا سنی بات کہے جو اس کو عیب لگاتی ہو اور اس کی مروت اتباع محاسن عادات و اجتناب ذمائم صفات کو مٹانے والی ہو وہ ان لوگوں میں شمار ہوگا جن کی بابت خدا فرماتا ہے۔" وہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان والوں کی برائیوں کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں ان کیلئے عذاب سخت ہے

(۸۴۷) فرمایا حضرتؑ نے جو اپنے برادر مومن کی بابت کوئی ایسی بات بیان کرے جس سے اس کو عیب لگتا ہو یا مروت زائل ہوتی ہو تو خدا اس کو دوزخ کے درک اسفل میں پیٹ کے اندر ڈال دے گا۔

(۸۴۸) فرمایا حضرت نے جو کسی مومن کو محزون کرنے کے بعد اگر پھر ساری دنیا بھی عطا کر دے تو اس کا کفارہ نہیں ہو سکتا اور اس بخشش کا اسے کوئی اجر نہ ملے گا۔

(۱۰۷) کذب و صدق

(براءت) اے ایمان والو خدا سے ڈرو اور سچوں کیساتھ ہو جاؤ۔

(۸۴۹) فرمایا رسول اللہ نے جھوٹ سے بچو کہ وہ فجور کی طرف لیجاتا ہے اور فجور نار کی طرف۔

(۸۵۰) فرمایا رسول اللہ نے جب بدون عذر کوئی مومن جھوٹ بولتا

ہے تو اس پر ستر ہزار فرشتے لعنت کرتے ہیں اور اس کے دل سے ایک
ایسی بدبو اُٹھتی ہے جو عرش تک پہنچتی ہے اس کی وجہ سے ملان عرش
اس پر لعنت کرتے ہیں اور اس کے ذمہ ایسے ستر گناہ لکھتے ہیں جن میں کا
ادنیٰ مثل اس شخص کے گناہ ہوتا ہے جو اپنی ماں سے زنا کرتا ہے۔

(۸۵۱) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کذب ہر حالت میں مذموم
ہے مگر دو وقتوں میں ایک ظالم کے شر دفع کرنے کے موقعہ پر دوسرے
لوگوں کے درمیان اصلاح کرانے کے وقت۔

(۸۵۲) موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے پوچھا پروردگار تیرا کونسا بندہ
از روئے عمل سب سے اچھا ہے فرمایا جس کی زبان جھوٹ نہ بولتی ہو اور قلب
فجور پسند نہ کرتا ہو اور فرج زنا کرنے والی نہ ہو۔

(۸۵۳) رسول اللہؐ سے پوچھا گیا مومن بزدل ہوتا ہے فرمایا ہاں۔
مومن بخیل بھی ہوتا ہے فرمایا ہاں۔ پوچھا مومن بھی جھوٹا ہے فرمایا نہیں۔

(۸۵۴) فرمایا امام حسن عسکری علیہ السلام نے میں نے تمام خباثت
کو ایسے گھر میں قرار دیا ہے جس کی کنجی کذب ہے۔

(۱۰۸) بہتان

(سورۃ النساء) جو کوئی خطا کرتا ہے یا گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اور
پھر آپ کو بری جانتا ہے تو اس نے بڑی بہتان اپنے ذمہ لی اور کھلا ہوا گناہ سر دھرا۔

(۸۵۵) فرمایا رسول اللہ نے جو کسی مومن یا مومنہ پر بہتان لگائے یا اس
کی نسبت وہ بات کہے جو اس میں نہیں ہے خدا اس کو آگ کے پشتہ پر جگہ دیگا۔

---

(۱۰۹) شراب

(سورۃ مائدہ) اے ایمان والو شراب اور میسر و انصاب و
جوئے کی مختلف صورتیں پلیدی ہے۔ پس تم اس سے پرہیز کرو شاید کہ فلاح پالو۔
ایک اور مقام پر فرماتا ہے۔ بے شک شیطان کا ارادہ یہ ہے کہ تمہارے
درمیان شراب اور جوئے سے بغض و عداوت کو قائم کرا دے اور ذکر خدا
اور نماز سے تم کو باز رکھے پس کیا تم اس بات پر بس کر دینے والے ہو۔ دوسرے
مقام پر فرماتا ہے اے رسول کہدو میں نے ظاہری و باطنی فواحش کو گناہ اور
ناحق بغاوت کو حرام کر دیا ہے اور اس بات کو کہ اللہ کا شریک قرار دو جب
اس کا علم تم کو نہیں اور یہ کہ تم اللہ کے متعلق وہ بات کہو جس کو تم نہیں جانتے۔

(۸۵۶) فرمایا رسول اللہ نے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے مبعوث
بحق کیا کہ جو آدمی مسکر کا ایک گھونٹ پیئے گا خدا اس کی نماز ایک سو بیس دن
اور رات قبول نہ کرے گا اور سزاوار ہے خدا کو یہ بات کہ اس کو خیال سے
میراب کرے پوچھا یا رسول اللہؐ یہ کیا چیز ہے فرمایا دوزخیوں کی پیپ اور زخموں کا پانی۔

(۸۵۷) فرمایا حضرتؐ نے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نبی برحق بنایا کہ
شارب خمر روز قیامت اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ کالا ہوگا اور آنکھیں کنجی
ہونٹ نیچے کو لٹکے ہوں گے اور دونوں پیروں پر رال ٹپکتی ہوگی ہر شخص اس کو
دیکھ کر نفرت کرے گا۔

(۸۵۸) فرمایا حضرت نے شراب خور پیاسا مرے گا اور قبر میں تڑپتا رہے
گا اور روز قیامت پیاسا ہی اٹھایا جائیگا اور ہزار برس تک واعطشاہ
کے نعرے مارے گا اور اس کو ایسی گرم پیپ پینے کو دی جائے گی جس سے

چہرے بھن جائیں گے اس کا چہرہ سوختہ ہو جائیگا اور دانت گر جائیں گے
اور آنکھیں نکل کر باہر جا پڑیں گی اور اس کو مجبوراً اسی کو پینا پڑیگا۔

(۸۵۹) فرمایا حضرت نے قسم اس ذات کی جس نے مجھ کو مبعوث بحق
کیا کہ جس کے قلب میں قرآن کی کوئی آیت ہو اور وہ شراب پئے تو ہر حرف
روز قیامت خدا کے سامنے اس کا دشمن بنے گا اور جس شخص کا دشمن پورا قرآن ہو گا
اور اس کا خدا دشمن ہو گا وہ دوزخی ہے۔

(۸۶۰) فرمایا رسول اللہؐ نے جہنم میں ایک وادی ہے جس میں اہل دوزخ
ہر روز ستر ہزار مرتبہ فریاد کریں گے۔ اسی وادی میں ایک آگ کا گھر ہے اور اس
گھر میں ایک آگ کا غار ہے اور اس غار میں ایک آگ کا صندوق ہے اس
صندوق میں ایک ہزار سر کا سانپ ہے اس کے ہر سر میں ایک ہزار منہ ہیں
اور ہر منہ میں دس ہزار دانت ہیں اور ہر دانت ایک ہزار گز لمبا ہے راوی
نے پوچھا یا رسول اللہؐ یہ عذاب کس کے لئے ہے فرمایا قرآن خوان شراب خوروں کیلئے۔

(۸۶۱) فرمایا حضرت نے شراب خوار مثل عابد بت پرست کے ہے۔

(۸۶۲) جو آدمی نشہ کی حالت میں سوئے گا وہ شیطان کی عروس بنکر سوئے گا۔

(۸۶۳) جس کے دل میں قرآن کی کوئی آیت یا کوئی حرف قرآن کا ہو گا
اور وہ شراب پئے گا تو روز قیامت قرآن اس کا دشمن ہو گا۔

(۸۶۴) فرمایا حضرت رسول خداؐ نے تمام برائیاں ایک گھر میں ہیں اور
اس کی کنجی شراب خواری ہے۔

(۸۶۵) فرمایا حضرتؐ نے شراب تمام خباثت کی ماں ہے۔

(۸۶۶) جو آدمی نشہ میں سوئے گا وہ مرتے وقت بھی ملک الموت
کا معائنہ حالت نشہ میں کریگا اور قبر میں بھی سکر ہی میں داخل ہو گا اور

خدا کے سامنے بھی سکران ہی جائے گا۔ خدا اس سے پوچھے گا کہ یہ تیرا کیا حال ہے
وہ کہے گا میں حالت سکر میں ہوں خدا فرمائیگا کیا میں نے تجھ کو اس کا حکم دیا تھا
اے فرشتو اسے سکران کی طرف لیجاؤ۔ پس وہ ایک پہاڑ کی طرف لے جایا جائے
گا جو جہنم کے درمیان ہو گا اس میں ایک چشمہ پیپ اور خون کا جاری ہو گا۔ پس
اس کا کھانا اور پینا اسی سے ہو گا۔

(۸۶۷) خداوند عالم فرماتا ہے کہ نماز کے قریب مت جاؤ درانحالیکہ تم نشہ میں ہو۔

(۸۶۸) فرمایا رسول اللہؐ نے میرے رب نے اپنے عزت و جلال کی قسم کھائی ہے
کہ جو آدمی ایک گھونٹ بھی شراب کا پئے گا میں اس کو پیپ سے اسی کے بقدر
سیراب کروں گا خواہ وہ مغفور ہو یا معذب اور جو آدمی میرے خوف سے اس کو
ترک کریگا میں اس کو حیاض قدس سے سیراب کروں گا۔

(۸۶۹) فرمایا حضرت نے شراب خواروں کے ساتھ مجالست نہ کرو
اگر وہ بیمار ہوں تو عیادت نہ کرو۔ اگر وہ مرجائیں تو جنازہ کی مشایعت نہ کرو
اور ان کے جنازوں پر نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ دوزخ والے ہیں۔

(۸۷۰) جو شراب خوار کو ایک لقمہ کھانے کا یا ایک گھونٹ پانی کا دیگا خدا
اس کی قبر میں ایسے سانپ اور بچھو مسلط کرے گا جن کے دانتوں کا طول انکا
دس ہاتھ کا ہو گا اور خدا اس کو جہنم کی پیپ پلائے گا جو شراب خوار کی
حاجت کو پورا کرے گا ایسا ہے کہ ہزار مومنوں کو قتل کیا یا ہزار مرتبہ کعبہ کو
ڈھایا اور جو شخص شراب خوار پر پہلے سلام کرے گا اس پر ستر ہزار فرشتے لعنت
کریں گے۔ خدا لعنت کرتا ہے شراب خوار پر اور شراب بنانے والے پر
اس کے پلانے والے پر اور اس کے اٹھانے والے پر۔

(۸۷۱) فرمایا حضرت نے شراب خوار کو اللہ پانچ باتوں پر مبتلا کرتا ہے

اوّل فساداتِ قلب دوسرے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل اور تمام ملائکہ کی
اس سے بیزاری تیسرے تمام انبیاء اور آئمہ علیہم السّلام کی اس سے بیزاری
اور چوتھے خود خدا کی اس سے بیزاری پانچویں دوزخ میں اس کا ٹھکانا ہوگا۔
جیسا کہ فرماتا ہے جن لوگوں نے فسق کیا ہے ان کی جگہ دوزخ میں ہے۔
جب وہ اس سے نکلنے کا ارادہ کریں گے تو پھر اسی کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے
اور ان سے کہا جائیگا کہ اب اس دوزخ کا عذاب چکھو جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

(۸۷۲) فرمایا حضرتؐ نے روز قیامت دوزخ سے ایک قسم کا بچھو نکلے
گا جس کا سر ساتویں آسمان پر ہوگا اور دُم تحت الثریٰ میں اور منہ مشرق
سے مغرب تک ہوگا۔ جبرئیلؑ پوچھیں گے عقرب کیا چاہتا ہے؟ وہ کہے گا پانچ
شخصوں کو تارک الصلوٰۃ۔ مانع زکوٰۃ۔ شراب خوار اور وہ لوگ جو
مسجدوں میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کرتے تھے۔

(۸۷۳) فرمایا حضرت رسولخداؐ نے شراب گناہوں کی جامع ہے اور خبائث
کی ماں ہے۔

(۸۷۴) فرمایا حضرتؐ نے اے علیؑ جو بخوف خدا شراب کو ترک کرے
خدا اس کو رحیق مختوم سے (مہر لگی ہوئی شراب) سیراب کریگا۔

(۸۷۵) فرمایا حضرتؐ نے یا علیؑ چالیس روز تک شراب خوار کی
نماز قبول نہیں ہوتی اور اگر وہ چالیس روز کے درمیان میں مرے گا تو
کافر مرے گا۔

(۸۷۶) فرمایا حضرتؐ نے یا علیؑ جنّت کو دو اینٹوں سے پیدا کیا ہے
ان میں سے ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی اور اس کی دیوار
یاقوت کی ہیں اور چھت زبرجد کی سنگریزے موتیوں کے ہیں اور مٹی زعفران

اور مشک کی خدا نے جنّت سے کہا کلام کر اس نے کہا لا الٰہ الا اللہ الحی القیوم
جو مجھ میں داخل ہوا وہ سعید ہے۔ خدا نے فرمایا نہ داخل ہوگا اس میں دائمی شراب
خوار نہ چغل خوار نہ دیوث (جو اپنی عورت سے زنا کراتا ہے) نہ شرطی (کوتوال)
نہ مخنث نہ نباش (قبر کھود کر مردہ کا کفن نکالنے والا) نہ عشار (وہ ظالم
حاکم جو دسواں حصہ رعایا کے مال سے لیتا ہے نہ قاطع الرحم۔ نہ قدری جو
خیر و شر سب کا خالق خدا کو بتاتا ہے۔

(۸۷۷) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السّلام نے اگر شراب خوار مرجائے
تو اس کی شہادت نہ دو۔ اور اس کی نماز جنازہ نہ پڑھو۔ اگر وہ گواہی دے
تو اس کو قبول نہ کرو۔ اگر شادی چاہے تو اس کی تزویج نہ کرو جو اپنی لڑکی
شراب خوار کو دیگا۔ تو گویا لڑکی زنا کے لئے دی۔

(۸۷۸) فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے شراب خواری کی خدا روز قیامت
کالے سانپوں اور زہریلے بچھوؤں کا زہر پلائے گا جس سے اس کے چہرے
کا گوشت اس کے برتن میں جل کر گر پڑے گا اور جب پیئے گا تو تمام بدن
کی جلد خارش زدہ ہو جائیگی اور تمام لوگ اس کی بدبو سے گھبرا جائیں گے
پھر حکم ہوگا کہ اس کو دوزخ میں لے جاؤ اور اس کے ساقی۔ اس کے
بنانے والے۔ نچوڑنے والے۔ پلانے والے۔ خریدنے والے۔ اٹھانے والے۔
اس کی قیمت کھانے والے سب کا ایک حال ہے خدا ان میں سے کسی کی
نہ نماز قبول کریگا نہ روزہ نہ حج قبول کریگا نہ عمرہ تاوقتیکہ وہ توبہ
نہ کریں اور خدا کے لئے سزاوار ہے کہ ہر ایک گھونٹ کے بدلے جو اس نے
دنیا میں پیا ہے اس کو جہنم کی پیپ پلائے اور جو آدمی اپنے غیر کو خواہ
وہ یہودی ہو یا نصرانی عورت ہو یا بچہ یا کوئی بھی جو شراب پلائے گا

اس کا گناہ بھی پینے والے کا سا ہو گا اور جو دوسرے کے لیے بیچے یا خریدے گا یا اس کو تیار کریگا خدا اس کی نماز، روزہ، حج، عمرہ کوئی عمل قبول نہ کریگا تا وقتیکہ وہ توبہ نہ کرے پس اگر توبہ سے قبل ہی مرجائے گا تو خدا کو سزاوار ہے کہ اس کے ہر گھونٹ کے بدلے جہنم کی پیپ پلائے۔

(۸۷۹) فرمایا حضرتؑ نے خدا نے شراب کو بالذات حرام کیا ہے اور ہر مسکر چیز کو بھی حرام کر دیا۔

(۸۸۰) فرمایا رسول اللہؐ نے جو شخص ذرا سی بھی شراب پیئے تم اس سے پرہیز کرو کیونکہ شراب خوار خدا کے غضب میں صبح و شام رہتا ہے۔ جو شخص نشہ کی حالت میں سوتا ہے وہ صبح تک شیطان کی بی بی بنا رہتا ہے۔ پس اس کو چاہیئے کہ صبح کو اٹھ کر اسی طرح غسل کرے جیسے غسل جنابت کیا جاتا ہے اگر وہ ایسا نہ کرے گا تو اس کی توبہ قبول نہ ہو گی۔ کوئی آدمی دنیا میں شراب خوار سے زیادہ خدا کا دشمن نہیں۔

(۸۸۱) فرمایا حضرتؑ نے جس نے شام کو شراب پی وہ صبح کو مشرک بن گیا اور جس نے صبح کو شراب پی وہ شام کو مشرک بن گیا اور جس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے اس کے کثیر کا ذکر ہی کیا۔

(۸۸۲) فرمایا حضرت نے جو شراب خوار پر سلام کرے گا یا اس سے معانقہ یا مصافحہ کرے گا تو خدا اس کے چالیس سال کے عمل حبط کر لے گا۔

(۸۸۳) فرمایا حضرتؑ نے جس نے شراب خوار کو ایک لقمہ کھلایا خدا اس کے جسم پر سانپ اور بچھو کو مسلط کرے گا اور جس نے اس کی حاجت کو پورا کیا اس نے گویا اسلام کا ہدم کیا اور جس نے اس کو قرض دیا گویا قتل مومن میں اعانت کی اور جس نے اس کی مجالست کی اس کو خدا روزِ

قیامت اندھا محشور کریگا اور اس کے لئے کوئی حجت نہ ہو گی۔ شراب خوار کی تزویج نہ کرو، بیمار ہو تو عیادت نہ کرو قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو نبیؐ برحق بنایا کہ شراب خوار توریت و انجیل اور قرآن سب میں ملعون ہے۔

(۸۸۴) فرمایا حضرت نے اے ابن مسعود قسم ہے خدا کی ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ لوگ خمر کو حلال کریں گے اور اس کا نام نبیذ رکھیں گے۔ خدا ملائکہ اور تمام لوگوں کی ان پر لعنت ہو۔ میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ اے ابن مسعود اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنے والا بیشک خدا سود خور سے کم گنہگار ہے اور سود خواری کا گناہ شراب پینے سے کم ہے کیونکہ شراب خواری تمام برائیوں کی کنجی ہے یہ لوگ ابرار پر ظلم کرتے ہیں اور فساق و فجار کی تصدیق کرتے ہیں حق ان کے نزدیک باطل ہے اور باطل ان کے نزدیک حق ہے یہ سب باتیں وہ دنیا کے لئے کرتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ اس معاملہ میں حق پر نہیں مگر شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نظر میں زینت دے دی ہے اور ان کو راہ خدا سے ہٹا دیا پس وہ ہدایت پانے والے نہیں وہ دینوی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں اور اس پر اطمینان حاصل کر لیا ہے اور وہ ایسے لوگ ہیں کہ ہماری آیات سے غافل ہیں ان کی جگہ ان کے اعمال کی بنا پر جہنم ہے۔

(۸۸۵) فرمایا حضرتؑ نے یہود و نصاریٰ کو سلام کرو مگر شراب خوار کو سلام نہ کرو اور اگر وہ تم کو سلام کرے تو اس کو جواب سلام نہ دو۔

(۸۸۶) فرمایا حضرتؑ نے یہود و نصاریٰ کی مجاورت شراب خوار کی مجاورت سے بہتر ہے۔ شراب خوار سے دوستی نہ کرو کیونکہ اسکی دوستی ندامت ہے۔

(۸۸۷) فرمایا حضرتؑ نے ایمان اور شراب ایک قلب میں جمع نہیں ہوتے

(۸۸۸) فرمایا حضرتؑ نے شراب خوار کتاب خدا کی تکذیب کرنے والا ہے اگر وہ کتاب اللہ کا مصدق ہوتا تو اس کے حرام کو حرام سمجھتا۔

(۸۸۹) فرمایا حضرت رسول خدا نے شراب خوار کو تین سو ساٹھ طریقے سے عذاب دیا جائے گا۔

(۸۹۰) فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے تین فتنے ہیں محبت نسواں کو وہ سیف شیطان ہے۔ دوسرے محبت خمر کہ وہ نیزہ شیطان ہے تیسری محبت دینار و درہم کہ وہ تیر شیطان ہے پس جو عورتوں کو دوست رکھے گا وہ عیش دُنیا سے نفع نہ اُٹھائے گا اور جو شراب خواری کو دوست رکھے وہ جنّت سے محروم ہوگا اور جو دینار و درہم کو دوست رکھے گا وہ دُنیا کا بندہ ہے۔

(۱۱۰) شطرنج

(۸۹۱) عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ کچھ ایسے لوگوں کی طرف سے گذرے جو شطرنج کھیل رہے تھے آپؐ نے فرمایا ماھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون (یہ کیا مورتیاں ہیں جن کے گرد تم بیٹھے ہوئے ہو۔

فرمایا رسول اللہؐ نے نرد کا کھیلنے والا گنہگار ہے پھر فرمایا جو شخص شطرنج کھیلے گا وہ ملعون ہے اس کا دیکھنے والا مثل خنزیر کے گوشت کھانے والے کے ہے۔

اور ایک دوسری خبر میں ہے کہ اس کا دیکھنے والا مثل اپنی ماں کی شرم گاہ کو دیکھنے کے ہے۔

(۸۹۲) فرمایا صادق آل محمدؐ علیہ السلام نے نرد اور شطرنج دونوں جوا ہیں۔

(۸۹۳) فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جب سر امام حسین علیہ السلام شام میں یزید کے پاس پہنچا تو اس بدبخت نے دسترخوان آراستہ کیا اور اپنے ساتھیوں

کے ساتھ کھانے کے لئے بیٹھا۔ کھانا کھاتا اور شراب پیتا جاتا تھا جب فارغ ہوا تو حکم دیا کہ سر حسینؑ طشت میں اس کے تخت کے نیچے رکھا جائے پھر اس ملعون نے تخت پر شطرنج بچھایا اور کھیلنا شروع کیا اسی حالت میں حسینؑ اور ان کے پدر بزرگوار اور جد نامدار کا تذکرہ کرتا جاتا تھا اور ان کے ذکر کا استہزاء کرتا تھا۔ اس لعین نے تین بار شراب کو پیا اور جو کچھ بچا وہ اس طشت کے قریب جس میں سر حسینؑ تھا زمین پر ڈال دی پس جو ہمارے شیعوں میں سے ہیں ان کو شراب پینے اور شطرنج کھیلنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ جو شخص فقاع (جو کی شراب) یا شطرنج کی طرف نظر کرے گا اس کو حسین علیہ السلام کو خیال میں لاکر یزید اور آل یزید پر لعنت کرنی چاہیئے خدا اس کے گناہ معاف کردیگا

(۸۹۴) فرمایا رسول اللہؐ نے جو نرد کھیلے گا گویا اس نے اپنے ہاتھ خون و گوشت خنزیر میں رنگ لیئے۔

(۱۱۱) غنا

فرمایا خداوند عالم نے جن لوگوں نے حدیث لہو (اکثر مفسرین نے لکھا ہے کہ اس سے مراد غنا ہے) کو خریدا تاکہ راہ خدا سے بغیر علم کے گمراہ کردیں اور آیات قرآنی کا استہزا کریں تو ان کے لئے سخت ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

(۸۹۵) فرمایا رسول اللہ نے خدا صاحب طنبور کو روز حشر سیاہ رُخ محشور کریگا اور اس کے ہاتھ میں آگ کا طنبور ہوگا اور اس کے سر پر ستّر ہزار فرشتے ہوں گے جن کے ہاتھوں میں لوہے کے عمود ہوں گے۔

(صاحب غنا د گانے والا) اپنی قبر سے اندھا، گونگا اور بہرا محشور

ہوگا اور اسی طرح صاحب زنا۔ صاحب مزمار (بانسری بجانے والا)
اور صاحب کوف (ڈھول بجانے والا) محشور ہوگا۔

(۸۹۶) فرمایا حضرتؑ نے گانا غلام زنا ہے۔

(۸۹۷) فرمایا حضرتؑ نے جس نے اپنی آواز غنا میں بلند کی خدا اس کے
دونوں بازوؤں پر دو شیطان مسلط کریگا جو اس کے سینہ پر اس وقت
تک چوٹیں مارتے رہیں گے جب تک کہ وہ گاتے رہیں گے۔

(۱۱۲) ظلم

سورۂ ابراہیم، جو کچھ ظالم کر رہے ہیں خدا کو اس سے غافل نہ جانو۔
(سورۃ الشعراء) عنقریب ظلم کرنیوالے جان لیں گے کہ وہ کیسی بری
جگہ لوٹ رہے ہیں۔

(۸۹۸) فرمایا رسول اللہؐ نے ایک گھڑی کا عدل بہتر ہے ساٹھ برس
کی عبادت سے جس کی راتوں میں قیام رہا ہو اور دنوں میں روزہ رکھا ہو
ایک گھڑی کا ظلم پیش خدا ساٹھ برس کے گناہوں سے زیادہ سخت ہے۔

(۸۹۹) فرمایا حضرتؑ نے جو اس حال میں صبح کرے کہ وہ کسی پر ظلم کرنے
کا ارادہ نہ رکھتا ہو خدا اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

(۹۰۰) فرمایا حضرت نے سب سے زیادہ ذلیل خدا کے نزدیک وہ مسلمانوں
کا حاکم ہے جو انصاف نہیں کرتا۔

(۹۰۱) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ظلم تین قسم کے ہیں ایک ظلم
وہ ہے جو خدا بخش دیتا ہے اور ایک ظلم وہ ہے جس کو خدا نہیں بخشتا اور
ایک وہ ظلم ہے جس کو خدا نہیں چھوڑتا۔ پس وہ ظلم جس کو خدا نہیں

بخشتا وہ شرک باللہ ہے اور وہ ظلم جس کو خدا بخش دیتا ہے وہ ہے جو کسی شخص
نے اپنے نفس پر اس کی مقابلہ میں کیا ہے جو اس کے اور خدا کے درمیان ہے
اور وہ ظلم جس کو خدا نہیں چھوڑتا وہ بندوں کا ظلم بندوں پر ہے۔

(۹۰۲) فرمایا حضرتؑ نے مظلوم کو دین ظالم سے کہیں زیادہ ملتا ہے جو ظالم
کو دین مظلوم سے ملتا ہے۔

(۹۰۳) فرمایا حضرتؑ نے اپنے کو ظلم سے بچاؤ کیونکہ روز قیامت کی
تاریکیاں اس میں سے ہے ایک شاعر نے کہا ہے۔ عربی ترجمہ

کیا نہیں جانتے کہ ظلم عار ہے — اور ظلم کی سزا پیش خدا جہنم ہے
مظلوم کا گھر جنت میں ہے — اور ظالم کا گھر دوزخ میں ہے

(۹۰۴) فرمایا حضرتؑ نے چار شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی اور عرش تک
بے روک ٹوک پہنچتی ہے اول باپ کی بیٹے کے حق میں دوسرے مظلوم کی
ظالم کے لیے تیسرے عمرہ کو بجالانے والے کی عمرہ سے فارغ ہونے تک
صائم کی افطار تک۔

(۹۰۵) فرمایا حضرتؑ نے جو ظالم کی اعانت کے لیے چلے گا اور وہ جانتا
ہوگا کہ وہ ظالم ہے تو ایسا شخص اسلام سے خارج ہے۔

(۹۰۶) فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ظالم حاکم اس کا معین۔ اس
پر راضی ہونے والا تینوں ظلم میں شریک ہیں۔

(۹۰۷) فرمایا حضرتؑ رسول خدا نے ظلم ندامت ہے۔

(۹۰۸) فرمایا حضرتؑ نے بدترین آدمی تین ہیں ان میں ایک وہ ہے جو
اپنے بھائی کی چغلی بادشاہ سے کھاتا ہے پس خود بھی ہلاک ہوتا ہے اور
اپنے بھائی کو بھی ہلاک کرتا ہے۔

(۹۰۹) فرمایا حضرتؑ نے جو ظالم کے ساتھ چلا اُس نے ظلم کیا۔

(۹۱۰) فرمایا حضرت نے روزِ قیامت خدا ندا دیگا کہاں ہیں ظالم اور مددگاران ظالمین کے اور وہ لوگ جنہوں نے ظلم کے اسباب فراہم کئے کہ ان کا حشر بھی ان کے ساتھ ہی ہوگا۔

(۹۱۱) فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے اللہ ظالم کی سرکوبی ظالم سے کراتا ہے۔

(۹۱۲) ابن عباس سے مروی ہے کہ خدا نے داؤدؑ کو وحی کی کہ ظالمین سے کہدو مجھے یاد نہ کریں کیونکہ جو مجھے یاد کرتا ہے میرے لئے سزاوار ہے کہ میں بھی اسے یاد کروں اور میرا ذکر ان کے لئے یہ ہے کہ میں ان پر لعنت کروں۔

(۱۱۳) رشوت

(سورۃ المائدہ) تم ان میں سے بہت سوں کو دیکھو گے کہ گناہ اور ظلم کی طرف جلدی کرنے والے ہوں گے اور ان چیزوں کو کھاتے ہوں گے جن کا کھانا حلال نہیں ہے۔ البتہ بُرا ہے وہ عمل جس کو وہ کرتے تھے۔

(۹۱۳) فرمایا رسول اللہؐ نے یا علیؑ سحت کرنے والے (جس کا کسب جائز نہیں) مردہ کی قیمت، شراب کی قیمت لینے والے، مہر نہ دینے کا حکم کرنے والے رشوت لینے والے اور کاہن کی سزا ایک ہے۔

(۹۱۴) امام رضا علیہ السّلام نے فرمایا کہ حضرت علیؑ علیہ السّلام نے قول باری اَکّالُونَ لِلسُّحتِ کے متعلق فرمایا وہ لوگ ہیں جو اپنے بھائی کی حاجت روائی کرنے کے بعد اس کے ہدیہ کو قبول کر لیتے ہیں۔

(۹۱۵) فرمایا حضرتؑ نے رشوت لینے والا اور دینے والا ان دونوں کے درمیان دوڑ دھوپ کرنے والا سب ملعون ہیں۔

(۹۱۶) فرمایا حضرت نے خدا لعنت کرے راشی، مرتشی اور ان کے درمیان دوڑ دھوپ کرنے والے پر۔

(۹۱۷) فرمایا حضرتؑ نے رشوت کی دوڑ دھوپ سے بچو کیونکہ وہ محض کفر ہے صاحب رشوت جنّت کی بو تک نہ سونگھے گا اور مالداروں کے سامنے انکساری کرنے سے بھی بچو ورنہ جنّت سے نصیبہ نہ ملے گا۔

(۹۱۸) فرمایا رسول اللہؐ نے بدترین میری امت میں وہ لوگ ہیں جن کے شر سے ڈر کر لوگ ان کا اکرام کرتے ہیں جس کا اکرام لوگ اس کے شر کے خوف سے کریں گے وہ مجھ سے نہیں ہے۔

(۱۱۴) مظلمہ کا اس کے صاحب کی طرف رد کرنا

نوٹ:- مظلمہ وہ چیز ہے جس کو ظالم بدون حق کے لے۔

(سورۃ النساء) خدا تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کی طرف پہنچادو اور لوگوں کے درمیان حکم کرو تو عدل سے کرو خدا تم کو اس کی بابت اچھی نصیحت کرتا ہے اور وہ سمیع و بصیر ہے۔

اور فرماتا ہے۔ پس اگر تم میں سے کوئی کسی کے پاس امانت رکھے تو چاہیئے کہ اس کی امانت اس کے پاس پہنچا دے۔

(سورۃ الانفال) اے ایمان والو اللہ اور رسولؐ سے خیانت نہ کرو اور اپنی امانتوں میں بھی جان بوجھ کر خیانت نہ کرو (اللہ اور رسولؐ کے فرائض ترک کرنا اور بندوں کی امانت واپس نہ کرنا مراد ہے۔

(۹۱۹) فرمایا رسولؐ اللہ نے وہ ایک درہم جو کوئی بندہ اپنے دشمنوں کی طرف رد کرتا ہے ایک ہزار برس کی عبادت، ہزار غلام آزاد کرنے ہزار

حج اور عمرہ بجالانے سے بہتر ہے۔

(۹۲۰) فرمایا حضرتؐ نے جو شخص ایک درہم کو اپنے دشمن کی طرف رد کرتا ہے خدا اس کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے اور ہر دانق (درہم کا چھٹا حصہ) کے بدلے میں ایک نبی کا ثواب اور ہر درہم کے بدلہ میں ایک شہر سرخ موتی کا عطا کرتا ہے۔

(۹۲۱) فرمایا حضرت نے جو شخص ادنیٰ سی شے اپنے دشمن کی طرف رد کرتا ہے خدا اس کے اور آتش جہنم کے درمیان بقدر فاصلہ آسمان و زمین پردہ ڈال دیتا ہے اور اس کا شمار شہیدوں میں ہوتا ہے۔

(۹۲۲) فرمایا حضرتؐ نے جو شخص اپنے دشمن کو اپنے نفس سے راضی کرتا ہے وہ بے حساب جنت میں داخل ہوتا ہے اور بہشت میں رفیق حضرت اسمٰعیل علیہ السلام قرار پاتا ہے۔

(۹۲۳) فرمایا حضرتؐ نے جنت میں کچھ نور کے درخت ہیں اور ہر شہر کے دروازے سونے کے ہیں اور در و یاقوت سے مرصع ہیں اور ہر شہر کے بیچ میں مشک و زعفران کے قبے ہیں۔ جو ان شہروں کی طرف دیکھے گا یہ آرزو کریگا کہ یہ اس کے لئے ہوتے لوگوں نے پوچھا یا نبی اللہ یہ شہر کن لوگوں کے لئے ہوں گے فرمایا ان مومنوں کے لئے جو ندامت کے ساتھ توبہ کرنے والے اور اپنے دشمن کو اپنے سے راضی کرنے والے ہیں جو کوئی بندہ ایک درہم کو اپنے دشمن کی طرف رد کریگا خدا اس کو ستر شہیدوں کی کرامت عطا فرمائیگا (ذرا وہ لوگ اس حدیث کو غور سے پڑھیں جو غیروں کا کیا ذکر اپنے برادر ایمانی کے مال میں خیانت کرتے ہیں) کیونکہ ایک درہم جو انسان اپنے دشمن کی طرف رد کرے بہتر ہے دن بھر روزہ رکھنے اور رات بھر عبادت کرنے سے جو اس کو رد کرتا ہے ایک فرشتہ تحت عرش سے ندا دیتا ہے کہ اے بندۂ خدا اب اپنا عمل از سر نو شروع کر کہ خدا نے تیرے

پچھلے تمام گناہوں کو معاف کر دیا۔

(۹۲۴) فرمایا حضرتؐ نے جو آدمی بدون توبہ مر جائیگا جہنم اس کے چہرے پر تین سانس لے گا پہلے سانس میں کوئی آنسو ایسا نہ رہے گا جو اس کی آنکھ سے نکلا ہو دوسرے میں کوئی خون کا قطرہ ایسا نہ ہوگا جو اس کے بدن سے نہ بہا ہو۔ تیسرے میں ساری چربی اس کے منہ سے نکل پڑے گی۔ پس خدا رحم کرے اس پر جو توبہ کرنیوالا اور اپنے دشمن کا راضی کرنے والا ہے جو آدمی ایسا کریگا میں اسے جنت دلانے کے لئے تیار ہوں۔

(۹۲۵) فرمایا حضرتؐ نے ایک ایسے دانق کو (ایک چھوٹا سکہ) رد کرنا جو حرام طریقہ سے حاصل کیا گیا ہو خدا کے نزدیک ہزار حج مبرور کی برابر ہے۔

(۱۱۵) چشم زخم

(۹۲۶) فرمایا رسول اللہ نے بد نظر انسان کو قبر میں پہنچا دیتی ہے اور اونٹ کو ہانڈی میں داخل کر دیتی ہے۔

(۹۲۷) اسماء بنت عمیس نے کہا یا رسول اللہؐ اولاد جعفر کو نظر لگ گئی ہے پس آپ ان کے لئے تعویذ دیجئے۔ آپ نے فرمایا اچھا اگر کوئی چیز قضا و قدر پر سبقت لیجانے والی ہوتی تو وہ نظر ہوتی۔

منقول ہے کہ نظر بد کو دور کرنے کے لئے آیۂ ذیل کو پڑھنا چاہیئے

وَاِنْ یَکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

(۱۱۶) عورتوں کو تہمت زنا لگانا

(سورۂ نور) جو لوگ شوہر دار عورتوں کو زنا کی تہمت لگائیں اور

چار گواہ پیش نہ کریں تو ان کو اسّی کوڑے مارو اور ان کی شہادت ہرگز قبول نہ کرو وہ فاسق لوگ ہیں۔

(سورۂ نور) جو لوگ شوہر دار مومنہ عورتوں کو زنا کی تہمت لگاتے ہیں وہ دُنیا و آخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

(۹۲۸) فرمایا رسول اللہؐ نے جس نے اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائی تو وہ اپنے حسنات سے اس طرح باہر ہو جائے گا جیسے سانپ اپنی کینچلی سے اور اس کے بدن کے ہر بال کے بدلے ہزار خطائیں لکھی جائیں گی۔

(۹۲۹) فرمایا حضرتؐ نے اپنی عورتوں کو زنا کی تہمت نہ دو کیونکہ یہ طلاق سے مشابہ ہے اور اپنے کو غیبت سے بچاؤ کیونکہ وہ کفر سے مشابہ ہے اور جان لو کہ قذف (زنا کی تہمت) اور غیبت ہزار برس کے عمل خیر کو برباد کرنے والی ہیں۔

(۹۳۰) فرمایا حضرتؐ نے جس نے اپنی عورت کو زنا کی تہمت دی اس پر لعنت نازل ہوئی اس کی توبہ اور بدلہ قبول نہ ہوگا۔

(۹۳۱) فرمایا حضرت نے اپنی عورت کو تہمت زنا نہ لگائے گا مگر ملعون یا منافق کیونکہ قذف کفر ہے اور کفر کا انجام دوزخ ہے۔ اپنی عورتوں کو زنا کی تہمت نہ لگاؤ کیونکہ قذف ندامت طویلہ اور عقوبتِ شدیدہ ہے۔

(۱۱۷) لِنسار

(سورۃ النساء) تمہاری جو عورتیں بدکاری (زنا) اختیار کریں ان پر چار گواہوں کی شہادت لو پس لوگ اگر گواہی دیدیں تو ان کو گھر

کے اندر زندگی بھر مقید رکھو یا اس وقت تک کہ خدا ان کے لئے کوئی اور راہ پیدا کرے۔

(۹۳۲) فرمایا حضرت رسول خدا نے میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں جو اپنی عورت کو مارتا ہے حالانکہ وہ اس سے بڑھ کر سزا دے سکتا ہے۔ اپنی عورتوں کو لکڑی سے مت مارو کیونکہ اس میں قصاص ہے بلکہ اس کو بھوک اور برہنگی کی سزا دو تاکہ تم دُنیا و آخرت میں راحت پاؤ۔ جو شخص اپنی عورت کو زینت پر راضی ہوتا یا اس کو گھر کے دروازے سے باہر جانے دیتا ہے وہ دیوث ہے۔ جو شخص اسے دیوث کہے گا اس پر کوئی گناہ نہیں جب کوئی عورت اپنے گھر کے دروازے سے مزیّن و معطّر ہو کر نکلتی ہے اور اس کا شوہر اس پر راضی ہوتا ہے تو خدا اس کے ہر قدم پر اس کے شوہر کے لئے ایک گھر جہنم میں بناتا ہے پس تم اپنی عورتوں کے بازو کاٹ ڈالو یعنی ان کو آزادی نہ دو ان کو کشادہ پر نہ بناؤ کیونکہ ایسا کرنے میں تم کو ندامت ہوگی اور ایسی عورت کو جہنّم نصیب ہوگا اور ان کی آزادی کو روکنا باعث رضائے خدا اور سرور قلب ہے اور جنّت میں بے حساب ملنے کا سبب ہے۔ تم اپنی عورتوں کے بارے میں میری اس نصیحت کو یاد رکھو تاکہ تم حساب کی سختی سے نجات پاؤ اور جو شخص میری اس وصیّت کو یاد نہ رکھے گا اس کا حال پیش خدا بہت ہی برا ہوگا۔ یاد رکھو عورتیں شیطان کے حال ہیں۔

(۱۱۸) وصیّت کا ضامن ہونا

(۹۳۳) فرمایا رسول اللہؐ نے جو امر حج میں میّت کا ضامن ہو کر بغیر عذر صحیح کے اس کو بجا نہ لائے گا خدا نہ اس کی نماز قبول کریگا نہ روزہ نہ اس کی کوئی دعا درجہ اجابت تک پہنچے گی اور ہر دن اور رات میں اس کے

نام پر ستو ایسی خطائیں لکھی جائیں گی جن میں چھوٹی سے چھوٹی مثل اس کے ہوگی کہ اپنی ماں یا بیٹی سے زنا کرے اور اگر اس وصیت کو اسی سال بجا لائے گا تو خدا اس کو ہر درہم کے بدلے ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کا عطا فرمائیگا۔ اگر وہ آنیوالے سال کے درمیان مرجائیگا تو شہید مرے گا اور خدا اس کو آئندہ سال کے ہر دن اور رات کے بدلے میں شہید کا ثواب عطا فرمائیگا۔ اس کی دنیا اور آخرت کی حاجتوں کو پورا کریگا۔

(۹۳۴) فرمایا حضرتؑ نے جو شخص وصیت میت کا ضامن ہو، پھر بغیر عذر اس کو پورا نہ کرے تو خدا اس کی توبہ قبول نہ کریگا اور آسمان و زمین کا ہر فرشتہ اس پر لعنت کریگا اور خدا کے غضب میں صبح و شام کریگا اور جب وہ کہے گا "یا رب" تو اس پر لعنت نازل ہوگی اور خدا اس کے تمام حسنات کا ثواب اس میت کے نام لکھ دے گا اگر وہ اسی حال میں مرگیا تو دوزخ میں داخل ہوگا اور اگر اس وصیت کو پورا کردے گا تو ہر دن اور رات میں اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور ہر درہم کے بدلے میں خدا اس کو ایک شہر عطا فرمائیگا اور ساٹھ حوریں دے گا اور صبح و شام دو دروازے اس کے لئے جنت کی طرف کھلے رہیں گے اگر وہ سال آئندہ کے درمیان مرجائے گا تو مغفور مرے گا اور اس کو روز قیامت حج اور عمرہ کا ثواب عطا کریگا اور جنت میں حضرت یحییٰؑ بن زکریاؑ کا رفیق ہوگا۔

(۹۳۵) فرمایا حضرت نے جو شخص میت کی وصیت کا ضامن ہو اس کو چاہیئے کہ اس کے پورا کرنے میں کوتاہی نہ کرے ورنہ اس کا عذاب سخت ہے اور ندامت طولانی ہے۔ وصیت میت کو بدبخت آدمی پورا نہیں کرتا جو وصیت میت کو جلد پورا کریگا خدا اس کے جسم پر آگ کو حرام کر دیگا اور شہداء و

صدیقین کے ساتھ اس کو جنت عطا فرمائیگا اور جب تک وہ زندہ رہے گا ہر روز ہزار نیکیاں اس کے نام لکھی جائیں گی اور ہزار درجے اس کے بلند ہوں گے اور جو شخص وصیت پوری کرنے سے روگردانی کریگا خدا ہر روز ہزار گناہ اس کے نام لکھے گا اور ہر قدم پر اس کے لئے ایک گھر دوزخ میں بنائے گا اور خدا اس کی طرف زندہ ہو یا مردہ نظر نہ کریگا اگر وہ اس حال میں مرجائے گا تو اس کی قبر پر لکھا جائیگا "رحمت خدا سے مایوس"۔

(۱۱۹) حسد

(سورۃ النساء) مت آرزو کرو اس چیز کی جو فضیلت دی ہے اللہ نے تمہارے بعض کو بعض پر مردوں کے لئے اس چیز میں حصہ ہے جو انہوں نے حاصل کیا ہے۔ تم اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو بے شک اللہ ہر شے جاننے والا ہے۔

پھر فرماتا ہے کیا وہ اس چیز پر حسد کرتے ہیں جو خدا نے لوگوں کو اپنے فضل سے دی ہے۔ پس ہم نے آل ابراہیم علیہ السّلام کو کتاب اور حکمت دی اور ان کو ہم نے ملک عظیم دیا۔

(۹۳۶) فرمایا جناب رسول خداؐ نے حسد سے بچو کیونکہ وہ حسنات کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح آگ خشک لکڑی کو کھالیتی ہے۔

(۹۳۷) فرمایا حضرتؐ نے کچھ لوگ خدا کی نعمتوں کے دشمن ہیں۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہؐ وہ کون لوگ ہیں فرمایا جو لوگ حسد کرنے والے ہیں اس چیز پر جو خدا نے اپنے فضل سے بندوں کو دی ہے۔

(۹۳۸) فرمایا حضرت نے تم کو اپنی حاجتوں کے پورا ہونے کو چھپانا

چاہیئے کیونکہ ہر صاحب نعمت محسود ہے۔

(۹۳۹) حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ سب سے زیادہ تنگ کرنے والی چیز انسان کو حسد ہے۔

(۹۴۰) فرمایا رسول اللہ نے جس نے علیؑ سے حسد کیا اس نے مجھ سے حسد کیا اور جس نے مجھ سے حسد کیا وہ داخل نار ہوا۔ حاسد وہ ہے جو دوسرے کے زوال نعمت کا خواستگار ہو چاہے وہ اس کی طرف عود نہ کرے۔ پس حسد مذموم ہے اور غبطہ یعنی جو دوسروں کے ہے اس کو اپنے لئے بھی چاہنا بدون اس خواہش کے کہ دوسرے کی نعمت کا زوال ہو، محمود ہے۔

(۹۴۱) فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے حاسد ایسے آدمی پر غصہ کرتا ہے جس نے اس کا کوئی قصور نہیں کیا۔

غضب

(۱۲۰)

(سورۂ طہٰ ۸۱) خدا سے سرکشی نہ کرو ورنہ میرا غضب تمہارے اوپر ہوگا اور جس پر میرا غضب ہوا وہ ہلاک ہوا۔

(۹۴۳) فرمایا رسول اللہ نے غصہ شیطان کی چنگاری ہے۔

(۹۴۴) فرمایا حضرتؐ نے غصہ ایمان کو اسی طرح فاسد کرتا ہے جیسے ایلوا یا سرکہ شہد کو۔ شیطان کہتا ہے غصہ میری کمند ہے اور میرا جال ہے اسی سے میں نیک لوگوں کا جنت سے شکار کرتا ہوں۔

(۹۴۵) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس نے غیبت نہ کی

اس کے لئے جنت ہے جس نے غصہ نہ کیا اس کے لئے جنت ہے جس نے حسد نہ کیا اس کے لئے جنت ہے۔ غصہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

(۹۴۵) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص غصہ کرے اور کبھی راضی نہ ہو وہ دوزخی ہے۔ جس شخص کو غصہ آئے اگر وہ کھڑا ہو اس کو بیٹھ جانا چاہیئے کیونکہ اس سے سوزش دور ہو جائیگی اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا ہو جائے۔ بہادری اس کا نام نہیں کہ کسی کو پچھاڑ دیا جائے بلکہ بہادری یہ ہے کہ آدمی غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے اور حضرتؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جب تم کو غصہ آئے تو خاموش ہو جاؤ۔

(۱۲۰) گالی دینا

(سورۃ الانعام) جو خدا کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں ان کو گالی نہ دو ورنہ وہ اپنی جہالت سے اللہ کو گالیاں دیں گے۔ زمانہ کو گالی نہ دو۔

مطلب یہ ہے کہ زمانے کا پیدا کرنے والا اور حوادث کا نازل کرنیوالا درحقیقت خدا ہی ہے پس سبب کو برا کہنا گویا مسبب کو برا کہنا ہے حضرت رسول خداؐ نے فرمایا سلطان کو گالی نہ دو کیونکہ وہ زمین پر خدا کا سایہ ہے اور مردوں کو گالی نہ دو کہ یہ ان کے رشتہ داروں کو اذیت دینے والا ہوگا اور مردوں کو گالی نہ دو کیونکہ جو کچھ انھوں نے کیا تھا وہ اس کو پہنچ گئے۔ جو شخص مجھ کو گالی دے اس کو قتل کردو جس نے میرے اصحاب کو گالی دی کفر کیا دوسری خبر میں ہے کہ جو میرے اصحاب کو گالی دے اس کے کوڑے لگاؤ۔

(۹۴۶) فرمایا حضرتؐ نے جنت حرام ہے اس پر جس نے میرے اہلبیتؑ

پر ظلم کیا اور ان سے قتال کیا یا ظالموں کی مدد کی جس نے ان کو گالی دی آخرت میں اس کے لئے کوئی نیکی نہیں ۔ خدا ایسے لوگوں سے روز قیامت مکالمہ نہ کریگا۔ اور ان کو گناہوں سے پاک نہ کریگا اور سخت عذاب میں رکھے گا۔

(۲۴۷) فرمایا حضرتؐ نے مومن کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے قتال کرنا کفر ہے اور اس کی غیبت کرنا معصیت ہے اور اس کے مال کی حرمت مثل اس کے خون کی حرمت کے ہے ۔جس نے علیؑ کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی اس نے خدا کو گالی دی۔

(۱۲۲) فرقہ مرجیہ و قدریہ

توضیح ۔ مرجیہ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ ایمان کے ہوتے معصیت اسی طرح مضر نہیں جیسے کفر کیساتھ اطاعت مفید نہیں اور بعض کا خیال ہے کہ مرجیہ وہی فرقہ جبریہ ہے جن کا عقیدہ ہے کہ بندہ اپنے افعال میں مجبور ہے اور قدریہ وہ فرقہ ہے جس نے قضا و قدر الٰہی سے انکار کر دیا ہے ان کا عقیدہ ہے کہ ہر بندہ اپنے افعال کا خالق ہے۔

(۹۴۸) امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا قدریہ فرقہ کی روحیں قیامت تک روزمرہ صبح و شام دوزخ کے سامنے کی جائیں گی اور جب قیامت آئے گی تو وہ دوزخیوں کے ساتھ طرح طرح کے عذاب سے معذب ہوں گے اور کہیں گے اے پروردگار تو نے ہم کو خاص طور پر معذب کیا ہے یا عام طور پر۔ خدا فرمائیگا اب دوزخ کا مزہ چکھو ہم نے ہر شے کو بقدر استحقاق پیدا کیا ہے۔

(۹۴۹) حضرت ابو عبداللہ نے فرمایا آیات ذیل قدریہ فرقہ کے متعلق ہیں ۔ ان المجرمین فی ضلالٍ وسُعرٍ یوم یسحبون فی النار علیٰ وجوھھم ذوقوا مسّ سقر

(۹۵۰) فرمایا حضرت رسول خدا نے قدریہ اس اُمّت کے مجوس ہیں وہ اللہ کے دشمن ہیں اور مکاری کے گواہ ۔ روز قیامت منادی ندا کریگا کہاں ہیں قدریہ دشمن خدا اور ابلیس کے گواہ ۔ اس وقت ایک گروہ میری اُمّت سے کھڑا ہوگا جس کے دہنوں سے کالا دھواں نکلتا ہوگا۔

(۹۵۱) فرمایا آنحضرتؐ نے میری اُمّت کے دو گروہوں کو اسلام سے کوئی حصّہ نہ ملے گا ایک مرجیہ دوسرے قدریہ۔

(۹۵۲) حضرتؐ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا تقدیر الٰہی کو جھٹلانے والے بندر اور سور کی صورتوں میں مسخ ہو کر اپنی قبروں سے نکلیں گے۔

(۹۵۳) حضرت امیر المومنین علی السّلام نے فرمایا روز قیامت جب اصحاب بدعت کو لایا جائیگا تو قدریہ ان میں ایسے نمایاں ہوں گے جیسے سیاہی میں سفید داغ پس خدا ان سے پوچھے گا بتاؤ تم لوگوں نے کیا مراد لی تھی وہ کہیں گے ہم نے تیری ہی ذات کو مراد لیا تھا اچھا میں نے تمہاری لغزشوں اور گناہوں کو معاف کیا مگر قدریہ کا گناہ نہ بخشوں گا کیونکہ انھوں نے شرک کیا ہے۔

(۹۵۴) ایک روز مجاہد غلام عبداللہ بن عباسؓ حضرت علیؑ کے پاس آکر کہنے لگا آپ قدریہ کے کلام کے بارہ میں کیا کہتے ہیں ؟ لوگوں کی ایک جماعت ان کے ہم خیال ہو گئی ہے ۔ فرمایا کیا ان میں سے کوئی تیرے ساتھ ہے پوچھا آپ ان کے ساتھ کیا کریں گے ۔ فرمایا توبہ کراؤں گا ' نہ کریں گے قتل کر دوں گا جس نے تقدیر الٰہی میں غلو کیا وہ ایمان سے خارج ہے ۔

(۹۵۵) فرمایا آنحضرتؐ نے ہر امت میں مجوسی تھے اس اُمت کے مجوسی قدریہ ہیں فرمایا حضرتؐ نے اس قدر رات رات سے اور دن دن سے مشابہ نہیں جتنا مرجیہ فرقہ یہود سے اور قدریہ نصرانیت سے مشابہ ہیں۔

(۱۲۳) تعصّب

تعصب کہتے ہیں پدری رشتہ داروں کی حمایت کرنا اور ظلم میں ان کی اعانت کرنا۔

(سورۃ الدھر) ان بندوں کو بشارت دو جو بات سنتے ہیں اور جو اچھی ہوتی ہے اس کی پیروی کرتے ہیں یہ وہی لوگ جن کی اللہ نے ہدایت کی ہے اور وہی عقلمند ہیں۔

(۹۵۷) فرمایا حضرت رسول خدا نے جس نے تعصّب سے یا کسی ظلم پر تعصب سے کام لیا تو اس سے ایمان کی رسّی نکل گئی۔

(۹۵۸) حضرت ابو عبداللہ نے فرمایا جس نے تعصّب کیا خدا اُسے دوزخ میں ڈالے گا اور زمانہ جاہلیت کے عربوں کے ساتھ محشور کریگا اور یہ بھی فرمایا روز قیامت ایک منادی ندا دیگا کہاں ہیں میرے دوستوں کو ایذا سے منع کرنے والے۔ یہ سن کر ایک ایسی قوم کھڑی ہوگی جن کے چہروں پر گوشت نہ ہوگا پھر وہ منادی کہے گا یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے مومنوں کو اذیت دی تھی اور ان کو رنج پہنچایا تھا اور ان سے دشمنی کی تھی اور دین کے معاملہ میں ان پر ظلم کیا تھا۔ پھر ان کو دوزخ میں ڈالنے کا حکم ہوگا اور یہ بھی فرمایا کہ وہ لوگ زبان سے کچھ کہا کرتے تھے اور عمل کچھ کرتے تھے انھوں نے لوگوں کے حقوق کو روکا اور اپنے شر کو دوسروں پر دفع کیا اور یہ بھی فرمایا کہ حضرت نوح نے اپنی کشتی میں کتے اور سور کو سوار کر لیا تھا مگر ولد الزنا کو داخل نہ کیا تھا اور ولد الزنا سے بھی سخت

---

(۱۲۴) عیادت مریض

(۹۵۹) فرمایا حضرت رسول خدا نے جو کسی مریض کی عیادت کریگا تو خدا اس کے نام پر ستّر ہزار نیکیاں تحریر فرمائیگا اور ستّر ہزار درجے بلند کریگا اور ستّر ہزار فرشتوں کو اس کی قبر پر بیٹھنے کا حکم دیگا تاکہ قیامت تک اسکے لئے استغفار کریں اور جو کسی مردے کو غسل دیگا اور اس کی شرمگاہ اور جسمانی عیوب کو چھپائیگا تو خدا اس کے ہر موئے بدن پر ایک غلام کے آزاد کرنے کا ثواب دے گا اور سو درجے اس کے بلند کریگا اور اگر کوئی شرمگاہ میّت کو کھول دیگا اور اس کے عیب کو ظاہر کریگا تو اس کے اعمال ضبط ہو جائیں گے اور خدا اس کی شرمگاہ کو دُنیا و آخرت میں کھولدیگا۔

(۹۶۰) فرمایا حضرت رسول خدا نے کہ خدا نے آدم علیہ السّلام سے کہا اے آدم میں بیمار ہوں تم نے میری عیادت نہ کی عرض کی پروردگار میں تیری عیادت کیسے کروں تو تمام عالموں کا پروردگار ہے۔ کہا اے آدم میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اگر تم اس کی عیادت کرتے تو گویا میری عیادت کرتے۔ پھر فرمایا اے آدم میں نے تم سے پانی مانگا تم نے نہ دیا عرض کی پروردگار اس سے تیرا کیا مطلب ہے۔ فرمایا میرے فلاں بندے نے تم سے پانی مانگا اگر تم دیدیتے تو گویا مجھے سیراب کر دیتے۔ پھر فرمایا اے آدمؑ میں نے تم سے کھانا مانگا مگر تم نے نہ دیا۔ عرض کی خداوندا تو رب العالمین ہے تجھے اس کی کیا حاجت فرمایا میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا اگر تم اسے کھلا دیتے تو گویا مجھے کھلاتے۔

(۹۶۱) فرمایا حضرت رسول خدا نے خداوند عالم روز قیامت اپنے

ایک بندہ سے کہے گا کس چیز نے تجھ کو روکا کہ میں بیمار تھا اور تو نے میری عیادت نہ کی وہ کہے گا اے رب العباد تجھ سے رنج اور بیماری کا کیا تعلق خدا فرمائیگا میرا فلاں برادر مومن بیمار ہوا تو نے اس کی عیادت نہ کی اگر تو کرتا تو میری عیادت ہوتی میں تیری تمام حاجتوں کو پورا کرتا۔

(۱۲۵) تعزیت

(۹۶۲) فرمایا حضرت رسول خداؐ نے تعزیت کرنا جنت کا وارث بناتا ہے۔

(۹۶۳) فرمایا حضرت نے جو کسی غمگین کو تسلی دیتا ہے وہ موقف میں ایک قابل فخر حلہ پہنے ہوئے ہوگا۔

(۹۶۴) فرمایا حضرت ابو عبد اللہؑ نے جو آدمی کسی کے بیٹے کے مرنے پر تعزیت کرے تو اس سے کہنا چاہیئے کہ اللہ تیرے بیٹے کے حق میں تجھ سے زیادہ بہتر ہے اور اللہ کا ثواب تیرے بیٹے سے زیادہ اچھا ہے اگر اس پر بھی اسے بیقرار ہوتے دیکھے تو اس سے کہے رسول اللہؐ کا بیٹا مر گیا تھا پس صبر میں تم کو ان کی پیروی کرنی چاہیئے۔

(۹۶۵) فرمایا حضرت رسولخداؐ نے جو کسی مصیبت زدہ کو تعلیم صبر دے گا تو اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا بغیر اس کے کہ مصیبت زدہ کے اجر سے کم کیا جائے۔

(۱۲۶) موت

(سورۂ آل عمران) کوئی نفس نہیں مرتا مگر اذن خدا سے وقت معین پر پھر فرماتا ہے ہر شخص موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے۔

(سورۃ الانعام) ان کی زندگی دنیا ختم ہوگئی اور اجل مسمّیٰ سامنے ہے۔

(سورۃ النحل) جب ان کی موت آئے گی تو وہ ایک گھڑی کے آگے ہوگی نہ پیچھے۔

(۹۶۷) امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بندہ مومن جمعہ کے دن زوال آفتاب کے درمیان مرے گا خدا اس کو تنگی قبر سے پناہ دے گا۔

(۹۶۸) فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو مومن پنجشنبہ کو بعد زوال مرے گا خدا اس کو ضغطہ قبر سے پناہ دے گا اور جو مومن شنبہ کو مرے گا اس کو دوزخ میں یہودیوں کے ساتھ جمع نہ کریگا اور جو مومن یکشنبہ کو مرے گا خدا نصاریٰ کے ساتھ جمع نہ کریگا اور جو دوشنبہ کو مرے گا خدا اس کو بنی امیہ کے ساتھ دوزخ میں جمع نہ کریگا اور جو مومن چہارشنبہ کو مرے گا خدا اس کو روز قیامت عذاب حشر سے محفوظ رکھے گا اور اپنی مجاورت کی سعادت بخشے گا اور اپنے فضل سے اس کو دار المقدم میں اس کو جگہ دیگا جہاں کوئی رنج اس کو نہ ہوگا اور یہ بھی فرمایا کہ مومن کسی گھر میں مرے کسی وقت میں مرے صدیق و شہید ہے اور میں نے اپنے حبیب حضرت رسول خدا سے سنا ہے کہ اگر مومن اس حال میں مرے کہ اس کے گناہ تمام اہل ارض کے گناہوں کے برابر ہوں تب بھی موت اس کا کفارہ بن جائیگی۔

پھر حضرتؐ نے فرمایا جس نے خلوص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہہ وہ شرک سے بری ہے جو دنیا میں خدا کا شریک کسی کو نہ بنائے گا وہ مرنے کے بعد جنت میں جگہ پائے گا۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّ اللّٰہَ لَا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک (یعنی خدا شرک کے سوا ہر گناہ کو بخش دیگا) اے علیؑ تمہارے شیعوں اور دوستوں میں سے جسے چاہے گا بخش دے گا۔ میں نے کہا یا رسول اللہؐ یہ میرے شیعوں کے

متعلق ہے فرمایا ہاں تمہارے شیعوں اور دوستوں کے لیے خصوصیت ہے وہ
اپنی قبروں سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہوئے نکلیں گے
ان کے پاس جنت کے سبز حلے ہوں گے اور تاج لائے جائیں گے جو ان کو پہنائے
جائیں گے پھر وہ شریف النسل گھوڑوں پر سوار ہوں گے جو ان کو اڑا کر
لے جائیں گے ان کو فزع اکبر سے رسوائی نہ ہوگی ملائکہ ان سے کہیں گے یہی وہ
دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

(۹۶۶) فرمایا حضرت رسول خدا نے افضل ذکر دنیا میں ذکر موت ہے۔
افضل عبادت ذکر موت ہے۔ افضل تفکر ذکر موت ہے جو موت کا ذکر
زیادہ کریگا وہ اپنے کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں پائے گا۔

(۹۷۰) فرمایا حضرت رسول خدا نے آگاہ ہو جو محبت آل محمدؐ پر مرا
وہ شہید مرا۔ جو محبت آل محمدؐ پر مرا وہ تائب مرا۔ جو محبت آل محمدؐ پر مرا وہ
کامل الایمان مرا۔ جو محبت آل محمدؐ پر مرا فرشتوں نے اسے جنت کی بشارت
دی۔ جو محبت آل محمدؐ پر مرا اس کی قبر میں جنت کے دروازے کھل گئے۔ جو محبت
آل محمدؐ پر مرا خدا نے اس کی قبر کو ملائکہ رحمت کے قرار پانے کی جگہ قرار دیا۔
جو محبت آل محمدؐ پر مرا وہ نکوکار و پرہیزگار مرا اور جو بغض آل محمدؐ پر مرا قیامت
کے دن اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا آیس من رحمۃ اللہ خدا کی رحمت
سے مایوس جو بغض آل محمدؐ پر مرا وہ کافر مرا کبھی بوئے جنت نہ سونگھے گا۔

(۱۲۰) تشییع جنازہ

(۹۷۱) فرمایا حضرت رسول خدا نے جس نے جنازے کی مشایعت
کی اس کے ہر قدم پر نیکیاں ہیں ایک لاکھ درجے اس کے بلند ہوں گے

اور ایک لاکھ گناہ محو ہوں گے اور اگر جنازہ پر نماز پڑھے گا تو ایک لاکھ
فرشتے اس کے جنازہ پر نماز پڑھیں گے اور سب کے سب اس کے لیے استغفار
کریں گے تا اینکہ وہ اپنی قبر سے مبعوث ہو اور یہ بھی فرمایا کہ جس نے نماز جنازہ
پڑھی تو خدا اس کے اگلے پچھلے گناہ سب بخش دیگا اگر دفن کے وقت کوئی
موجود رہے اور اس کو مٹی بھی دے تو اس کو ہر قدم پر اپنے گھر لوٹنے
تک ایک نیکی کا اجر ملے گا۔

(۱۲۸) قبر

(سورۃ کوثر) تم کو تکاثر نے ہلاک کر دیا یہاں تک کہ تم نے مقابر
کی زیارت کی۔

(۹۷۲) فرمایا جناب رسول خدا نے جو شخص کسی مسلم کی قبر کھودے گا خدا
اس کے نام پر آتش دوزخ حرام کر دے گا اور اسے جنت میں ایک گھر دیگا۔

(۹۷۳) فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی مومن مرتا
ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کی قبر تک مشایعت کرتے ہیں جب وہ قبر میں داخل
کیا جاتا ہے تو منکر نکیر آکر اس سے دریافت کرتے ہیں تیرا رب کون ہے تیرا
دین کیا ہے تیرا نبیؐ کون ہے، وہ کہتا ہے اللہ میرا رب ہے محمدؐ میرے نبی
ہیں اور اسلام میرا دین ہے پس اس کی قبر کو حد نظر تک وسیع کر دیتے ہیں اور
جنت کا طعام اس کے لئے لاتے ہیں اور عود و خوشبو کو اس میں داخل کرتے
ہیں جیسا کہ خدا فرماتا ہے قبر میں روح و ریحان ہے اور آخرت میں جنت
نعیم، اور جب کوئی کافر مرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے دوزخ کے اس کی
شایعت قبر تک کرتے ہیں اور اپنے اٹھانے والوں سے ایسی آواز سے

کہتا ہے کہ سوائے جن وانس ہر شے اس کی آواز کو سنتی ہے وہ کہتا ہے کاش مجھے ایک موقع اور ملتا کہ میں مومنین میں سے ہو جاتا پھر کہتا ہے کہ مجھے لوٹا لے شاید میں کوئی عمل نیک کروں۔ دوزخ کے فرشتے اس کو جواب دیتے ہیں ہرگز نہیں اور ایک فرشتہ ندا دیگا اگر تم نے اس کو رد کیا تو یہ وہی کرے گا جس سے اس کو روکا گیا تھا پس اسے قبر میں داخل کریں گے اور لوگ جدا ہو جائیں گے تو اس کے پاس منکر و نکیر خوفناک صورت سے آجائیں گے اور اس کو کھڑا کر کے پوچھیں گے بتا تیرا رب کون ہے تیرا نبی کون ہے اور تیرا دین کیا ہے وہ کہے گا میں نہیں جانتا پھر وہ فرشتے ایسا سخت ماریں گے کہ ہر شے خوفزدہ ہو جائیگی پھر وہ اس کے لئے دوزخ کے دروازے کھولدیں گے اور دوزخیوں کے پینے کا پانی گرم لائیں گے یہی منشا ہے اس آیت کا واما ان کان من المکذبین الضالین فنزل من الحمیم قبر میں (تصلیۃ جحیم آخرت میں)۔

(۹۷۴) ایک شخص نے ابوذر سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ ہم موت کو برا سمجھتے ہیں فرمایا اس لئے کہ ہم نے دنیا کو آباد کیا اور آخرت کو برباد کیا لہذا تم اچھا نہیں سمجھتے ہیں کہ آباد سے خراب کی طرف جاؤ۔ پوچھا آپ ہمارا خدا کی طرف لوٹنا کیسے سمجھتے ہیں۔ فرمایا نکو کار اس طرح آئیں گے جیسے مسافر اپنے گھر کی طرف لوٹتا ہے اور بدکار اس طرح آئیں گے جیسے بھاگا ہوا غلام اپنے آقا کی طرف۔ پوچھا خدا کے سامنے ہمارا کیا حال ہوگا۔ فرمایا تمہارے اعمال تمہارے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ خدا فرماتا ہے انّ الابرار لفی نعیم وانّ الفجار لفی جحیم ایک شخص نے پوچھا رحمت خدا کس پر ہو گی فرمایا انّ رحمۃ

ربّاکَ قریبٌ من المحسنین۔ تیرے رب کی رحمت احسان کرنے والوں سے قریب ہے۔

(۹۷۵) امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے موت کا حال پوچھا فرمایا مومن کے لئے بہترین خوشبو کے مانند ہے جس کو سونگھ کر وہ سو جاتا ہے اور ہر قسم کا تعب اور الم اس سے دور ہو جاتا ہے اور کافر کے لئے سانپوں اور بچھوؤں کا کاٹنا ہے یا اس سے بھی زیادہ سخت کسی نے کہا لوگ کہتے ہیں آروں سے چیرے جانے اور قینچیوں سے کاٹے جانے اور آنکھ کی پتلی میں چکی چلانے سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں بعض کافروں اور فاجروں کے لئے ایسا ہی ہے کسی نے عرض کیا کیا وجہ ہے کہ کافروں کو نزع کے وقت آسانی ہوتی ہے اور ہم سکرات موت کی سختیاں ان میں نہیں دیکھتے فرمایا اگر مومن کو یہاں راحت ملی تو اس کو جلدی ثواب مل گیا اور اگر سختی ہوئی تو اس کے گناہ دور ہوئے اور آخرت میں پاک و صاف جائیگا اور ثواب ابدی کے استحقاق میں کوئی شے مانع نہ ہوگی اور اگر کافر پر سہولت ہو تو سمجھ لو کہ دنیا ہی میں اس کے حسنات کا اجر پورا ہو گیا اور اگر شدت ہو تو سمجھ لو کہ اس کے حسنات ختم ہونیکے بعد عذاب الٰہی کی ابتدا ہو گئی۔

(۹۷۶) حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام ایسے شخص کے پاس گئے جو دم توڑ رہا تھا لوگوں نے کہا یا ابن رسول اللہ کیا اچھا ہوتا کہ آپ اس وقت ہم سے موت کا کچھ حال بیان فرماتے اور مرنے والے کی اس حالت کا۔
فرمایا موت مومن کو گناہوں سے پاک کرنے والی شے ہے اور مصیبتوں کا خاتمہ کرنے والی اس کے بعد کوئی گناہ قابل کفارہ باقی نہیں رہتا اور کافر کو حسنات سے صاف کرنیوالی ہے اس کے لئے یہ آخری لذت و

راحت ہے اور اس کی نیکیوں کا آخری بدلہ ہے۔ تمہارا یہ دوست جو اس حالت میں ہے تو اس کے گناہ چھین رہے ہیں اور یہ گناہوں سے بالکل صاف ہو گیا ہے اب اس میں ہم اہلبیتؑ کیساتھ دارالابد میں معاشرہ کی صلاحیت پیدا ہو گئی ہے۔

(۱۲۹) زیارت قبور

(۹۷۷) فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے جب تم قبروں کی زیارت کرو تو کہو السلام علیکم یا اھل المقابر من المومنین والمومنات انتم لنا سلف ونحن لکم تبع ونحن علیٰ اٰثارکم واردون نسئل اللہ الصلوٰۃ علی محمد وآل محمد والمغفرۃ لنا ولکم۔ سلام ہو تم پہ اے قبروں والو اور اے مومنین و مومنات تم ہم سے پہلے ہو اور تمہارے پیچھے چلے آرہے ہیں۔ ہم خدا سے سوال کرتے ہیں محمدؐ آلِ محمدؐ پر صلوات کا اور مغفرت کا اپنے اور تمہارے لئے۔

(۹۷۸) فرمایا رسول اللہ نے جو کوئی قبرستان میں جائے اور سورۂ قل ہو اللہ احد گیارہ مرتبہ پڑھے اور اس کا اجر اموات کو بخشے تو خدا موافق تعداد اموات اجر عطا فرمائیگا۔

(۹۷۹) احمد بن محمد سے مروی ہے کہ میں اور ابراہیم بن ہاشم ایک قبرستان میں گئے پس وہ ایک قبر کے پاس قبلہ رو ہو کر بیٹھے اور اپنا ہاتھ قبر پر رکھ کر سات مرتبہ سورۃ انا انزلنا پڑھا اور کہا جو ایسا کریگا خدا اس کو اور صاحب قبر کو بخش دیگا

(۹۸۰) عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ جب کوئی بندہ اپنا ہاتھ قبر پر رکھ کر کہتا ہے خداوندا اس مردہ کو بخش دے کہ یہ تیری بخشش کا محتاج ہے اور قل ھو اللہ اور سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے تو خدا اس قبر کو روشن اور کشادہ کرتا ہے اور اس دعا کرنے والے کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

(۹۸۱) فرمایا حضرت رسُولِ خدا نے اپنے مردوں کو ہدیہ بھیجو یعنی ان کے نام پر صدقہ دو اور ان کے لئے دعا کرو پھر فرمایا مومنین کی ارواح ہر جمعہ کو سماء دنیا پر اپنے اپنے گھر کے محاذ پر آتی ہیں اور ان میں سے ہر ایک روتی آواز میں کہتی ہے اے میرے اہل اور اے میرے رشتہ دارو ہم پر مہربانی کرو خدا تم پر رحم کرے۔ اس چیز سے جو ہمارے ہاتھوں میں تھی اب ہم مصیبت اور حساب کتاب میں پڑے ہوئے ہیں اور اس کا نفع ہمارے غیروں کو پہنچ رہا ہے اور ہر ایک ان میں سے اپنے اقربا کو پکار کر کہے گا ہمارے ساتھ ایک درہم ایک روٹی یا ایک لباس کا سلوک کرو خدا تم کو جنت کا لباس پہنائے پھر حضرت رسُول خدا رو پڑے۔ پھر فرمایا وہ تمہارے دینی بھائی ہیں جو نعمتوں اور خوشیوں کے حاصل کرنے کے بعد گلی ہوئی مٹی بن گئے اور اب وہ اپنے نفسوں پر افسوس کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ کیا اچھا ہوتا کہ ہم اپنے تمام سرمایہ کو راہ خدا میں صرف کر دیتے اور آج تمہارے محتاج نہ بنتے۔

(۹۸۲) فرمایا حضرت رسُول خدا نے جو صدقہ تم اپنی میت کے لئے دیتے ہو فرشتہ اس کو طبق نور میں لے لیتا ہے اور قبرستان میں جا کر کہتا ہے اے اہل قبور تمہارے اوپر سلام ہو تمہارے اہل نے یہ تمہارے لئے بھیجا ہے پس وہ اس کو لے کر اپنی قبروں میں داخل ہو جائیں گے۔

(۹۸۳) فرمایا حضرت نے جس نے میت پر صدقہ کے ساتھ مہربانی کی اس کا اجر پیش خدا اور پہاڑ کے برابر ہے اور وہ روز قیامت عرش کے سایہ میں ہوگا اور زندہ اور مردے اس صدقہ کی وجہ سے نجات پائیں گے۔

(۱۳۰) ذکر موت

(۹۸۴) فرمایا حضرت رسولِ خدا نے بہت سے غافل پہننے کیلئے کپڑا تیار کراتے ہیں اور وہ ان کا کفن بن جاتا ہے اور رہنے کیلئے گھر بناتے ہیں اور وہ انکی قبر بن جاتا ہے

(۹۸۵) فرمایا حضرتؐ نے قبر آخرت کی پہلی منزل ہے جس نے اس سے نجات پائی تو بعد کی منزلیں اس سے زیادہ آسان پائیگا ورنہ بعد اس سے کم نہ ہوگا۔

(۱۳۱) روح

(سورۂ بنی اسرائیل) اے رسولؐ تم سے لوگ روح کی بابت سوال کرتے ہیں کہدو وہ میرے رب کا امر ہے جس کا بہت تھوڑا سا علم تم کو دیا گیا ہے۔

(سورۂ بقرہ) جو لوگ راہ خدا میں مرے ہیں انکو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تم شعور نہیں رکھتے۔

(سورۂ آل عمران) جو لوگ راہ خدا میں قتل ہوئے ہیں ان کو مردہ نہ سمجھو وہ زندہ ہیں اور اپنے رب سے رزق پاتے ہیں اور جو کچھ خدا نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھا ہے اس پر خوش ہیں۔

(۹۸۷) فرمایا حضرت رسولِ خدا نے اگر لوگ روح کا مکان دیکھ لیں تو اپنی ہستی سے غافل ہو جائیں اور اپنے نفسوں پر رونے لگیں۔

فرمایا جب میت اٹھائی جاتی ہے تو روح اس پر سایہ فگن ہوتی ہے اور کہتی ہے اے میرے عزیزو دنیا تمہارے ساتھ اس طرح نہ کھیلے جیسے میں کھیلا میں نے حلال و حرام سے مال جمع کیا اور اپنے عزیزوں کے لئے چھوڑ آیا۔

(۹۸۸) تو اس کا اعمال نامہ لکھنے والے فرشتے آتے ہیں اگر نیک ہوتا ہے تو اس کی تعریف کرتے ہیں ورنہ برا کہتے ہیں۔

(۹۸۹) فرمایا حضرت رسولِ خدا نے جب خدا کسی بندہ سے راضی ہوتا ہے تو

کہتا ہے اے ملک الموت فلاں کے پاس جاؤ اور اس کی روح میرے پاس لاؤ اس کا اتنا ہی عمل کافی ہے۔

(۹۹۰) آنحضرتؐ نے فرمایا روحیں مجموعی شکل میں رہتی ہیں اور ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں۔

(۹۹۱) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السّلام نے مرنے کے بعد روحیں نہیں آتیں بلکہ مثل گرد و شمس ہی شعاعیں ڈالتی ہیں۔

(۹۹۲) فرمایا امام محمد باقر علیہ السّلام نے جو لوگ سوتے ہیں ان کی روحیں سماء دنیا کی طرف صعود کرتی ہیں۔

(۹۹۳) فرمایا حضرت علی علیہ السّلام نے جب خواب میں روح انسانی خارج ہوتی ہے تو روح حیوانی باقی رہتی ہے کسی نے پوچھا کیا مطلب ہے اس آیت کا اللّٰہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا کا کیا تمام روحیں سرکارِ الٰہی میں حاضر ہوتی ہیں پس خدا جسے چاہتا ہے روک لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے چھوڑ دیتا ہے۔ فرمایا جو چیز اس کی طرف جاتی ہے وہ روح عقل ہے مگر روح حیوانی بدن میں باقی رہتی ہے وہ موت سے پہلے خارج نہیں ہوتی۔ موت کے وقت روح العقل بھی قبض کرلی جاتی ہے اگر وقت خواب روح حیوانی بھی خارج ہو جائے تو بدن بے حس ہو جائے اس کی مثال اصحاب کہف کی ہے اگر ان میں روح حیوانی نہ ہوتی تو داہنے بائیں کروٹیں نہ لے سکتے۔

(۹۹۴) یونس بن ظبیان سے مروی کہ میں ایکدن حضرت ابو عبداللہؑ کی خدمت میں حاضر تھا حضرت نے مجھ سے پوچھا لوگ ارواح مومنین کے بارہ میں کیا کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہتے ہیں کہ تحت عرش ایک قندیل ہے اسمیں ایک سبز پرندہ ہے تمام روحیں اسی کے پوٹے میں رہتی ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا یہ بالکل غلط ہے خدا کے نزدیک بندۂ مومن اس سے زیادہ صاحب عزت و اکرم ہے کہ اسکی روح طائر کے پوٹے میں رہے۔ یونس قبض روح کے بعد وہ ایک ایسے ہی جسم میں رہتی ہے جیسا کہ وہ دنیا میں تھا وہ کھاتے پیتے ہیں اور جب آنیوالا ان کے پاس آتا ہے تو وہ اس کو

اچھی طرح پہچانتے ہیں۔
کتاب التعبیر عن الآئمہ علیہم السلام میں ہے کہ مومن کی خواب سچی ہوتی ہے کیونکہ اس کا نفس پاک
ہوتا ہے اور یقین صحیح۔ جب اس کی روح خارج ہوتی ہے تو وہ ملائکہ سے ملاقات کرتی ہے پس
اسکی خواب وحی الٰہی ہوتی ہے پیغمبر فرمایا وحی تو منقطع ہوگئی مگر بشارتیں جاری ہیں اور
وہ صالحین و صالحات کی خواب ہے۔

(۹۹۶) فرمایا حضرت رسولخدا نے جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھ ہی کو خواب
میں دیکھا کیونکہ شیطان میری یا میرے اوصیاء کی یا ان کے شیعوں کی شکل میں
نہیں آسکتا اور رویاء صادقہ ایک جزو ہے نبوت کے ستر جزووں میں سے۔

(۹۹۷) محمد القاسم النوفلی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ سے پوچھا
کہ یہ کیا بات ہے کہ کبھی تو جیسا خواب دیکھتے ہیں ویسا ہی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی جو
دیکھتے ہیں ویسا نہیں ہوتا۔ فرمایا مومن جب سوتا ہے تو اس کی روح سے ایک حرکت خارج
ہوتی ہے اور بسا اوقات وہ آسمان کی طرف چڑھتی ہے پس روح وہاں جو کچھ موضع
تقدیر و تدبیر میں دیکھتی ہے وہ سچ ہوتا ہے اور جو زمین میں دیکھتی ہے وہ اضغاث
احلام یعنی جھوٹی اور پریشان خوابیں ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا مومن کی
روح آسمان تک بلند ہوتی ہے فرمایا ہاں میں نے عرض کی تو پھر اتنی دیر تک بدن مومن میں
روح نہیں رہتی اور وہ سب کی سب خارج ہوجاتی ہے فرمایا یہ بات نہیں ہے اگر سب خارج
ہوجاتی اور بدن مومن میں کوئی شے باقی نہ رہتی تو وہ مرجاتا میں نے عرض کی کہ پھر وہ
کیونکر خارج ہوتی ہے فرمایا کہ تم سورج کو آسمان میں نہیں دیکھتے کہ وہ اپنی جگہ ہوتا ہے
اور اسکی شعاعیں زمین پر ہوتی ہیں ایسی ہی روح ہے کہ اصل اسکے بدن میں ہے حرکت اسکی ممدود ہے۔

(۱۳۲) صفت جنت و نعیم جنت

(سورۃ البقرہ) بشارت دو ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور عمل صالح کئے ہیں۔

کہ ان کیلئے ایسی جنتیں ہیں جنکے نیچے نہریں جاری ہیں اور ہر وقت انکو پھلوں سے رزق دیا جائیگا۔ وہ
کہیں گے یہ تو بالکل ویسے ہی ہیں جیسے ہم نے پہلے کھائے تھے اور ان کے پاس متشابہ الاثمار لائے
جائیں گے اور جنت میں ان کیلئے پاک و پاکیزہ عورتیں ہونگی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔
(سورۃ آل عمران) اپنے رب کی مغفرت کی طرف جلدی کرو اور اس کی جنت
کی طرف جسکی چوڑائی تمام آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہے اور وہ متقین کیلئے تیار کی گئی ہے۔

(۹۹۸) فرمایا رسول اللہ نے میں جب شب معراج آسمان پر گیا تو جبرئیل نے میرا ہاتھ
پکڑا اور جنت کے بساطوں میں سے ایک بساط پر مجھے بٹھایا پھر مجھے ایک بہی دی جب
میں نے اسے توڑا تو اسمیں سے ایک حور نکلی جس کی مثل میں نے جنت میں کبھی نہ دیکھی تھی
اس نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ میں نے کہا کون ہے اس نے کہا میں راضیہ
مرضیہ ہوں مجھے خداوند عالم نے تین چیزوں سے پیدا کیا ہے میرے نیچے کا حصہ مشک
ہے اور درمیانی حصہ کافور کا اعلیٰ حصہ عنبر کا مجھے خدا نے آپکے بھائی اور
ابن عم علیؑ ابن ابیطالب کیلئے پیدا کیا ہے حضرتؐ فرماتے ہیں میں نے بنائے جنت
کے متعلق جبرئیلؑ سے سوال کیا۔ کہا اس کی ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک سونے
کی اور اس کی زمین مشک کی ہے مٹی زعفران کی سنگریزے موتی اور یاقوت
کے ہیں جو اسمیں داخل ہوگا عیش میں رہے گا اور کبھی سختی نہ دیکھے گا اس کو کبھی
موت نہ آئیگی اس کی جوانی کبھی دور نہ ہوگی۔ کپڑے کبھی پرانے نہ ہونگے۔

(۹۹۹) فرمایا رسول اللہ نے جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا عبد مومن کو طلب فرمائیگا۔
وہ از سر تا پا گناہوں میں ڈوبا کھڑا ہوگا پھر خدا اس کے گناہ بخشے گا اور اسکی اطلاع
کسی ملک مقرب اور نبی مرسل کو بھی نہ ہوگی اسکو یہ ناپسند ہوگا کہ کوئی آدمی بھی وہاں کھڑا ہو۔

(۱۰۰۰) زید بن علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے جنت میں ایک درخت ہے
جس کے اعلیٰ حصہ سے حلّے خارج ہونگے اور اسفل سے ابلق گھوڑے نکلیں گے جن کے پر دار
بازو ہوں گے گھوڑوں پر زینیں کسی ہوں گی دہنوں میں دُر و یاقوت کے لگام ہونگے اور نہ لید

کرینگے نہ پیشاب جب وہ لیس خدا ان پر سوار ہونگے توجطرف کو انکی خواہش ہوگی تو گھوڑے انکو لیکر اڑ جائینگے۔ اہل نار پوچھیں گے یہ کون لوگ ہیں پس ان میں کا اعلیٰ جواب دیگا خدا سے پوچھ لو۔ وہ کہیں گے پروردگار ان لوگوں کو یہ درجہ کس وجہ سے ملا۔ خدا فرمائیگا یہ لوگ روزہ رکھتے تھے اور تم کھاتے تھے۔ یہ راہ خدا میں خرچ کرتے تھے اور تم بخل کرتے تھے۔ یہ فی سبیل اللہ ہر ستے تھے اور تم بچتے تھے یہ نماز پڑھتے تھے اور تم سوتے تھے۔

(۱۰۰۱) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے جنت میں ایک بازار ہے جسمیں خرید و فروخت کسی چیز کی نہ ہوگی۔ البتہ مردوں اور عورتوں کی صورتیں ہونگی پس جو جس صورت کو پسند کریگا وہ اُسی کیطرف جائیگا اس بازار میں حوروں کا مجمع ہوگا وہ ایسی آوازیں بولیں گی کہ اس سے پہلے سُننے میں نہ آئی ہوگی وہ کہیں گی ہم وہ عیش پرور وہ ہیں جن کیلئے کبھی سختی نہیں ہم وہ کھانے والیاں ہیں جو بھوکی نہ ہونگی ہم وہ پہننے والیاں ہیں جو کبھی برہنہ نہ ہونگی۔ ہم وہ ہمیشہ جینے والیاں ہیں جو کبھی مریں گی نہیں ہم وہ راضی ہونے والیاں ہیں جو کبھی غصہ نہیں کرتیں۔ ہم وہ مقیم ہیں جو کبھی کوچ کرنیوالی نہیں۔ پس بشارت ہو اس شخص کو جس کیلئے ہم مخصوص ہوں اور وہ ہمارے لئے ہو۔ ہم نیک اور خوبصورت ہیں اور ہمارے شوہر صاحبان کرامت اور بزرگی والے ہیں۔

(۱۰۰۲) فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بالشت جگہ بہتر ہے دنیا و مافیہا سے۔

(۱۰۰۳) فرمایا حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے میں رسول اللہ کیساتھ حوض کوثر پر ہوں گا جو ہمارے ساتھ رہنے کا ارادہ کرے اس کو چاہیئے کہ اپنا قول ہمارا سا قول اور اپنا عمل ہمارا سا عمل بنائے وہاں شفاعت ہماری اور ہمارے دستوں کی ہوگی جو شخص ہم سے یہاں ملا رہے گا ہم حوض کوثر پر اس سے ملاقات کریں گے اور میں اپنے دشمنوں کو اس پر سے دفع کرونگا اور اپنے دوستوں کو سیراب کرونگا۔ جو اس کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا جنت میں دو بھری ہوئی حوضیں ہیں اور ایک تسنیم دوسری معین جن کے سنگریزے دُر و یاقوت ہیں اور وہی

حوض کوثر ہے یہ امور بندوں پر خدا آسان کر دیگا اگر وہ ہم سے تعلق رکھیں گے اور ہماری محبت کو اپنے دلمیں جگہ دیں گے۔

(۱۰۰۴) انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جسے طوبےٰ کہتے ہیں جنت میں کوئی گھر کوئی حجرہ ایسا نہیں جسمیں شاخ نہ ہو اس کی جڑ میرے گھر میں ہے دوسرے دن فرمایا اسکی جڑ علیؑ کے گھر میں ہے۔ عمر نے کہا یا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کل آپ نے کہا تھا کہ اسکی جڑ میرے گھر میں ہے حضرت نے فرمایا اے عمر کیا تم نہیں جانتے کہ میرا اور علیؑ کا گھر ایک ہے میرا اور علیؑ کا درجہ ایک ہے میرا اور علیؑ کا پردہ ایک ہے عمر نے کہا اگر کوئی شخص آپ دونوں میں سے اپنی اہل سے ملنا چاہیئے تو کیا ہوگا فرمایا خدا میرے اور ان کے درمیان ایک نور کا پردہ ڈالدیگا اور جب ہم اپنی ضرورت سے فارغ ہونگے تو وہ پردہ اُٹھ جائیگا اس وقت عمر نے حق کو پہچانا اور اسی وجہ سے اصحاب رسولؐ میں کسی نے ان سے زیادہ علیؑ کیساتھ حسد نہ کیا۔

(۱۳۳) صفت جہنم اور اس کا عذاب

(سورۃ البقرہ) جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے وہ اصحاب نار ہیں اور اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔

(سورۃ النساء) جنہوں نے ہماری آیات سے کفر کیا ہے عنقریب ہم انکو آگ میں جلائیں گے جب انکی جلد جل جائیں گی تو وہ ویسی جلدیں بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب کو چکھیں۔

(سورۃ التوبہ) جنہوں نے سونے چاندی کو جمع کیا ہے اور وہ راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے ان کو عذاب دردناک کی خبر دو روز قیامت آتش جہنم میں ان کے چاندی اور سونے تپا کر انکی پیشانیوں پہلوؤں اور پیٹھوں پر داغ لگایا جائیگا۔ یہ ہے وہ چیز جو تم نے اپنے نفسوں کے لئے ذخیرہ کی تھی اب اس خزانہ کے جمع کرنیکا مزہ چکھو۔

---

(۱۳۴) قیامت اور اس پر اک نظر

(سورۃ المائدہ ۵) کافر اگر تمام وہ چیز جو زمین میں ان کے پاس ہے یا اس کی مثل اور شے روز قیامت کا عذاب ہٹانے کیلئے فدیہ دیں تو بھی ان سے قبول نہ کیا جائیگا۔ اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

(سورۃ الانعام) اگر تم ان کو دیکھو جب کہ وہ نار پر کھڑے ہونگے اور کہیں گے کاش کہ ہم لوٹا دیئے جاتے اور ہم آیات خدا کی تکذیب نہ کرتے اور مومنین میں سے ہو جاتے مگر ان پر ظاہر ہو گیا جس چیز کو پہلے چھپاتے تھے اگر ان کو لوٹا دیا جائے تو پھر وہی کریں گے جس کی بابت انکو منع کیا گیا ہے اور وہ تو جھوٹے ہیں۔

(۱۰۰۵) حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روز قیامت ہر بندہ سے چار چیزوں کے متعلق سوال کیا جائیگا کہ اس نے اپنی عمر کس چیز میں کھوئی۔ اس نے اپنا شباب کس امر میں مٹایا۔ اس نے مال کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا اور ہم اہلبیت کی محبت۔

(۱۰۰۶) جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا نے اپنے پدر بزرگوار سے عرض کیا کہ مجھے یہ بتائیے کہ روز قیامت لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا وہ اپنے اپنے معاملہ میں مشغول ہونگے۔ کوئی کسی کی طرف دیکھنے والا نہ ہوگا۔ نہ باپ بیٹے کی طرف نہ بیٹا باپ کی طرف نہ ماں کیطرف۔ پوچھا ان کے جسموں پر کفن بھی نہ ہونگے جب وہ اپنی قبر سے باہر آئینگے فرمایا کفن سب کے کہنہ ہونگے مگر مومنوں کی شرمگاہ کو چھپائے گا اور کافروں کی شرمگاہ کھلی ہوگی۔

پوچھا بابا مومنوں کی شرمگاہ ستر پوشی کس چیز سے ہوگی فرمایا ایک ایسا نور روشن ہوگا کہ اس کی وجہ سے ان کے جسم نظر نہ آئیں گے۔

پوچھا بابا میں آپ سے کہاں ہونگی فرمایا میزان کے پاس در آنحالیکہ میں کہتا ہونگا خداوندا جس نے لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دی اس کے پلّے جھکا دے

اور تم مجھے دفاتر کے پاس دیکھو گی جب کہ صحیفے کھلے ہوں گے میں کہتا ہوں گا پروردگار میری امت سے تھوڑا سا حساب لے اور تم مجھے مقام شفاعت میں دیکھو گی جہنم کے پل پر ہر انسان اپنے نفس کے معاملہ میں مشغول ہوگا اور میں اپنی امت کے معاملہ میں مشغول ہوں گا اور یہ کہتا ہوں گا پروردگار میری امت کو بچا لے۔ انبیاء علیہم السلام میرے گرد ندا دیتے ہوں گے خداوندا امت مصطفےٰ کو بچالے۔ خدا اس روز سب کا حساب لے گا سوائے مشرک کے کہ اس کو بغیر حساب داخل جہنم کریگا۔

(۱۳۵) موقف

(سورۃ المعارج) ایک سائل نے ایک ایسے عذاب کا سوال کیا جو کافروں پر نازل ہوا کرتا ہے۔ ذی المعارج خدا سے جس کی طرف ملائکہ اور روح معراج حاصل کریں گے اس روز جس کی مقدار ہزار برس کی ہوگی پس صبر کرو۔

(۱۰۰۷) ابن مسعود سے مروی ہے کہ ایکدن میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے فرمایا قیامت میں پچاس موقف ہوں گے اور ہر موقف ہزار برس کا ہوگا۔ پہلا موقف قبر سے نکلنے پر ہوگا پس یہاں ہزار برس تک پا برہنہ جسم عریاں بھوکا اور پیاسا رکنا ہوگا جو شخص اپنی قبر سے اس طرح نکلے گا وہ اپنے رب پر اور اس کی جنت و نار پر بعث اور رسالت و قیامت پر ایمان لانیوالا ہوگا اور اس کی وحدانیت اور میری نبوت جو کہ میں خدا کی طرف سے لایا ہوں اس کی تصدیق کرنیوالا ہوگا وہ عذاب سے نجات پائے گا۔

(۱۰۰۸) معاذ سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے میری امت دس طرح سے روز قیامت محشور ہوگی کہ بعض ان میں سے بشکل بوزنہ ہوں گے بعض بشکل خنزیر بعض اپنے سروں پر اوندھے اور ان کے پیر ان کے

سروں پر ہوں گے بعض اندھے ہوں گے، اور بعض گونگے ہونگے اور بعض اپنی
زبانیں چاٹتے ہوں گے جو ان کے سینوں پر لٹکی ہوں گی اور ان سے رال
بہہ رہی ہوگی ۔ لوگوں کو ان کے وجود سے نفرت ہوگی اور بعضوں کے ہاتھ
پاؤں کٹے ہوں گے ۔ بعض آگ کے شعلے تاپتے ہوں گے بعض کے جسموں
سے مُردار کی سی بو آتی ہوگی، بعض کے لباس تار کول سے بھرے ہوں
گے ۔ اور ان کی جلدوں سے چپکے ہوں گے ۔ پس جو بندروں کی صورت
میں ہوں گے وہ بدکار ہوں گے جو خنازیر کی صورت میں ہوں گے وہ ناجائز
کھانے والے ہوں گے اور اپنے احکام میں ظلم کرنے والے ہوں گے، گونگے
اور بہرے ہوں گے اور اپنے اعمال پر غرور کرنے والے ہوں گے جن کے
پاؤں کٹے ہوئے ہوں گے ہمسایوں کو ستانے والے ہوں گے جو آگ تاپنے
والے ہوں گے وہ لوگوں کی بادشاہ سے چغلی کھانے والے ہوں گے جن کے
بدنوں سے مُردار کی سی بو آتی ہوگی وہ خواہشوں اور لذتوں کی پیروی
کرنے والے ہوں گے اور اپنے اموال سے حق اللہ کو روکنے والے ہوں گے
جن کے لباس قطران کے ہوں گے وہ صاحبان کُفر و فجور ہوں گے ۔

مختصر حالات جناب صدوق علیہ الرحمہ

آپ کا نام محمد کنیت ابو جعفر اور لقب صدوق ہے۔ ان کے والد ماجد
کا نام علی بن الحسن بن موسیٰ بن بابویہ ہے قم کے رہنے والے تھے۔ ان کا
سینہ علوم دین کا دفینہ تھا اور حقایق و معارف کا خزینہ تھا۔ آپ نے
شیعوں کے اصرار پر وہاں سکونت اختیار کر لی تھی اور مسائل دین
کی تعلیم دینے میں مشغول ہو گئے۔

شیخ طوسی نے فہرست میں لکھا ہے کہ ابو جعفر بن بابویہ جلیل القدر
حافظ تھے اور رجال کے حالات سے خوب واقف تھے ۳۵۵ھ میں
بعالم جوانی بغداد میں آئے اور بڑے بڑے علما نے ان سے احادیث
کو سُنا ۔ علمائے قم میں ان کا کوئی نظیر و مثل نہ تھا ۔ تقریباً تین سو
کتابیں ان کی تصنیفات سے ہیں ۔ شہر رَے میں انتقال فرمایا ۔ کتاب
نجاشی میں ان کی کتابوں کی فہرست درج ہے ۔

جب ان کے علم و فضل کا ڈنکا اطراف عالم میں بجا تو
ملک رکن الدولہ نے پیغام بھیجا کہ میں آپ کی ملاقات کا مشتاق
ہوں ۔ جب آپ وہاں پہنچے تو بادشاہ نے بڑی تعظیم و تکریم بجا لا کر
اپنے پہلو میں جگہ دی اور کمال نیاز مندی کا اظہار کیا ۔

جناب صدوق علیہ الرحمہ جس زمانہ میں بغداد میں تھے ۔
علمائے اہل سنت اکثر ان کی خدمت میں حاضر ہو کر مختلف قسم
کے سوالات کرتے تھے اور ان کو جناب صدوق بعنوان شایستہ
ان سب کا جواب دیتے تھے ۔

علمِ حدیث میں جناب صدوق علیہ الرحمہ کو کمال حاصل تھا۔ آپ کا حلقہ درس بہت وسیع تھا۔ کئی کئی سو طالب علم بیک وقت آپ سے احادیث کا درس لیتے تھے۔

کتاب جامع الاخبار جس کا ترجمہ یہ کتاب ہے اپنی جامعیت کے لحاظ سے نہایت مفید کتاب ہے علامہ نے دریا کو کوزہ میں بھر دیا ہے عبارت محاسن اخلاق معاشرتی تعلیمات کے متعلق آپ نے تھوڑی تھوڑی حدیثیں جمع کر دیں۔ بعض احادیث ایسی ضرور ہیں جن کا مطلب ہماری سمجھ میں نہیں آتا اور بعید از عقل معلوم ہوتی ہیں لیکن کمال ایمان کے دائرہ میں رہ کر روحانی اور ایمانی آنکھوں سے ان کو پڑھا جائے تو ان کی معنویت کچھ اور ہی نظر آتی ہے۔ اعمال حسنہ کے جو بکثرت ثواب لکھے گئے ہیں ان پر تعجب نہ ہونا چاہیئے۔ اوّل تو اہلِ ایماں کے شوق کو اُبھارنے کے لئے ایسا ہے دوسرے بہت سے افعال حسنہ ایسے ہیں کہ اگر وہ خلوص سے محض لحُبّ اللہ و لوجہ اللہ عمل میں لائے جائیں تو ان پر اللہ تعالیٰ جتنا ثواب دے وہ محل تعجب نہیں۔ اس کی سرکار میں کس چیز کی کمی ہے۔ جب ایک بادشاہ ذرا سی بات پر خوش ہو کر بڑی بڑی جاگیریں بخش دیتا ہے تو اللہ ہے جتنا چاہے بخش دے۔

بادشاہ رکن الدولہ کو آپ سے بڑی عقیدت تھی۔ وہ اکثر آپ کو بلا کر آیات و احادیث کے متعلق معلومات حاصل کیا کرتا تھا۔ کئی بار ایسا ہوا کہ وہ آپ کے شریعت کدہ پر خود آیا اس کے ارکان سلطنت کو یہ بات ناگوار ہوتی تھی ایک بار کسی نے کہا خضور والا یہاں اور بھی بہت سے عالم ہیں کیا وجہ ہے کہ آپ دوسروں کے یہاں نہیں جاتے رکن الدولہ نے کہا اگر ان کے پایہ کا کوئی اور بھی ہوتا تو میں ضرور اس کے پاس جاتا۔ اس نے کہا آپ نے یہ کیسے جانا کہ ان کی ٹکر کا کوئی اور نہیں بادشاہ نے کہا میں سب کو آزما چکا ہوں۔ اگر تم کو یقین نہیں آتا تو سب کو ایک مجلس میں جمع کرو اور مختلف قسم کے سوالات ان کے سامنے رکھو پھر دیکھو ان مسائل کے جواب کون سب سے زیادہ تسلی بخش دیتا ہے۔

چنانچہ ایک روز معیّن کر کے ان تمام علما کو جو اس وقت دارالخلافہ میں تھے جمع کیا گیا اور چند مسائل ان کے سامنے پیش کیے گئے۔ اس جلسہ میں اوّل سے آخر تک رکن الدولہ بھی موجود رہے۔ سب سے پہلے اس مسئلہ پر گفتگو شروع ہوئی کہ ملّتِ اسلام میں تہتّر فرقے کیوں ہوئے اس کی ذمّہ داری کس پر ہے۔

تین روز تک اس مسئلہ پر گرما گرم بحثیں رہیں۔ صدوق علیہ الرحمہ کا دعویٰ یہ تھا کہ یہ سب تفریق محض اس وجہ سے ہوئی کہ آنحضرت کے بعد اُمتِ رسولؐ نے اہلبیتؑ سے تمسک نہ رکھا۔ اور قرآن کو اپنی اپنی عقل کے مطابق سمجھا۔ جس سے ملت تہتّر فرقوں

میں تقسیم ہو گئی۔ اس مسئلہ پر جناب صدوق نے ایسے پر زور دلائل سے روشنی ڈالی کہ ساری مجلس ساکت ہو گئی۔ بادشاہ نے کہا اب تو آپ پر ثابت ہو گیا کہ اس شخص کا علم دین میں کیا پایہ ہے۔ میں جو کچھ تعظیم کرتا ہوں ان کے علم کی وجہ سے کرتا ہوں۔

میں نے بہت سی ایسی احادیث کا مطلب ان سے دریافت کیا جو میری نظر میں بہت مشکل تھیں میں نے اپنے درباری علماء کے سامنے بار بار ان کو پیش کیا اور ان سے سمجھنے کی کوشش کی لیکن ان میں سے کوئی مجھے نہ سمجھا سکا۔ جب پہلی بار میں جناب صدوق سے ملا تو اس خیال سے کہ ان کو جانچنا چاہیئے ایک حدیث پیش کی انھوں نے ایسا ساکت جواب دیا کہ میں لب نہ ہلا سکا اس کے بعد تو بہت سی احادیث ان کے سامنے رکھیں میں نے یہ دیکھا کہ ان کو علمِ حدیث میں وہ کمال حاصل ہے جو دوسروں کو میسر نہیں۔

صدوق علیہ الرحمہ درویشانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ معمولی کپڑے کا لباس پہنتے تھے اور اکثر ایام میں روزے سے رہتے تھے۔ ایک بار رکن الدولہ نے بہت سے قیمتی تحفے ان کے پاس بھیجے۔ انھوں نے اُس وقت تو اس خیال سے لے لئے کہ درصورت واپس کرنے کے بادشاہ کو ناگوار ہو گا لیکن دوسرے روز ان تحائف کو ساتھ لے کر بادشاہ کے پاس گئے سپاس گذاری کے بعد فرمایا ہر ایک کو تحفہ اس کے حسبِ حال دیا جاتا ہے میں نے کبھی ایسی چیزوں کو استعمال نہیں کیا۔ بہتر یہ ہو کہ اب میری طرف سے یہ چیزیں ایسے لوگوں کو دیں جن کا دل ان کو

لے کر خوش ہو۔ رکن الدولہ نے کہا پھر اب ایسی چیز مانگئے جو آپ کے حسبِ حال ہو۔ فرمایا بس میں اتنا چاہتا ہوں کہ آپ نماز کے بعد میری مغفرت کے لئے دُعا کر دیا کریں۔ یہ سُنکر رکن الدولہ رونے لگے اور ہاتھ باندھ کر کہنے لگے۔ میں اور آپ کے لئے دُعائے مغفرت کروں۔ میں تو خدا کا ایک گنہگار بندہ ہوں۔ میری درخواست تو آپ سے یہ ہے کہ میری مغفرت [illegible]

صدوق علیہ الرحمہ بڑے سخی انسان تھے جو کچھ [illegible] ہاتھ آتا محتاجوں پر تقسیم کر دیتے۔ اکثر اوقات [illegible] اور اس کی پرواہ نہ کرتے کہ گھر میں کھانے کو ہے یا نہیں ایک دن ان کی بی بی نے کہا آپ کو کبھی اس کا خیال نہیں ہوتا کہ گھر میں کھانے کو ہے یا نہیں۔ فرمایا جس خدا نے رزق کا وعدہ کیا ہے وہ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ جو درندوں پرندوں اور چرندوں کو ان کی روزی روز پہنچاتا ہے کیا مجھے بھول جائے گا۔ یہ سُن کر ان کی بی بی پر ایسا خوفِ خدا طاری ہوا کہ روتے روتے بیہوش ہو گئیں۔

جس زمانہ میں صدوق علیہ الرحمہ کا قیام رَے میں تھا آپ نے وہاں ایک مدرسہ کی بُنیاد ڈالی۔ جس میں علمِ قرآن اور علمِ حدیث کا روزانہ درس ہوتا تھا آپ کے درس میں کئی سو طالبعلم شریک ہوتے تھے جب آپ کے علم و فضل کا شہرہ شہروں شہروں پہنچا تو علمائے ماوراء النہر کو جو حدیث سے ان سے [illegible] پیدا ہوا انھوں نے ایک شخص کو بھیج [illegible] آپ کے پاس بھیجا کہ انتہائی عقیدت کا اظہار کر کے ان کا پورا پورا اعتماد

حاصل کرلے اور پھر ایک دن ان کو زہر دیدے لیکن ان کا یہ مقصد پورا نہ ہوا۔ جناب صدوق کو ایک رات خواب میں اس کی نیت کا حال بیان کیا گیا۔ انھوں نے اس دشمن ایمان کو پوری طرح زدوکوب کر کے بدّے سے نکال دیا۔

صدوق علیہ الرحمہ کا بہت بڑا کتب خانہ تھا۔ تقریباً بیس ہزار کتاب اس میں تھی امرائے رے نے اس کے لئے ایک عمارت بنوادی تھی۔ جناب صدوق شب و روز مطالعہ کتب اور تصنیفات میں مشغول رہتے تھے۔ ان کی تصنیفات ہر علمی شعبے میں پائی جاتی ہے۔ فقہ و اصول فقہ اور علمِ کلام میں ان کی مصنفات زیادہ ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسا حافظہ عطا فرمایا تھا کہ جو مضمون کسی کتاب میں ایک بار پڑھ لیتے تھے وہ ہمیشہ کے لئے ان کے دماغ میں محفوظ ہو جاتا تھا۔ علمائے شیعہ میں جناب صدوق کو ایک خاص مرتبہ حاصل ہے۔

احادیث کے متعلق چند ضروری باتیں

احادیث کے متعلق چند ضروری باتیں نظر میں رکھنی چاہئیں

١۔ کوئی حدیث قابلِ عمل نہیں اگر اس کا سلسلۂ روایت کسی معصوم تک نہیں پہنچتا۔

٢۔ قرآن کے بعد ہماری تعلیم کا بڑا سرچشمہ احادیث رسولؐ ہیں

٣۔ جو حدیث مضمون قرآن کے خلاف ہے وہ قابلِ قبول نہیں

٤۔ ہر حدیث کو یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ صحیح ہے کیونکہ بنی امیہ کے زمانہ میں لاکھوں جھوٹی حدیثیں کتب احادیث میں درج ہوگئی ہیں۔

٥۔ شیعہ کتب احادیث میں جامع احادیث چار کتابیں ہیں جن کو کتب اربعہ کہتے ہیں۔

(الف) کافی اس کو جناب علامہ یعقوب کلینی علیہ الرحمہ نے جمع کیا۔

(ب) مَن لا یحضرہٗ الفقیہ۔ اس کے جامع جناب شیخ صدوق محمد بن علی بن بابویہ علیہ الرحمہ ہیں۔

(ج) تہذیب الاحکام و استبصار ان دونوں کتابوں کے لکھنے والے

جناب شیخ الطایفہ محمد بن الحسن طوسی علیہ الرحمہ ہیں۔

اصول کافی (٢ جلد) اور فروع کافی (٢ جلد)

ان میں تقریباً سترہ ہزار احادیث ہیں۔

مَن لا یحضرہٗ الفقیہ میں چھ ہزار چوبیس احادیث ہیں۔

تہذیب الاحکام میں تیرہ ہزار پانچسو نوے ہیں۔
استبصار میں پانچ ہزار آٹھ سو گیارہ ہیں۔
احادیث کی کُل تعداد چوالیس ہزار دو سو چوالیس ہے۔

(۶) احادیث کی تدوین کا سلسلہ حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے زمانہ سے شروع ہوا۔
آپ کے زمانہ میں چار سو کتب احادیث لکھی گئیں جو اصول اربعماۃ کہلاتی ہیں۔ لوگ جس وقت جو حدیث سُنتے تھے لکھ لیتے تھے۔ چونکہ ان کتابوں میں بہ ترتیب احادیث نہ تھیں لہذا بعد کے [illegible] نے عنوانات قائم کر کے ان کے تحت احادیث کو جمع کیا۔ انہی سے کتب اربعہ لکھی گئیں۔
انہی کی مدد سے اور کتب احادیث لکھی گئیں۔
افسوس ہے کہ بنی عباس کے دَورِ حکومت میں ہمارے مذہب کی کتب احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ یا تو جلا دیا یا دریا بُرد کیا گیا۔

---

(۷) اس کتاب "جامع الاخبار" میں جناب صدوق علیہ الرحمہ نے یہ کمال کیا ہے کہ اہلِ ایمان کے عقائد و اعمال کے لحاظ سے جو احادیث نہایت ضروری تھیں ان کو ابواب میں تقسیم کر کے اس چھوٹی سی کتاب میں جمع کر دیا ہے ~~سلس~~ جناب ہر گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔

(۸) کتب احادیث میں بعض احادیث ضعیف بھی پائی جاتی اس کی وجہ یہ ہے کہ کتب احادیث کے ضائع ہونے کے بعد

جب علمائے شیعہ کو ان احادیث معصومین کے جمع کرنے کا خیال پیدا ہوا تو انھوں نے بڑی زحمتوں کے بعد جہاں جو حدیث ملی اس کو لکھ لیا۔ ان کی زحمتوں کا اسی سے اندازہ کرو کہ صرف کلینی علیہ الرحمہ نے بیس برس کامل دوڑ دھوپ کے بعد دیار بہ دیار اور قریہ بہ قریہ پھر کر سترہ ہزار حدیث کو جمع کیا۔ بعض جگہ سلسلہ روایت صحیح نہ مل سکا مگر انھوں نے اس خیال سے کہ آئندہ مل جائے اُس حدیث کو درج کر دیا کہ بعد کو تحقیق و تنقید ہوتی رہے گی اس کو ایک مثال سے سمجھو۔
اگر کسی گھر میں آگ لگ جائے تو گھر والے کو یہ فکر ہوتی ہے کہ جو کچھ سامان نکل سکے نکال لے۔ اُس وقت یہ خیال نہیں ہوتا کہ کونسا ضروری ہے اور کونسا غیر ضروری۔ اس امر پر بعد میں غور کیا جائے گا بہت سی احادیث ایسی بھی درج ہو گئیں جو راویان حدیث نے بصورت تقیہ نقل کر دی ہیں۔
بعض لوگ ہر حدیث کو روایت کی کسوٹی پر کسنا چاہتے ہیں ..... لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ جو معیار انھوں نے قائم کیا ہے وہ از روئے ایمان و اعتقاد صحیح بھی ہے۔ از روئے روایت عقلی اگر وہ صحیح نہ ہو تو یہ ضروری نہیں کہ دینی اعتبار سے بھی صحیح نہ ہو بعض احادیث ایسی ہیں کہ وہ بظاہر متضاد معلوم ہوتی ہیں لیکن در حقیقت ایسا نہیں ہوتا جیسے

یہ تینوں حدیثیں۔

الفقر فخری — فقیری میرا فقر ہے۔

۲- الفقر سواد الوجہ فی الدارین فقیری کا دونوں جہان میں منہ کالا۔

۳- کاد الفقران یکون کفرا قریب ہے کہ فقیری کفر ہو جائے

فقر کے تین معنی ہیں انہی کے اعتبار یہ تینوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۱- محتاجی صرف خدا کی طرف ہو یہ باعث فخر ہے۔

۲- محتاجی خدا اور بندوں دونوں کی طرف ہو قریب ہے کہ وساوس شیطانی اس سے صرف بندوں ہی کی طرف احتیاج رہ جائے

۳- صرف بندوں کا محتاج بنا رہے خدا سے تعلق قطع کرنے۔ یہ کفر ہے۔

مختصر حالات حضرت مترجم مدظلہ

تقریباً ساٹھ سال ہوئے جب جناب سرکار الحاج مولانا سید ظفر حسن قبلہ نے جبکہ وہ مراد آباد میں تھے کتاب مقدس جامع الاخبار کا ترجمہ کیا تھا اس وقت سے اب تک اس کتاب کے دس ۱۰ ایڈیشن ہوئے ہیں پاکستان آنے کے بعد جناب قبلہ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ اب تصنیفات کی تعداد سنہ ۱۹۷۹ء تک ۲۱۷ دوسو سترہ ہو چکی ہے جس میں کلینی علیہ الرحمہ کی اصول کافی کا ترجمہ ۲ دو جلدوں میں تھا اور فروع کافی جلد اوّل کا ترجمہ دو جلدوں میں کیا۔ یہی وہ بزرگ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے احادیث کی ان دونوں کتابوں کو اردو کا لباس پہنایا۔ چنانچہ احادیث کے یہ ترجمہ بے حد مقبول ہوئے جن کے متعدد ایڈیشن ہو چکے ہیں۔

احادیث کے ترجمہ کے بعد آپ قرآن کی طرف متوجہ ہوئے۔ رموز القرآن۔ اخلاق القرآن اور قصص القرآن جیسی مفید کتابیں، آپ نے لکھیں ان سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے تفسیر القرآن پانچ جلدوں میں لکھی جس کی جلد اوّل و دوم چھپ چکی ہے باقی جلدیں انشاء اللہ عنقریب شائع ہوں گی۔ یہ تفسیر اپنی ظاہری و باطنی خوبیوں کے لحاظ سے بے مثل ہے۔ اب تک مذہب شیعہ کی کوئی مذہبی کتاب اس حسن و جمال

کے ساتھ عالمِ وجود میں نہیں آئی۔ بحمداللہ قوم میں مقبول ہوئی۔
اب سے ۶۵ سال پہلے آپ نے مجمع الآیات کتاب لکھی جس میں ہر
مضمون کے متعلق جسقدر آیات قرآن میں ہیں وہ سب مع ترجمہ و
تفسیر جمع کر دی گئی ہیں۔

مناقب ابن شہر آشوب کا ترجمہ بھی مجمع الفضائل کے نام سے
سب سے پہلے آپ ہی کے قلم سے نکلا۔ مجالس کی کئی بے نظیر کتابیں
آپ کی تصنیفات سے ہیں جو واعظین و ذاکرین کو فائدہ پہنچا
رہی ہیں۔

مصباح المجالس چار جلد۔ محافل و مجالس ایک جلد۔
مجالس خواتین ایک جلد۔ ان کتابوں کے علاوہ آپ کی
تصنیفات کی ایک طویل فہرست ہے۔ ہماری دعا ہے کہ آپ
کو اللہ تعالیٰ طویل عمر عطا فرمائے تاکہ آپ کے قلم سے بہت
سی اور بہت سی مفید کتابیں نکلیں۔ اب آپ کی عمر نوّے
سال میں داخل ہے۔

راقم

الحاج ڈاکٹر سید ندیم الحسن

فہرست کتاب تحفۃ الابرار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

عباسؑ بک ایجنسی کی اردو مطبوعات

قرآن مجید مترجمہ مولانا فرمان علی صاحب
(قسم اوّل جلی حروف رنگین) ۱۷۰/=

صحیفۂ کاملہ (جلی حروف)
مترجمہ مولانا محمد ہارون صاحب زنگی پوری ۷۵/=

وظائف الابرار (جلی حروف) مولانا فرمان علی صاحب ۵۵/=

استعاذہ دست غیب شیرازی ۴۰/=

توبہ " " ۱۸/=

تربیت اولاد مولانا جان علی شاہ کاظمی ۲۵/=

اولین موذن اسلام حضرت بلال سعید عین آبادی ۵/=

جناب فضہ راحت حسین ناصری ۷/=

مجالس عظیم مولانا سید کلب عابد صاحب ۲۵/=

سیرت امیر المومنین (جلد اول) صفحات ۷۲۰ ۱۲۰/=

سیرت امیر المومنین (جلد دوم) صفحات ۳۶۸ ۷۵/=

حضرت عائشہ کی تاریخی حیثیت فروغ کاظمی ۴۵/=

الخلفاء (حصہ اول) فروغ کاظمی ۴۰/=

الخلفاء (حصہ دوم) " " ۶۰/=

تفسیر کربلا " " ۷۰/=

عرفان امامت (حالات امام زمانہ) ظفر عباس کشمیری ۷۰/=

آل محمدؐ کا دیوانہ بہلول دانا سیدہ عابدہ نرجس ۲۰/=

درگاہ حضرت عباسؑ تاریخ کی روشنی میں
مرتبہ حسن لکھنوی ۲۵/=

البیان (تفسیر سورۂ حمد) سید ابوالقاسم الخوئی ۳۰/=

حیات القلوب (تین جلدیں) علامہ مجلسی علیہ الرحمہ
مکمل سیٹ ۵۰۰/=

اوم اور علیؑ سید محمود گیلانی (سابق اہل حدیث) ۸/=

ایلیا " " " " " ۱۰/=

اہل ذکر ڈاکٹر محمد تیجانی سماوی ۷۰/=

انتقام خونیں یا خروج مختار سید محمد علی افجای ۸/=

قرآن مجید مترجمہ مولانا فرمان علی صاحب
(قسم دوم جلی حروف سادہ) ۱۳۰/=

صرف ایک راستہ عبدالکریم مشتاق (پاکستان) ۷۰/=

حقائق القرآن امتیاز حیدر پرتاب گڑھی ۴۰/=

وظائف القرآن (آرٹ پیپر رنگین) ۳۵/=

علوم القرآن مولانا سید محمد ہارون صاحب ۳۰/=

قرآن اور سائنس مولانا سید کلب صادق صاحب ۴۰/=

قرآن اور جدید سائنس مورس بوکائی ۳۰/=

امامیہ نماز با تصویر ۲۵/=

اسلام اور جنسیات ڈاکٹر محمد تقی علی عابدی ۳۰/=

کائنات روش مراثی باقر علی خاں روش لکھنوی ۲۰/=

اسلام اور عزاداری (مجموعہ مجالس کراچی)
طاہر جرولی صاحب ۲۵/=

منازل آخرہ (مرنے کے بعد کیا ہوگا؟)
شیخ عباس قمی علیہ الرحمہ ۳۰/=

اٹھو! خونِ حسینؑ کا انتقام لو سیدہ عابدہ نرجس ۳۵/=

مولا علیؑ کوثر نیازی (پاکستان) وسید کلب صادق صاحب ۴۰/=

خطبات حضرت زینبؑ علامہ ابن حسن نجفی ۲۰/=

گناہانِ کبیرہ (مکمل سیٹ دو جلدوں میں) دستغیب شیرازی ۳۰۰/=

قلبِ سلیم (اول، دوم و سوم مکمل سیٹ ایک جلد) " " ۱۲۵/=

خطبات نماز جمعہ مولانا سید کلب صادق، مرتبہ سید علی عباس ۷۰/=

حیات بعد از موت الحاج امتیاز حیدر پرتاب گڑھی ۳۵/=

مجالس اجتہادی علامہ نصیر اجتہادی (پاکستان) ۴۰/=

معجزہ اور قرآن (مجموعہ مجالس) ضمیر اختر نقوی (پاکستان) ۱۰۰/=

بحار الانوار (جلد ۱/۲ حالات امام حسینؑ و واقعات کربلا) علامہ مجلسیؒ زیر طبع

تفسیر اسلام (ابتدائے آفرینش سے ظہور امام تک کے
مصدقہ و مکمل حالات) فروغ کاظمی، زیر طبع

فتنۂ وہابیت (وہابیت کی مفصل و مکمل تاریخ) " " ۷۰/=

درج ذیل کتب مرحومین کے ایصال ثواب کے لیے رعایتی ہدیہ پر دستیاب ہیں۔

دعائے کمیل (جلی حروف با ترجمہ) ۶/=۔ ہفت سورہ (آرٹ پیپر رنگین) ۱۰/=۔ حدیث کساء و زیارت وارثہ (رنگین با ترجمہ) ۶/=
تعقیبات نماز (پاکٹ سائز) ۵/=۔ تعقیبات نماز (پاکٹ سائز پلاسٹک) ۱۵/=۔ دعا و زیارت ۲۵/=۔ مجموعہ زیارات (جلی حروف با ترجمہ) ۱۰/=